فضائلِ مکّۂ مکرّمہ اور خصائصِ مدینۂ مُنوّرہ سمیت دیگر موضوعات
پر مشتمل دلچسپ بیانات کا مجموعہ

مع ایامِ حج

فضائلِ حرمین شریفین



انٹرنیشنل اسلامک اسکالر
مُبلّغ دعوتِ اسلامی مولانا عبدُالحبیب عطاری

فضائلِ مکہ مکرمہ اور خصائصِ مدینۂ منوّرہ سمیت دیگر موضوعات
پر مشتمل دلچسپ بیانات کا مجموعہ

فضائلِ حرمین شریفین

مع ایامِ حج

انٹرنیشنل اسلامک اسکالر
مُبلغِ دعوتِ اسلامی مولانا عبدالحبیب عطاری

فہرستِ کتاب

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فہرست	1	ابھی آزمائشیں باقی ہیں	29
پہلے اسے پڑھ لیجئے	7	اللہ والوں کے دن منایئے	30
بیان 1: فضائل مکہ	11	خانہ کعبہ کی تعمیر نو	31
درودِ پاک کی فضیلت	12	مقام ابراہیم اور معجزہ	31
کعبہ افضل یا بیت القدس افضل؟	14	حج کی ندا اور لَبَّیک کی صدا	33
کعبہ کی 6 صفات	16	مکہ کے فضائل	35
3 افضل مسجدیں	16	عمرہ کے فضائل	37
مسجد اقصیٰ کے فضائل	17	میری کیا اوقات	38
فضائل بیان کرنے کا انداز	17	انبیائے کرام اور حج	39
زمین وآسمان کی پیدائش	19	حج میں تاخیر نہیں	40
زمین کی ابتدا کا مقام	20	**بیان 2: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کی اہمیت**	43
کعبہ شریف کی عمارت کب بنی؟	21	درودِ پاک کی فضیلت	44
کعبہ کی تعمیر	23	لَبَّیْكَ کہا اور حاضر ہو گیا	48
خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر	24	لَبَّیْک کا مطلب کیا ہے؟	49
حضرت ابراہیم اور حکم الٰہی	25	لَبَّیْكَ کہنے کا خوف	50
بی بی ہاجرہ کا بے مثال توکل	26	لبیک پڑھنے کے فضائل	52
زم زم جاری ہو گیا	27	کعبہ بھی لَبَّیْكَ کہے گا	54
مکہ کی آبادکاری	28	میدان محشر میں لَبَّیْكَ کی صدا	56

روزانہ لَبَّیْكَ کی صدا	57	لاجکس کی بیماری	88
تیرے ہر حکم پر حاضر	58	توکل کرو رزق ملے گا	91
عمل سے لَبَّیْكَ کہیئے	59	میرا دل مطمئن کر دے	92
سچی لَبَّیْکَ کی برکت	63	بری عادتیں ختم کر دیجئے	95
رحمن کو لَبَّیْكَ یا شیطان کو!!!	65	قرآنی تعلیم اور مُردوں کو پکارنا	96
توبہ سے جلدی کوئی کام نہیں	66	نبی پاک نے مردہ کفار کو پکارا	98
خدا کا ہو کر تو دیکھئے	68	دعائے ابراہیمی	99
رب بخشنا چاہتا ہے مگر ہم۔۔۔	69	بیٹے کی جدائی کی قربانی	100
بیان 3: حضرت ابراہیم اور فلسفہ قربانی	73	مثالی خواتین	101
درودِ پاک کی فضیلت	74	صفا و مروہ پر دوڑنا	102
حضرت ابراہیم کی خصوصیات	77	زم زم کا جاری ہونا	103
حضرت ابراہیم کی اولیات	78	جہاں پانی وہاں آبادی	104
حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں	79	تعمیر خانہ کعبہ	104
حضرت ابراہیم کی جوانی	82	مقام ابراہیم اور معجزہ	105
بت کس نے توڑے؟	83	اسلام میں لاجک نہیں چلتی	106
ہدایت کی بات پر سزا	84	پردہ، عورت اور اسلام	107
آگ میں جلنے کی قربانی	84	تعمیر کعبہ	108
مدد کو فرشتے آ گئے	85	بیٹے کو ذبح کرنے کی قربانی	109
وہ راضی تو میں راضی	85	سعادت مند بیٹا	110
آگ ٹھنڈی ہو گئی	86	شیطان کی شیطانیت	111

بیٹے کی آخری خواہشیں	112	ایک قربانی اس طرح بھی	136
اپنی اولاد کو بتایئے	113	نبی کے نام کی قربانی	137
بیان 4: قربانی	116	ہر بال کے بدلے نیکی	138
درودِ پاک کی فضیلت	117	آقا کی قربانی کا انداز	139
قربانی کے مہینے	118	امتی کی طرف سے قربانی	139
عظیم قربانی کی عظیم داستان	119	یاد ان کی اپنی عادت کیجئے	140
بیٹے کی قربانی دو	122	ہر طرح کی قربانی دیجئے	141
شیطان کا داؤ نہیں چلا	123	قربانی کس پر واجب ہے؟	142
داستانِ قربانی سے اہم سبق	127	رحمتِ الٰہی پر قربان	143
نبی کا خواب وحی ہوتا ہے	128	مستحب کام کے لئے گناہ کی اجازت نہیں	144
قربانی کے فضائل	128	**بیان 5: عاشقانِ رسول کا حج**	146
قربانی کو بوجھ مت سمجھئے	129	درودِ پاک کی فضیلت	147
قربانی معافی کا سبب	130	شوقِ حج کو بڑھایئے	147
قربانی نہ کرنے کی وعید	130	در نبی کی چنگاری بھڑکایئے	148
شریعت کی مانیں یا شریر کی؟	130	گناہوں سے پاک	149
قربانی کے معاشی فوائد	131	حاجیوں سے اہم گزارش	150
قربانی میں صرف قربانی	133	حاجی 4 سو کی شفاعت کرے گا	150
قرضہ لے کر قربانی کیجئے	133	حاجی کو بخشش کا انعام	150
قربانی قبول ہی قبول	134	حاجی مہمانِ خدا ہیں	151
نیتوں کو پاک کیجئے	135	قیامت تک ثواب	151

حج نہ کرنے وبال	152	کچھ ٹکڑے مدینے میں دفن	171
تلبیہ کی فضیلت	153	حاضریٔ دربارِ مصطفٰی کے آداب	173
سورج گناہوں کو لے جاتا ہے	153	سچا عشق مدینہ مل جائے	175
عرفات مغفرت کا میدان	154	جب یاد آگئے سب غم بھلا دیئے	176
امام حسن اور 20 پیدل حج	156	**بیان 6: مدینے سے محبت**	179
امام حسن کی عاجزی	157	درودِ پاک کی فضیلت	180
خدا مہمان بناتا ہے	158	مدینے جیسا شہر نہیں	181
شوقِ حج کا انوکھا واقعہ	159	محبت مدینہ اور سرکار کا انداز	183
2 ہزار سال پہلے بخشش	160	مدینے کے لئے دعا	186
غلام دور ہی اچھا	161	خاکِ مدینہ باعثِ شفا	186
امام مالک اور ادبِ مدینہ	162	دل مدینے کی طرف مائل	187
سرکار نے کرم فرمایا	163	فرشتوں کا پہرہ	188
امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت	164	شفاعت کا ذریعہ	189
اعلیٰ حضرت علوم کا سمندر	165	دل کی سنی جاتی ہے	191
اپنے عاشق کو دیدار کروادیا	166	حضرت بلال کا عشق رسول	193
روضے پر نگاہ پڑے اور دم نکل جائے	167	غلام حاضر ہے	195
اعلیٰ حضرت اور علم حدیث	167	اٹھا دو پردہ دکھا دو جلوہ	195
پیر مہر علی شاہ پر کرم نوازی	168	پُرسوز اذان کی فرمائش	196
دعوت اسلامی مدینہ کا فیضان ہے	169	آلِ رسول سے عشق	197
محدث اعظم پاکستان اور محبت مدینہ	171	نورِ باری حجاب میں ہے	197

حضرت زیاد اور عشق رسول	199	خوشبو آج بھی ہے	234
بے وفائی اچھی نہیں	200	شوق مدینہ بڑھایئے	235
غمخواری امت پہ لاکھوں سلام	201	زندگی سنتوں والی	236
سنتوں بھری زندگی	203	دعوت اسلامی اور محبت مدینہ	238
کیا جواب دیں گے؟	204	**بیان 8: ذکرِ مدینہ**	243
آخرت کی پلاننگ کیا ہے؟	206	درودِ پاک کی فضیلت	244
قبر کو روشن کرنے والا ماحول	206	حیات طیبہ کی مختصر جھلک	247
بیان 7: شوقِ مدینہ	209	پہلی وحی اور دعوتِ اسلام	247
درودِ پاک کی فضیلت	210	کفار مکہ دشمن بن گئے	248
ذکر مدینہ کیجئے	215	ہجرت مدینہ کا حکم	249
مجرم بلائے آئے ہیں	215	رب کا محبوب شہر مدینہ	250
مغفرت کی نوید مل گئی	218	حضور کی مدینے سے محبت	251
بارگاہ نبی میں جانے کا طریقہ	221	عاشقوں کا وظیفہ مدینہ مدینہ	253
جب کرم ہوتا ہے۔۔۔۔	223	مدینے کی بہاریں	254
شفاعت ہی شفاعت	225	جبریل امین کی حاضریاں	256
ایمان کی ضمانت	226	24 ہزار حاضریاں	257
شفاعت مصطفیٰ واہ واہ	227	غلام مصطفیٰ کی تیز رفتاری	258
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے	228	جلوہ یار کے بنا چین نہیں	259
ایمان مدینے میں	230	نورانی پہرہ دار	260
محدث اعظم پاکستان اور محبت مدینہ	233	فرشتوں کی حاضریاں	261

آتا ہے غلاموں پر پیار اتنا	262	اسماعیل علیہ السلام کا ذبح ہونا	284
اربوں، کھربوں فرشتے	262	شیطان کا ورغلانا	285
مدینے پہنچنے میں جلدی	264	تکبیر تشریق کی ابتدا	286
خاک مدینہ باعث شفا	264	کربلا کا پیغام	288
مدینہ شہر شفاعت ہے	265	واقعہ کربلا کا پہلا سبب	288
مدینہ منورہ کے مختلف نام	266	واقعہ کربلا اور پہلا سبق	289
مدینہ شریف طَابَہ، طَیْبَہ، طَیِّبَہ ہے	267	واقعہ کربلا کا دوسرا سبب	290
کبوتروں کی محبت مدینہ	267	بیعت کے پیغامات ملنا	291
بیان 9: حج اور کربلا کا پیغام	271	شہادت کی خوشخبریاں	292
درودِ پاک کی فضیلت	272	امام حسین نے تصدیق چاہی	294
نامۂ اعمال کی فکر کیجئے	273	دولہا شہید ہو گیا	295
وہاں کوئی کام نہیں آئے گا	274	امام حسین کا آخری خطبہ	296
نیکیاں بڑھانے والے اعمال	275	یوں نکلتے ہیں جہنم سے خدا والے	297
پیغامِ حج اور کربلا	277	ہمیشہ حق کا انتخاب کیجئے	298
نصیحت لینے کا انداز	277	رب کو راضی کر لیجئے	298
اگر جنت سے روک دیا تو	279	واقعہ کربلا کا تیسرا سبق	299
حج کے پیغامات	279	جواب کی تیاری کر لیجئے	301
لالچ صرف نیکیوں کی	281	پہلے نمازی بعد میں نیازی	302
حج کا پہلا پیغام	282	حسینی طریقہ اپنائیے	302
ولادتِ اسماعیل	282	ماخذ و مراجع	304
ایام حج کی یادیں	283	**********	

پہلے اسے پڑھ لیجئے

حمد و ثنا کے لائق صرف وہی ذات ہے جس نے کائنات کو تخلیق کیا، انسان کو احسنِ تقویم پر پیدا فرما کر اشرفُ المخلوقات کا تاج پہنایا اور اسے شرفِ ایمان جیسی انمول دولت سے سرفراز کیا۔ دُرُود و سلام کی لامتناہی بارشیں نازل ہوں اس ہستیِ مبارکہ پر جو وجہِ تخلیقِ کائنات ہیں، جن کے دم قدم سے یہ بزمِ ہستی سجی ہوئی ہے یعنی اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر، آپ کے اہل بیت اطہار، جانثار اصحابِ کرام رضی اللہ عنہم اور قیامت تک آپ کی اتباع کرنے والے تمام نیک بندوں پر، جن کی مبارک سیرتیں ہمارے لئے مینارۂ نور اور صراطِ مستقیم پر چلنے کا لائحہ عمل ہیں۔

حرمین شریفین یعنی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ وہ مقدس ترین محور ہیں جن میں امت مسلمہ کے عقائد، عبادات، تاریخ اور جغرافیہ گردش کرتے ہیں۔ یہ وہ پاکیزہ زمینیں ہیں جہاں ہر صاحبِ ایمان کا دل کھنچا چلا جاتا ہے، جن کی زیارت کی تڑپ ہر لمحہ سینوں میں بیدار رہتی ہے، جہاں کی خاکِ شفا سرمۂ چشمِ جاں ہے اور جہاں کی ہواؤں میں بھی روح پرور مہک بسی ہے۔ ان بابرکت مقامات کے فضائل و برکات کا احاطہ کرنا اگرچہ انسانی بساط سے باہر ہے مگر ان کا تذکرہ قلوب کو سکون، روحوں کو بالیدگی اور ایمان کو تازگی بخشتا ہے۔

دین اسلام کی اشاعت و ترویج میں مبلغینِ کرام کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ وہ منبر و محراب سے دین کا پیغام عام کرتے ہیں اور دلوں کی بنجر زمینوں کو ایمان کی بارشوں سے سیراب کرتے ہیں۔ ان مبلغین میں ایک انٹرنیشنل اسلامک اسکالر **مولانا عبدُالحبیب عطاری** بھی ہیں۔ آپ نے حرمین شریفین سے متعلق کئی بیانات فرمائے۔ پیشِ نظر کتاب **فضائل حرمین شریفین** اسی سلسلے کی ایک کڑی اور آپ کے بیانات کا

تحریری ثمر ہے جو آپ نے مختلف اوقات اور مختلف مقامات پر بیان فرمائے۔

یہ بیانات حرمین شریفین کی عظمت وفضیلت کے ساتھ ساتھ ان سے متعلقہ دیگر اہم دینی موضوعات کو بھی شامل ہیں۔ انفاع مسلمین کے عظیم مقصد کے پیش نظر مبلغین اور واعظین کرام کے لئے ان مقدس موضوعات پر ایسا مواد جو نہ صرف مُستند، مدلل اور جامع ہو بلکہ بیان میں روانی اور دلوں کو متاثر کرنے کی تاثیر بھی رکھتا ہو، وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔

اسی جذبۂ دینی کے تحت، آپ کے یہ بیانات تحریری قالب میں ڈھالے گئے ہیں تاکہ وہ حضرات جو منبر و محراب سے خطاب کرتے ہیں یا دینی محافل میں وعظ و نصیحت کرتے ہیں، انہیں ایک ایسا تیار شدہ، مؤثر اور قابلِ اعتماد مواد میسر آ سکے جو انہیں الفاظ کے چناؤ، فقروں کی ساخت اور بیان کے اتار چڑھاؤ میں بہترین رہنمائی فراہم کرے۔ اس طرح یہ کتاب محض معلومات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک رہنما اصول نامہ بھی ہے جو دینی گفتگو کو مؤثر بنانے میں معاون ہے۔

کتاب کے اوراق پلٹتے ہوئے، قاری خود کو ایک ایسے روحانی سفر کا مسافر پائے گا جو اسے سب سے پہلے **فضائل مکہ** کی پُر نور وادیوں میں لے جائے گا، جہاں بیت اللہ شریف کی ہیبت و جلال، اس کی صدیوں پرانی حرمت اور وہاں کی مقدس زمین پر حاضری کی انمول برکات کا بیان اس کے دل و دماغ کو عظمتِ رفتہ اور روحانی بالیدگی کے احساسات سے معطر کر دے گا۔ اس سفر کے ابتدائی قدم پر وہ **لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کی اہمیت** کو جانے گا اور اس پکار کے پیچھے چھپے عمیق مفاہیم کو سمجھے گا جو بندے کی طرف سے اپنے رب کے حضور ہر دنیاوی رشتے سے کٹ کر، مکمل یکسوئی اور خود سپردگی کے ساتھ حاضر ہونے کا

اعلان ہے۔

پھر وہ انسانی تاریخ کے سب سے بڑے قربانی کے واقعہ کی طرف بڑھے گا، جہاں اسے حضرت **ابراہیم علیہ السلام اور فلسفۂ قربانی** کے ایسے سربستہ رازوں سے آشنائی ہوگی جو اسے اللہ پاک کی رضا کے لیے سب کچھ قربان کرنے، بے مثال تسلیم و رضا اور کامل توکل کا درس دیں گے اور اسی سے منسلک **قربانی** کے وسیع تر مفہوم کو اجاگر کیا جائے گا، یہ بتاتے ہوئے کہ یہ محض چند مخصوص ایام کی ایک رسم نہیں بلکہ رضائے الٰہی کی خاطر اپنی نفسانی خواہشات، محدود مفادات اور انا کو قربان کرنے کا ایک دائمی اصول ہے۔

ان بنیادی تصورات اور ارکانِ حج کی تفہیم کے بعد، کتاب میں آپ کو **عاشقانِ رسول کا حج** پڑھنے کو ملے گا، ان خوش نصیب ہستیوں کا حج جو عشق صادق اور کامل اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے رنگ میں رنگا ہوا ہوتا ہے، جن کا عمل اتباع سنت والا ہے اور جن کے حج کے مناظر عشق و وارفتگی کی لازوال داستانیں سناتے ہیں۔

اس روحانی پرواز اور حجاز مقدس کے قیام کے بعد، دل کی گہرائیوں سے تذکرہ آئے گا اُس شہرِ انوار، اُس مدینۃ النبی کا، وہ شہر بے مثال جس سے ہر مسلمان کا دل دھڑکتا ہے اور جس کی طرف ہزاروں کلومیٹر کی مسافتیں سمٹ آتی ہیں۔ یہاں آپ **مدینے سے محبت** کے اُن اٹوٹ رشتوں کو محسوس کریں گے جو ایمان کا حصہ ہیں، اس شہر کی گلیوں اور وہاں کی خاکِ شفا کی حاضری کا **شوقِ مدینہ** آپ کی روح کو بے قرار کردے گا اور اس کتاب کے ذریعے ہر لمحہ **ذکرِ مدینہ** کی برکات سے آپ کا قلب و ذہن منور ہوگا، یہ وہ کیفیات ہیں جو ہر عاشق صادق کا نصیب اور ہر مسلمان کا ارمان ہیں جبکہ آخر میں، کتاب آپ کو **حج اور کربلا کا پیغام** دے گی، ان دو عظیم واقعات کے بظاہر فرق کے باوجود ان کے باہمی گہرے ربط اور انسانیت کے لیے ان

کے مشترکہ دروس اجاگر کرتے ہوئے یہ بتائے گی کہ کس طرح اطاعتِ الٰہی، حق پر استقامت اور راہِ خدا میں قربانی کا بے مثال سبق ان دونوں سے پھوٹتا ہے۔

الغرض، یہ کتاب **فضائل حرمین شریفین** کے موضوع پر ایک جامع، مستند اور مؤثر کاوش ہے، جو مبلغین دین کے لئے ایک انمول خزانہ اور عامۃ المسلمین کے لئے ایمان کو جلا بخشنے کا ذریعہ ہے۔ یہ مولانا عبد الحبیب عطاری کے فضائل حرمین شریفین کے بیانات کا تحریری گلدستہ ہے جو اس وقت ہمارے ہاتھوں میں ہے۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس عظیم خدمت کو اپنی شانِ کریمی کے مطابق قبول فرمائے، اسے مبلغینِ دین کے لئے نفع بخش بنائے، عامۃ المسلمین کے دلوں میں حرمین شریفین اور ان سے وابستہ شعائر کی محبت کو مزید پروان چڑھانے کا ذریعہ بنائے اور دعوتِ اسلامی کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

نیچے دیئے گئے **Icon** یا **کوڈ** کے ذریعے آپ **مولانا عبد الحبیب عطاری** کے سوشل اکاؤنٹس، ویب سائٹس اور موبائل ایپ تک باآسانی رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔

Click کیجئے



Scan کیجئے



اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

24 جون 2021ء | عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ، کراچی، پاکستان

فضائلِ مکہ

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- کعبہ افضل یا بیت القدس افضل؟
- کعبہ شریف کی عمارت کب بنی؟
- خانہ کعبہ کی تعمیر نو
- مسجد اقصی کے فضائل
- اللہ والوں کے دن منایئے
- حج کی ندا اور لبیک کی صدا

Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔



Scan کیجئے۔



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت حفص رومی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے سردار تھے ان کی وفات کے بعد ان کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ پاک نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرمادی اور مجھے جنت میں داخل فرمادیا۔ پوچھا گیا کہ کس عمل کے سبب؟ جواب دیا کہ جب بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوا تو اللہ پاک نے فرشتوں سے میرے گناہوں اور میرے پڑھے گئے درود کا حساب لگانے کا حکم دیا۔

جی ہاں! یہ بڑا کمال کا واقعہ ہے، ذرا سمجھئے گا۔ فرشتوں کو یہ کہا گیا کہ حساب لگایا جائے کہ گناہ کتنے ہیں اور درود کتنے ہیں؟ جب حساب لگایا گیا تو میرے پڑھے گئے درود میرے گناہوں سے زیادہ نکلے تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے میرے فرشتو! اس کی قدر و منزلت تمہارے لئے واضح ہوگئی ہے لہٰذا اب اس سے مزید حساب مت لو اور اسے جنت میں لے جاؤ۔[1]

1 ...القول البدیع، ص124۔

درود ان پر بھیجو سلام ان پر بھیجو | یہی مومنوں سے خدا چاہتا ہے
اگر کوئی اپنا بھلا چاہتا ہے | اُسے چاہیے جس کو خدا چاہتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بڑا ایمان افروز واقعہ ہے، واقعی ہمارے گناہ بڑھتے ہی چلے جارہے ہیں، ہم خطاؤں سے بچ نہیں پارہے، یقیناً گناہوں سے لازمی بچنا ہے ساتھ ساتھ درود پاک پڑھتے رہا کریں، کثرت سے پڑھیں اگر یہ خیال، یہ تصور، یہ Imagination ہو جائے جیسا کہ حدیث پاک ہے: جو کوئی ایک بار درود پاک پڑھتا ہے اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں یعنی گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، گناہ ڈیلیٹ ہو جاتے ہیں، معاف ہو جاتے ہیں۔ ایک طرف سے گناہ بڑھ رہے ہیں کوئی تو ایسا کام زندگی میں ساتھ لگا رہے جو گناہ کم کرتا رہے، گناہ معاف کرواتا رہے اور سبحان اللہ! درود پڑھنے سے صرف گناہ معاف نہیں ہوتے بلکہ احادیث کے مضمون کے مطابق ہر درود پر 10 نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں، درود شریف نیکیاں بڑھاتا ہے، گناہوں کو گھٹاتا ہے اور درجات کو بڑھاتا ہے [1] کیا کمال کا وظیفہ ہے بس! ہم اپنی زندگی میں اس کو شامل کرلیں اور کثرت کے ساتھ پڑھنے والے بن جائیں۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: **جو مجھ پر جمعہ کے دن دو سو بار درود پاک پڑھے اس کے دو سو برس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔** [2] تو ہمیں جمعرات کی رات، جمعہ کا دن مزید محبت، ذوق اور

1 ...مسند احمد، 5/509، حدیث: 16352۔
2 ...جمع الجوامع، 7/199، حدیث: 22353۔

شوق کے ساتھ درود پاک پڑھنا چاہئے۔ آیئے مل کر محبت کے ساتھ با آواز بلند درود پاک پڑھ لیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! آج ایک بڑی خوبصورت بات قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیل سے سمجھتے ہیں کہ کعبہ مشرفہ کا مقام کیا ہے؟ اللہ پاک کے اس گھر کی اہمیت کیا ہے؟ قرآن اور احادیث اس کے کیا کیا فضائل بیان کرتے ہیں اور کیوں نہ ایک مسلمان اللہ کے گھر کی زیارت کو ترسے، تڑپے، وہاں جاکر خوب عبادتیں کرنے کا ارمان دل میں رکھے۔

کعبہ افضل یا بیت القدس افضل؟

جب جان عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حیات ظاہری کا وقت تھا تو غیر مسلموں نے مسلمانوں پر اعتراض کیا کہ تمہارا قبلہ کعبہ شریف وہ ہمارا قبلہ بیت المقدس سے افضل ہے لہٰذا ہمارا دین بھی تمہارے دین سے افضل ہے۔ اپنے اس دعوے پر ان غیر مسلموں نے کچھ دلائل قائم کئے:

ایک دلیل انہوں نے یہ دی کہ بیت المقدس پہلے تعمیر ہوا ہے، کعبہ بعد میں تعمیر ہوا ہے لہٰذا بیت المقدس کو شانِ اولیت حاصل ہے اس سے ثابت ہو گیا کہ بیت المقدس افضل ہے۔

غیر مسلموں کی دوسری دلیل یہ تھی کہ بیت المقدس ملک شام میں ہے۔ اور ملک شام برکت والی سرزمین ہے، روزِ قیامت میدان محشر بھی شام میں ہی لگے گا۔[1]

1 ... شام ایک بہت بڑا ملک تھا بعد میں اس کے مختلف حصے ہو گئے، فلسطین جہاں پر آج بیت المقدس ہے وہ بھی ملک شام ہی کی سرزمین میں تھا۔ سگ عطار عبد الحبیب عطاری

اسی طرح بیت المقدس انبیاء کا قبلہ ہے لہٰذا بیت المقدس کعبے سے افضل ہے۔[1]

غیر مسلم تو اعتراض کر کے فارغ ہو گئے مگر ان اعتراض کا جواب کہاں سے آیا؟ اللہ اکبر! اس کا جواب رب کریم نے قرآن مجید میں عطا فرمایا، خود قرآن میں رب کریم کعبے کی شان بیان فرماتا ہے، چنانچہ سورہ آل عمران کی آیت نمبر 96 اور 97 میں کیا ارشاد ہوتا ہے، کیا شاندار آیت ہے اور سبحان اللہ! میں اللہ سے دعا کرتا ہوں مجھے اور آپ کو مکہ پاک کی حاضری بھی نصیب ہو اور کعبے کے سامنے بیٹھ کر اس آیت کی تلاوت کرنا بھی نصیب ہو۔ اللہ اکبر! یقین کریں مکے میں جا کر کعبے کے سامنے اس آیت کو پڑھنے اور سمجھنے کا جو لطف ہے وہ لطف ہی کچھ نرالہ ہے۔ اللہ کریم قرآن مجید میں کیا ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ۚ(۹۶) فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ

(پ:4، ال عمران:96-97)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے، اس میں کھلی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس میں داخل ہو گیا امن والا ہو گیا اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک

1 ... تفسیر نعیمی، 4/29

پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے اور جو انکار کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

کعبہ کی 6 صفات

اے عاشقانِ رسول ذرا غور سے سنیئے! ان آیات میں اللہ کریم نے کعبے کی 6 صفات کا بیان فرمایا: (1) کعبہ شریف اول عبادت گاہ ہے (2) کعبہ شریف برکت والا ہے۔ (3) کعبہ شریف تمام جہانوں کے لئے باعث ہدایت ہے۔ (4) کعبہ مشرفہ میں اللہ پاک کی واضح نشانیاں ہیں۔ (5) کعبہ شریف مقام امن ہے۔ (6) کعبہ شریف کا حج کیا جاتا ہے۔

کعبہ مشرفہ کی کیا شان ہے! شاعر کہتے ہیں:

کعبے کی رونق کعبے کا منظر اللہ اکبر اللہ اکبر

سب مل کر پڑھیں گے، کعبے کے تصور میں ڈوب کر پڑھیں:

کعبے کی رونق کعبے کا منظر اللہ اکبر اللہ اکبر
دیکھوں تو دیکھے جاؤں برابر اللہ اکبر اللہ اکبر

3 افضل مسجدیں

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ کعبہ شریف اور مسجد اقصی یہ دونوں بہت فضیلت والے مقام ہیں۔ اللہ پاک نے پارہ 15 سورہ بنی اسرائیل میں مسجد اقصی کے بھی فضائل بیان فرمائے ہیں۔ یاد رہے کہ دنیا میں 3 مسجدیں سب سے افضل ہیں:

(1) نمبر ایک مسجد حرام یا جہاں کعبہ شریف ہے۔ (2) نمبر دو مسجد نبوی شریف (3) اور نمبر 3 مسجد اقصی ہے۔

مسجد اقصیٰ کے فضائل

مسجد اقصیٰ میں ایک نماز پڑھنے سے 50 ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے[1] مسجد اقصیٰ انبیاء کا قبلہ ہے مسجد اقصیٰ ہمارا بھی قبلہ اول ہے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہجرت کے بعد 17 مہینے تک جب مدینہ منورہ میں تھے مسجد اقصیٰ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی پھر اللہ کا حکم ملا تو کعبہ شریف مسلمانوں کا قبلہ ہو گیا[2] اور معراج کے دولہا، سردار انبیا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے آسمانی سفر معراج کی ابتداء بھی مسجد اقصیٰ ہی سے فرمائی۔[3] غرض مسجد اقصیٰ بہت فضیلت والا مقام ہے مگر کعبہ بھی بڑا ہی فضیلت والا مقام ہے۔

فضائل بیان کرنے کا انداز

غیر مسلموں نے اپنے ناقص ذہن کے مطابق ان دونوں فضیلت والے مقام میں موازنہ کیا، Comparison کیا گویا مسجد اقصیٰ اور کعبہ کی فضیلتوں کو تولنے کی کوشش کی۔ اللہ کریم نے اس باطل نظریئے کا رد فرمایا، ان کے اعتراض کا جواب ارشاد فرمایا مگر قرآن پاک کا حسین انداز دیکھیں: اللہ پاک نے کعبہ کے فضائل تو بیان فرمائے مگر مسجد اقصیٰ کی فضیلت کو کم بھی نہ ہونے دیا یعنی قرآن میں یہ تو فرمایا گیا کہ کعبہ شریف دنیا کی پہلی عبادت گاہ ہے مگر یہ نہیں فرمایا کہ مسجد اقصیٰ کی کوئی فضیلت نہیں ہے۔ قرآن میں یہ تو

1 ...ابن ماجہ، 2/176، حدیث: 1413۔
2 ...بخاری، 4/491، حدیث: 7252۔
3 ...بخاری، 2/584، حدیث: 3887۔

فرمایا کہ کعبہ شریف بابرکت ہے، مگر یہ نہیں فرمایا کہ مسجد اقصیٰ میں کوئی برکت نہیں ہے۔ قرآن کریم میں یہ فرمایا کہ کعبہ شریف تمام جہانوں کے لئے باعث ہدایت ہے مگر مسجد اقصی بالکل ہدایت کا سبب نہیں یہ نہیں فرمایا۔ اس سے سیکھنے کو کیا ملا کہ دو فضیلت والی چیزوں کا جب بھی ذکر ہو ایک کی شان بیان کرنی ہو تو اس انداز سے بیان کی جائے کہ دوسری شان والی چیز میں کمی نہ آئے کیسے کہ جیسے ہم اپنے آقا و مولا، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان و عظمت بیان کریں تو کبھی بھی ایسا انداز اختیار نہیں ہونا چاہیے جس سے دیگر انبیاء کی شان میں بے ادبی ہو۔

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کریں مگر اس انداز سے کبھی بھی نہ کریں کہ اہل بیت کی شان میں، ان کی عظمت میں بے ادبی ہو جائے۔ جب اہل بیت کا ذکر کریں تو دل و جان سے کریں مگر اس انداز سے نہ کریں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان و عظمت میں کوئی بے ادبی ہو جائے۔ قرآن ہمیں ادب کا یہ انداز بھی سکھا رہا ہے کہ ذکرِ کعبہ ہو رہا ہے، کعبہ کی فضیلت بیان ہو رہی ہے مگر کسی کی فضیلت میں کمی نہیں کی جا رہی، سبحان اللہ! کیا خوبصورت شعر شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری اپنے کلام میں لکھتے ہیں:

ہم کو اللہ اور نبی سے پیار ہے	اِن شاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے
اُمَّہاتُ المؤمنین و چار یار	سب صَحابہ سے ہمیں تو پیار ہے
غوث و خواجہ داتا اور احمد رضا	سے بھی اور ہر اِک ولی سے پیار ہے

اِنْ شَآءَ اللہ ! اپنا بیڑا پار ہے

با ادب بانصیب، بے ادب بد نصیب۔ قرآن پاک سکھا رہا ہے کہ فضیلت والی چیزوں کی

فضیلت بیان کرنی ہے ان کا آپس میں مقابلہ یا موازنہ نہیں کرنا۔

بہر حال! آج جو ہم نے قرآن مجید و فرقان حمید کی خوبصورت آیت سنی اس کے کچھ جزئیات پر بات کرتے ہیں، مفسرین کرام نے اس آیت کی کیا خوبصورت تفسیریں اور شان بیان کی۔ اس آیت کے شروع میں کیا فرمایا:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ (پ:4، ال عمران:96)	ترجمہ کنزُ العِرفان: بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ کعبہ شریف دنیا کی سب سے پہلی عبادت گاہ ہے بلکہ صحابی ابن صحابی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مقام پر کعبہ شریف کو "سُرَّۃُ الْاَرْض" فرمایا ہے[1] بڑی کمال کی بات ہے۔ "سُرَّۃُ الْاَرْض" کا مطلب ہے زمین کی ناف، کیونکہ ناف پورے جسم کا درمیان ہوتا ہے، سینٹر پوائنٹ ہوتا ہے، مطلب یہ ہوا کہ زمین کے جس ٹکڑے پر کعبہ شریف موجود ہے یہ ٹکڑا سب سے پہلے پیدا کیا گیا اور یہیں سے ساری زمین کو پھیلایا گیا۔

زمین و آسمان کی پیدائش

پہلے یہاں کچھ بھی نہیں تھا، نہ زمین تھی اور نہ ہی آسمان، عرش الٰہی پانی پر تھا، اللہ پاک نے زور دار ہوا بھیجی جس سے بڑی بڑی لہریں پیدا ہوئیں، ان لہروں سے پانی پر جھاگ بنی پھر اس سے بخارات اُٹھے، انہی بخارات کو اللہ پاک نے بلند فرمایا اور ان سے آسمان بنایا اسی

1 ... مواہب اللدنیۃ، 1/35۔

لئے اللہ پاک نے آسمان کو دھواں فرمایا۔ قرآن شریف میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَهِیَ دُخَانٌ

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور آسمان دھواں تھا۔

(پ24، حم السجدہ:11)

پھر زمین پر جو جھاگ بنی تھی اللہ پاک نے اس جھاگ کو پھیلایا اس سے ہماری یہ زمین بنی، اس طرح پہلے زمین بنائی گئی پھر آسمان بنائے گئے پھر آسمانوں کی تخلیق مکمل ہونے کے بعد زمین کو پھیلا دیا گیا اللہ کریم قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور اس کے بعد زمین پھیلائی۔

(پ30، نازعات:30)

زمین کی ابتدا کا مقام

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس مقام پر یہ جھاگ بنی تھی یہ مقام کوئی اور نہیں تھا بلکہ زمین کا وہی مبارک ٹکڑا تھا جہاں آج کعبہ مشرفہ موجود ہے یعنی زمین کی ابتدا اسی جگہ سے ہوئی ہے جہاں آج کعبہ مشرفہ موجود ہے۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زمین کا وہ ٹکڑا جہاں اب کعبہ مشرفہ موجود ہے یہ زمین کی تخلیق سے 2 ہزار سال پہلے بنایا گیا تھا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ابھی زمین کی پیدائش بھی نہیں ہوئی تھی اس سے 2 ہزار سال پہلے کعبہ شریف پانی میں ایک ٹیلے کی طرح تھا، یہاں دو فرشتے اللہ پاک کی تسبیح کرتے تھے، جب اللہ پاک نے زمین کی پیدائش کا ارادہ فرمایا تو اسی ٹیلے سے زمین کو پھیلا دیا۔[1]

1 ... سبل الھدی، 1/140-141۔

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ زمین پر پہلا گھر ہونا تو بعد کی بات ہے کعبہ شریف پوری زمین کی اصل ہے کہ زمین کا یہ ٹکڑا سب سے پہلے پیدا کیا گیا اور اسی سے تمام زمین پھیلائی گئی۔ سبحان اللہ! یہ ہے کعبہ کی شان اولیت، تو معلوم ہوا کہ زمین کا سب سے پہلے پیدا کیا گیا وہی مقام ہے جہاں آج کعبہ مشرفہ موجود ہے۔

کعبہ شریف کی عمارت کب بنی؟

ایک اور واقعہ سنتے ہیں: امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ ایک بار طواف فرما رہے تھے ایک شخص نے آپ سے سوال کیا: امام زین العابدین نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی پہلے آپ نے پورا طواف کیا، سات چکر پورے کئے، حطیم میں تشریف لائے، میزاب رحمت کے نیچے کھڑے ہو کر آپ نے دو رکعت ادا کی پھر سیدھے بیٹھ کر آپ نے ارشاد فرمایا: وہ بندہ کدھر ہے جو سوال کر رہا تھا؟ وہ شخص آیا، ارشاد فرمایئے آپ کا کیا سوال ہے؟ وہ کہتا ہے: حضور کعبہ کا طواف کب سے شروع ہوا؟ طواف کیوں شروع ہوا؟ کیسے کیا جاتا تھا؟ بڑے زبردست سوال تھے۔

امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا: کہاں کے رہنے والے ہو؟ اس نے کہا: میں ملک شام سے ہوں۔ شام میں کس جگہ سے؟ عرض کیا: حضور بیت المقدس کے قریب سے۔ امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے پھر پوچھا: تم نے تورات و انجیل پڑھی ہے؟ اس نے کہا: جی حضور! پڑھی ہے۔ امام زین العابدین نے اس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اے شامی! میرا اب جواب یاد کر لو تم مجھ سے روایت نہیں کرو گے مگر صرف حق بات، کعبہ شریف کا طواف یوں شروع ہوا کہ جب اللہ پاک نے فرشتوں کو بتایا کہ

میں زمین میں اپنا خلیفہ یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے یوں ظاہر کیا کہ ہم خلافت کے زیادہ حقدار ہیں اس پر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (پ1، بقرہ:30)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بے شک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

اللہ پاک کا فرشتوں نے یہ جواب سنا تو ان کو لگا شاید اللہ کریم ہم سے ناراض ہے چنانچہ فرشتوں نے عرش الٰہی کی پناہ لی، اپنے چہرے اوپر اٹھائے، عاجزی کی، روئے اور 7 سال تک عرش الٰہی کا طواف کرتے رہے۔ آخر کار اللہ پاک نے ان پر نظر رحمت فرمائی اور عرش کے نیچے چار ستونوں والا زبرجد کا ایک گھر بنایا۔ فرشتوں سے فرمایا کہ اب اس گھر کا طواف کرو چنانچہ فرشتے اس گھر کا طواف کرنے لگے اسی کو بیت المعمور[1] کہا جاتا ہے۔

یاد رہے! پھر فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ زمین پر جاؤ بالکل بیت المعمور کی سیدھ میں زمین پر اسی سائز کا ایک گھر بناؤ پھر جب یہ گھر تعمیر ہو گیا تو اللہ پاک نے زمین کی مخلوق کو حکم دیا کہ جیسے آسمان والے یعنی فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں تم اس گھر کا طواف کرو۔[2]

اے کعبے کا دیدار کرنے والو! آپ کو مبارک ہو، اے کعبے کا طواف کرنے والو! آپ کو مبارک ہو، اس سے ایک اور نورانی بات پتہ چل رہی ہے۔ وہ بات یہ ہے کہ کعبہ بالکل اسی جگہ پر موجود ہے کہ اس کے بالکل اوپر فرشتوں کا کعبہ ہے جہاں فرشتے بیت المعمور کا

1 ...بیت المعمور یہ فرشتوں کا کعبہ ہے۔ سگ عطار عبد الحبیب عطاری

2 ...اخبارِ مکہ للازرقی، ص27۔

طواف کرتے ہیں۔ اگر آج مسلمان کوئی کعبہ کا طواف کرتا ہے وہ بالکل اسی مقام کے نیچے اللہ کے گھر کا طواف کر رہا ہوتا ہے۔

کعبہ کی تعمیر

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے 2ہزار سال پہلے بیت المعمور کی بالکل سیدھ میں فرشتوں نے کعبہ کی عمارت بنائی۔ یہ پیمائش بیت المعمور کے برابر تھی اس وقت کعبہ شریف کا طواف تو صرف زمینی فرشتے کرتے تھے مگر اس کا حج زمین و آسمان کے سارے فرشتے کرتے تھے۔[1] سبحان اللہ! وہ کیسا نورانی منظر ہو گا۔ مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس وقت کعبہ شریف زمین کے پتھر وغیرہ سے نہیں بنا ہوا تھا اس عمارت کا سامان آسمانی سرخ یاقوت تھے پھر آدم علیہ السلام نے اس کی تعمیر میں کچھ اضافہ کیا آپ بھی اسی کا طواف کرتے اور اسی کی طرف نماز پڑھتے رہے پھر حضرت آدم علیہ السلام کے شہزادے حضرت شیث علیہ السلام نے اس کی کچھ مرمت کی، حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ مبارک تک کعبہ شریف یونہی رہا۔ پھر جب طوفانِ نوح آیا اس وقت آسمانی عمارت کو آسمان پر اٹھا لیا گیا ایک جنت کا یاقوت باقی رہنے دیا گیا، پتہ ہے وہ کون سا یاقوت ہے؟ جی ہاں! آج بھی اپنی آنکھوں سے جنت کے اس پتھر کو دیکھ سکتے ہیں، جنتی یاقوت کو دیکھ سکتے ہیں، وہ جنتی یاقوت حجر اسود ہے۔ یہ آسمان سے آیا ہے، یہ جنتی پتھر ہے۔ طوفانِ نوح میں سارے پتھر

1 ... تفسیر خازن، 1/271۔

تو اٹھا لئے گئے تھے صرف حجر اسود باقی رہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اس کو دوبارہ تعمیر کیا۔[1]

خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر

خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر بھی بڑی کمال کی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کیسے مکہ پہنچے تھے؟ یہ بڑا مشہور واقعہ ہے میں مختصراً عرض کرتا ہوں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد تمام انبیاء میں سب سے افضل ہستی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام وہ عظیم ہستی ہیں کہ تمام آسمانی مذاہب میں آپ کی تعظیم کی جاتی ہے۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی اور دعا قبول ہوئی کچھ عرصے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ کریم نے چاند سا، ہونہار خوبصورت، نیکوکار، با اخلاق اور باکردار بیٹا عطا فرمادیا۔ جن کا نام اسماعیل رکھا گیا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا یہ نام بھی بڑا خوبصورت ہے۔ اس کا مطلب کیا ہے؟ اِسْمَع کا مطلب ہے سن لے۔ اور ایل[2] کا مطلب ہے رب۔ یعنی اے میرے اللہ! میری بات سن لے، میری پکار سن لے، میری دعا سن لے۔ آپ اس طرح دعا کیا کرتے تھے، جب بیٹا پیدا ہوا تو اس کا نام ہی اسماعیل رکھ دیا گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اتنی دعاؤں سے اولاد کی نعمت ملی اور یہ بیٹا آپ کو بڑھاپے میں عطا ہوا تھا، پھر اس کے بعد آزمائش

---

1 ... تفسیر نعیمی، 4/32۔

2 ... "ایل" عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ سگ عطار عبد الحبیب عطاری

کیسی آئی ہے ذرا توجہ سے سنیئے گا۔

حضرت ابراہیم اور حکم الٰہی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ اپنے بیٹے اسماعیل اور ان کی والدہ ہاجرہ کو لے کر مکہ مکرمہ میں چھوڑ آیئے، ذرا سوچیئے تو سہی! اتنی مدت بعد بیٹا ملا ہو اور اسے ایک ایسی جگہ پر چھوڑنے کا کہا جارہا ہے جہاں کوئی آبادی نہیں تھی، اس زمانے میں مکہ پاک میں کوئی آبادی نہیں تھی، لق ودق صحرا، پہاڑ ہی پہاڑ اور صحرا تھا، پانی بھی نہیں تھا مگر حکم الٰہی یہی تھا۔ یہ تین نفوس قدسیہ کا قافلہ روانہ ہوا، کہاں جارہے ہیں؟ اس وادی میں جارہے ہیں جہاں جانے کا حکم دیا گیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام ملک شام میں رہتے تھے، شام سرسبز علاقہ تھا، اسے چھوڑ کر آپ اس لق ودق صحرا میں اپنی بیوی اور بچے کو لے کر جارہے ہیں۔ شام سے مکہ جانے کے لئے راستہ بتانے والے جبریل امین علیہ السلام تھے، جی ہاں! جبریل امین علیہ السلام ساتھ ساتھ اور راستہ بتاتے تھے۔ مکہ مکرمہ پہاڑوں کے دامن میں پہنچ گئے، دور دور تک کوئی آبادی نہیں ہے۔ آپ ہیں، آپ کی زوجہ بی بی ہاجرہ اور حضرت اسماعیل ہیں، نہ کوئی چشمہ، نہ پانی زندگی گزارنے کا کوئی سبب نہیں۔ یہاں پہنچ کر جبریل امین نے عرض کی: اے ابراہیم! بس یہی وہ مقام ہے یہ سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام سواری سے اترے اپنے ننھے شہزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کو اس ٹیلے کے قریب اتارا کچھ کھجوریں دیں، تھوڑا سا پانی دیا اور واپس چل پڑے، اس صحرا میں، اس ویرانے میں چھوڑ کر واپس چل پڑے کیونکہ اللہ پاک کا حکم یہی تھا۔

بی بی ہاجرہ کا بے مثال توکل

مکہ میں اب صرف دو ہی لوگ تھے، حضرت اسماعیل علیہ السلام اور بی بی ہاجرہ، بی بی ہاجرہ کتنی عظیم ہستی ہیں، آپ کی تو کیا ہی شان ہے، یہ کیسی ماں ہے اور اللہ پاک نے اس کی یاد کیسے باقی رکھی ہے؟ اس کے بارے میں بھی بات کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب واپس جانے لگے تو بی بی ہاجرہ کہتی ہے: اے ابراہیم! ہمیں اس بے آباد جگہ میں کس کے سہارے چھوڑ کر جارہے ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کوئی جواب نہ دیا۔ بی بی ہاجرہ نے چند بار یہی سوال کیا کہ کس کے سہارے چھوڑے جارہے ہیں؟ آپ خاموش رہے۔ بی بی ہاجرہ نے آخری بار عرض کی: حضور! کیا اللہ پاک نے آپ کو یہ حکم دیا ہے جو آپ ہمیں یہاں چھوڑ کر جارہے ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! مجھے اللہ کا یہ حکم ہے۔ بس! یہ سننا تھا کہ آپ کو اطمینان ہو گیا[1] گویا اللہ پاک کی اس نیک بندی بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے بے مثال توکل اور پختہ ایمان کا ثبوت دیتے ہوئے عرض کی: تب تو خیر ہے، اللہ پاک ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ اللہ کے حکم پر ہم راضی ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی، آج اگر رب کی طرف سے کوئی آزمائش آجائے، کوئی پریشانی آجائے تو ہمارا کام لبیک کہنا ہے، ہمیں ان آزمائشوں پر صبر کرنا ہے مگر یہاں تو فرائض اور واجبات کو لوگ بوجھ سمجھنے لگے ہیں۔ انہیں پتہ ہے کہ صاحب استطاعت پر قربانی واجب ہے مگر آج قربانی بوجھ لگنے لگی ہے۔ جس پر حج فرض ہے وہ حج

1 ... تفسیر صراط الجنان، 5/188۔

کرنے نہیں جاتا اُسے حج بوجھ لگتا ہے۔ معاذاللہ! زکوۃ دینا لوگوں کو بھاری لگتی ہے حالانکہ زکوۃ تو ہمارے مال میں برکت کے لئے، ہماری جان میں برکت کے لئے ہے۔ اسی طرح جنت کے خزانوں کے لئے بھی یہ احکامات دیئے گئے ہیں مگر دیکھئے تو سہی! الق دق صحرا میں چھوٹا بچہ اور اس کی والدہ کو چھوڑ کر جارہے ہیں اور ایسا بچہ جس کو بہت دعاؤں سے مانگا تھا۔ آپ چھوڑ کر چلے گئے۔

زم زم جاری ہو گیا

اب دیکھئے! اللہ پاک کا کرنا کیا ہوا، یہ مکے کی آباد کاری کا تاریخی فیصلہ ہے، اس Decision کی وجہ سے مکہ آباد ہوا کیونکہ اس سے پہلے تو وہاں کوئی جانے والا نہ تھا، نہ پانی تھا نہ سبزہ تھا، کچھ بھی نہیں تھا۔ بی بی ہاجرہ کے پاس کچھ دن تک پانی اور کھجور چلتا رہا مگر اب سب ختم ہو گیا۔ اب حضرت اسماعیل پیاس، بھوک سے بلکنے لگے، ماں کو یہ کیسے برداشت ہوتا کہ چھوٹا سا بچہ ہے اور اب یہ بھوک اور پیاس سے رو رہا ہے، اب اس ماں نے بے قرار ہو کر دوڑنا شروع کیا۔ ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی کی طرف، دوسری پہاڑی سے پھر پہلی پہاڑی کی طرف، چلتے چلتے وہ ماں اپنے بچے کو بھی دیکھتی جاتی تھی کہ بچہ ٹھیک ہے کہ نہیں، بس! کسی طرح پانی مل جائے میں اپنے بچے کو پلا دوں۔ ارے ماں ہوتی ہی ایسی ہے، ماں کو اپنی فکر نہیں ہوتی اسے تو بس اپنے بچوں کی فکر ہوتی ہے، دھوپ کیسی ہو گی؟ ماحول کیسا ہو گا؟ بی بی ہاجرہ ان پہاڑوں کے درمیان دوڑ رہی ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور تو کیجئے! یہ منظر کیسا باوقار ہو گا اور ماں کی بچے سے کیسی سچی محبت تھی؟ اب حضرت اسماعیل روتے روتے جب اپنے پیروں کو ہلاتے ہیں، اللہ

پاک نے کرم کیا، ان کے پیروں سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ عربی میں **زم زم کا مطلب ہے رُک رک**۔ جب وہ پانی تیزی سے نکلا تو بی بی ہاجرہ کی زبان سے نکلا زم زم اور بس اب اس کنویں کا، اس چشمے کا، اس پانی کا نام ہی زم زم ہو گیا۔[1]

مکہ کی آبادکاری

اللہ اکبر! اب جب پانی جاری ہو جائے تو پرندے بھی آتے ہیں، مسافر بھی آتے ہیں آہستہ آہستہ کچھ لوگوں کا وہاں سے گزر ہوا۔ بی بی ہاجرہ سے پوچھتے ہیں: یہاں پانی ہے، کیا ہم بھی اپنے گھر والوں کے ساتھ یہاں رہ سکتے ہیں؟ اجازت دے دی گئی، قبیلے کے لوگ آباد ہوتے گئے۔ 1 سے 2، 2 سے 4، 4 سے 8، یہ گھر بسنے لگے، آبادی بسنے لگی۔ اگر آپ دنیا کے نقشے کو غور سے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ جہاں بڑے بڑے صحرا ہیں وہاں آبادی نہیں ملے گی آبادی وہی ہو گی جہاں پانی ہوتا ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ پانی زندگی ہے۔ انسان پانی کے قریب بسنا چاہتا ہے۔ اللہ پاک نے زم زم جاری کر دیا اور مکہ آباد ہونا شروع ہو گیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان کی قربانی وہ رنگ لانے لگی، اللہ پاک کو اس ماں کی ادا کیسی پسند آئی کہ دنیا میں کوئی بھی حج کرے، عمرہ کرے، وہ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتا ہے، وہ ایک ماں کی محبت کو یاد کرے، اپنی ماں کی قدر کرے کہ ماں واقعی ایسی ہوتی ہے کہ بچے کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی۔ تُف ہے اس اولاد پر جو اپنی ماں کو

---

1 ... بخاری، 2/424، حدیث: 3364۔

تکلیف پہنچاتے ہیں، اپنی ماں کا خیال نہیں رکھتے۔ یہ صفا و مروہ رہتی دنیا والوں کو یہ یاد دلاتا ہے کہ دیکھو ایک ماں کی ادا کہ اللہ کو کیسی پسند آئی ہے کہ حج اور عمرے میں ہم سب کے لئے صفا و مروہ میں دوڑنا واجب قرار دے دیا گیا ہے۔

ابھی آزمائشیں باقی ہیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان کی آزمائش ابھی بھی ختم نہیں ہوئی ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام 7 یا 13 سال کے ہوتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اب حکم ہوتا ہے کہ اسماعیل کی قربانی پیش کریں۔ اپنے بیٹے کو ذبح کریں، پہلے ویرانے میں چھوڑ کر گئے اور اب حکم دیا جارہا ہے ان کو ذبح کریں۔ یہ باپ بھی نرالا تھا، یہ بیٹا بھی کمال کا تھا، یہ گھرانا ہی کمال کا ہے، یہ سب رب کی رضا پر راضی ہیں، اگر اللہ کا حکم ہے تو ذبح ہونے کے لئے بھی تیار ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لے کر جاتے ہیں مگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ پر جنتی مینڈھا بھیجا جاتا ہے، اسی لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ کے لقب سے بھی پکارا جاتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا تصور تو کیجئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہوگئے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی ذبح ہونے کے لئے راضی ہوگئے اور پھر اللہ پاک نے ان کی اس قربانی کو کیسا قبول کیا اب جو حج پر نہیں بھی جاتا مگر وہ صاحب استطاعت ہے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ اللہ اکبر! پتہ یہ چلا کہ آج رہتی دنیا میں جو قربانی ہوتی ہے وہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی یاد میں کی جاتی ہے۔ حج کے جو ارکان ہیں اس میں بھی بی بی ہاجرہ کی یاد ہے۔ اس خاندان کی یہ کیسی قربانیاں تھیں

کہ رہتی دنیا کے لئے اس کو ایک خوبصورت اسلامی تہوار بنادیا گیا۔ ساری دنیا کے مسلمان اس تہوار میں شامل ہو جاتے ہیں۔

اللہ والوں کے دن منایئے

میں یہاں ایک باریک سا، ہلکا سا اشارہ دے کر گزر جاؤں گا عقلمند سمجھ جائیں گے، کچھ لوگ کہتے ہیں: اللہ والوں کے دن کیوں مناتے ہو؟ اللہ والوں کی یاد کیوں مناتے ہو؟ یہ ہر سال کیوں ان کا ذکر کرتے ہو؟ مجھے بتایئے حج کیا ہے؟ یہ اللہ والوں کی یاد نہیں تو کیا ہے۔ صفا و مروہ کیا ہے؟ یہ بی بی ہاجرہ کی یاد نہیں تو کیا ہے؟ عقل تو یہ کہتی ہے اب تو کوئی پیاسا نہیں بلکہ صفا و مروہ کے درمیان A.C بھی لگے ہوئے ہیں، کولر بھی لگے ہوئے ہیں۔ اب تو کوئی بچہ پیاسا نہیں ہے پھر ہمیں کیوں دوڑایا جارہا ہے؟ شاید بعد والوں کو جواب دینا تھا کہ **اللہ والوں کی یاد رب کو بڑی پسند ہے۔**

حضرت ابراہیم نے وہاں شیطان کو کنکر مارے تھے، وہ قربانی سے بہکانے آیا تھا۔ وہ راستے سے ہٹانے آیا تھا۔ آج تو کوئی شیطان وہاں نظر نہیں آتا، بس! ایک دیوار ہے جس کو سارے حاجی پتھر مارتے ہیں۔ عقل تو کہتی ہے: اس کو پتھر مارنے کی ضرورت کیا ہے؟ مگر اللہ پاک نے اپنے نیک بندوں کی یاد تازہ رکھنی ہے، ساری دنیا کو بتانا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں: اللہ والوں کی یاد کیوں مناتے ہو؟ وہ بیچارے حج کیسے کریں گے؟ حج تو قدم قدم اللہ والوں کی یاد ہے۔

آج دنیا بھر میں صاحب استطاعت مسلمان قربانی کرتے ہیں۔ کبھی کبھی تو کسی کے ذہن میں خیال آسکتا ہے، ارے بکرا، مینڈھا، گائے، اونٹ یہی کیوں ذبح کرتے ہیں؟

آج کل تو ہم چکن کھاتے ہیں، ہمیں چکن اور مچھلی بھی ذبح کرنے کی اجازت دی جائے تو جواب یہی آئے گا اللہ والوں نے جو ذبح کیا تھا، اللہ پاک کو وہی مطلوب ہے، وہ اسی لئے قربانی کروائی جارہی ہے۔ تو میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ یہ وسوسہ کسی کو نہیں آئے گا کہ اللہ والوں کی یاد کو ہر سال کیوں منایا جائے؟ بزرگوں کے عرس بھی اسی لئے منائے جاتے ہیں۔ اللہ والوں کی یاد بھی اسی لئے منائی جاتی ہے کہ ان کی محبت دل میں پیدا ہو اور ان کے نقشِ قدم پر زندگی گزارنے کا جذبہ بھی پیدا ہو۔

خانہ کعبہ کی تعمیرِ نو

بہر حال بات کعبے شریف کی ہو رہی ہے، اب کعبے کی دوبارہ تعمیر کی گئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ بانیٔ کعبہ بھی ہیں۔ کیونکہ طوفانِ نوح میں تو کعبہ اُٹھا لیا گیا تھا اب وہ جگہ کیسے پتہ چلی؟ سبحان اللہ! یہ بھی اللہ پاک کی قدرت کا کیا شاندار نظارہ ہے کہ اللہ کریم نے ایک بادل بھیجا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا گیا: اے ابراہیم! اس بادل کے سائے کے نیچے کعبے کی تعمیر کی جائے۔ اسی جگہ پر حضرت ابراہیم نے کعبہ کی تعمیر کی۔[1]

مقامِ ابراہیم اور معجزہ

اب یہ تعمیر کا منظر بھی کیسا ہے، حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر پکڑاتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پتھر لگاتے تھے۔ اور خانہ کعبہ کی پوری تعمیر ایک ہی پتھر پر کھڑے ہو کر کی گئی ہے۔ آج کعبہ مشرفہ کو دیکھیں تو بہت اونچی عمارت ہے اتنی بڑی عمارت کے لئے تو

---

1 ... صراط الجنان، 6/419۔

کرین بھی چاہیے، اتنی بڑی عمارت کے اوپر پتھر رکھنے کے لئے مشینری چاہیے، وہ مشینری کہاں سے آئی؟ وہ لفٹ کیسے آئی؟ یہ کام کیسے ہوا؟

اللہ اکبر! وہاں ایک پتھر تھا جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوگئے۔ اس پتھر کو آج ہم مقام ابراہیم کہتے ہیں۔ اس پتھر کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے، جتنا کعبے کی دیوار اوپر ہوتی وہ پتھر بھی اتنا اوپر ہونا شروع ہو جاتا۔ وہ لفٹ کا کام کر رہا تھا۔ جتنی کعبے کی دیوار اوپر جاتی پتھر اتنا اوپر ہوتا۔ حضرت ابراہیم پتھر رکھتے جاتے، حضرت اسماعیل دیتے جاتے۔ جب آپ کو اوپر جانا ہوتا تو وہ پتھر خود بخود اوپر ہو جاتا اور جب نیچے آنا ہوتا تو نیچے آتا اس طرح کعبہ کی تعمیر کا سلسلہ ہوا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ کیسا جیتا جاگتا معجزہ ہے۔ ساری دنیا دیکھ رہی ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس پتھر پر کھڑے ہوئے کم و بیش 5 ہزار سال ہوگئے، حضرت ابراہیم نے کھڑے ہو کر کعبہ کی تعمیر کی، ان 5 ہزار سالوں میں نجانے کتنی بارشیں آئی ہوں گی، کتنے طوفان آئے ہوں گے، کتنی آندھیاں، تیز دھوپ اس پتھر نے برداشت کی ہو گی مگر وہ کیسا پتھر ہے کہ آج تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان آنکھوں سے دیکھے جاسکتے ہیں۔

اب کچھ سالوں پہلے اس کے اوپر ایک باکس بنا دیا گیا ہے۔ پہلے مقام ابراہیم بالکل

---

1 ... عجائبُ القرآن مع غرائبِ القرآن، ص68۔

کھلے آسمان تلے تھا۔ ذرا سوچئے تو سہی 5 ہزار سال کا زمانہ گزرنے کے باوجود اللہ پاک نے اس نشانی کو کیسے باقی رکھا ہے۔ رب قرآن میں فرماتا ہے:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى (پ1، بقرہ:125)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور (اے مسلمانو!) تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

ارے جب ابراہیم علیہ السلام کے قدم کے نشان کا عالَم یہ ہے تو بتایئے جس مزار میں مصطفی کریم موجود ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کے بھی آقا موجود ہیں اس مزار پر انوار کے مقام کا عالَم کیا ہو گا۔ اس مدینہ کی شان کا عالَم کیا ہو گا۔ سبحان اللہ! آج حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جس معجزے کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، ان کے قدم کے نشان کو 5 ہزار سال سے زیادہ وقت ہو گیا، وہ آنکھوں سے نظر آتے ہیں تو اگر میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں کے نشان ہمیں دنیا کے مختلف میوزیم میں پتھروں پر نظر آتے ہیں تو اس میں کیا اچنبھے کی بات ہے۔ ارے میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو ابراہیم علیہ السلام کے بھی آقا ہیں۔ سبحان اللہ! مقام ابراہیم کی کیا بات ہے۔

حج کی ندا اور لَبَّیک کی صدا

ایک اور کمال کی بات بتاؤں۔ اب جب کعبے کی تعمیر ہو گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا گیا، اے ابراہیم! اب لوگوں کو حج کے لئے بلاؤ؟ اس وقت تو کعبے میں لوگ ہی نہیں تھے، عرض کی: مولا! میری آواز کیسے پہنچے گی؟ آج تو لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے دور تک آواز پہنچائی جاتی ہے یا اسی طرح اگر کوئی چینل پر بیان کرے تو سیٹلائٹ یا انٹرنیٹ کے ذریعے،

دنیا کے کئی ملکوں میں لوگ دیکھ سکتے ہیں اس زمانے میں تو کوئی سیٹلائٹ نہیں تھا، کوئی انٹرنیٹ نہیں تھا۔ حضرت ابراہیم کی اس آواز کو لوگ کیسے سنتے؟ سبحان اللہ! رب نے ارشاد فرمایا: ”اے ابراہیم! تمہارا کام آواز لگانا ہے پہنچانا ہمارا کام ہے۔“[1]

حضرت ابراہیم جبل ابو قیس[2] پر چلے گئے۔ وہاں کھڑے ہو کر آپ نے لوگوں کو صدا لگائی، ندا دی، اے لوگو! اللہ کے گھر حج کے لئے آؤ۔ اس وقت دنیا بھر میں لوگوں نے اس آواز کو سنا۔ ارے صرف دنیا میں موجود لوگوں نے نہیں سنا بلکہ ماں کے پیٹ میں جو بچے تھے انہوں نے سنا۔ باپ کے پشت میں جو اولاد تھی انہوں نے بھی سنا۔ عالم ارواح جو لوگ تھے جو دنیا میں آئے نہیں تھے ان لوگوں نے سنا۔ جنہوں نے حج کرنا تھا ان سب نے لبیک پڑھی:[3]

لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات سننے کے بعد ایمان تازہ ہو جاتا ہے، کہا جاتا ہے جس نے اس وقت ایک بار لبیک پڑھی وہ ایک بار حج کرے گا۔ جس کی روح نے دو بار لبیک پڑھی وہ دو حج کرے گا جس نے جتنی بار لبیک پڑھی وہ اتنے حج کرے گا۔ سبحان اللہ! کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو حج پر چلے گئے یا ان شاء اللہ آئندہ سالوں میں جائیں گے۔ اس سعادت پر ہم اللہ پاک کا جتنا شکر ادا کریں وہ کم ہے کہ اللہ پاک نے ہماری روحوں کو اس

---

1 ... تفسیر کبیر، 8/219۔
2 ... یہ پہاڑ کعبہ کے نزدیک ہے۔
3 ... تفسیر کبیر، 8/219۔

وقت لبیک پڑھنے کی سعادت دی۔ جنہوں نے حج نہیں کیا ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں اللہ پاک ہم سب کو بھی یہ سعادت عطا فرما اور ہمیں بھی احرام پہن کر لبیک کی صدائیں بلند کرنا نصیب فرما۔

آیئے! تصور حج میں ڈوب کر کعبے کا تصور جما کر ہم بھی مل کر لبیک پڑھتے ہیں۔ آپ لبیک کا مطلب تو سمجھئے، یہ کیسی حاضری ہے، بندہ اللہ پاک کی بارگاہ میں کہتا ہے: لَبَّیْكَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، میرے مولا میں حاضر ہوں لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ مولا! تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ اے اللہ! حمد بھی تیری، تعریف بھی تیری، ملک بھی تیرے لئے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔ آیئے! اس تصور میں ڈوب کر ہم اس تمنا کے ذریعے تو حاضری لگا سکتے ہیں۔ اے اللہ! کعبے سے دور بہت ہیں، تیرے گھر آنے کی تڑپ بہت ہے، حج کرنے کی تمنا بھی ہے۔ آج تو ذکر کعبہ ہو رہا ہے۔ آج یہاں لبیک پڑھ رہے ہیں میرے مولا! جلدی جلدی احرام پہن کر ہمیں کعبے کا، مکہ کا سفر بھی نصیب کر دے، حج کا سفر بھی نصیب کر دے۔ اور یہ لبیک اس وقت بھی پڑھنا نصیب فرما۔

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ

مکہ کے فضائل

ہم مکے سے اور کعبے سے کیوں محبت نہ کریں، ❁ مکہ مکرمہ کو **اُم القراء** یعنی تمام شہروں کی اصل کہا جاتا ہے یعنی مکہ مکرمہ وہ شہر ہے کہ ابھی زمین بنائی بھی نہیں گئی تھی اس سے 2 ہزار سال پہلے فرشتے اس مقام پر تسبیح کرتے تھے ❁ انسانوں کی پیدائش سے 2 ہزار

سال پہلے سے فرشتے مکہ مکرمہ میں حج کیا کرتے تھے ❁ مکہ مکرمہ بابرکت ہے ❁ مکہ مکرمہ امن والا ہے ❁ مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آباد کیا ❁ مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی طرف دل کھنچ جانے کی دعا فرمائی ❁ مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے جہاں کے رہنے والوں کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رزق کی دعا فرمائی اور ❁ اللہ پاک نے حضرت ابراہیم کی یہ دونوں دعائیں قبول فرمائیں ❁ مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے کہ جہاں جانے کے لئے دنیا بھر کے مسلمان تڑپتے ہیں دل اس کی جانب مائل ہوتے ہیں ❁ مکہ مکرمہ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مقام پیدائش ہے ۔جی ہاں !مدینے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ولادت گاہ مکے میں ہے، جو ہم جھوم جھوم کر شعر پڑھتے ہیں:

مولود کی گھڑی ہے چلو آمنہ کے گھر پر

❁ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کا گھر مکہ مکرمہ میں ہی تو ہے ۔ ❁ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے زندگی کے 53 سال ہاں ہاں 63 سالوں میں سے 53 سال مکہ مکرمہ میں گزارے ہیں۔ ❁ انہی گلیوں میں میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدم لگے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قدم لگے ہیں۔ ❁ اسلام کی ابتدا، اسلام کی دعوت یہیں سے پہلے شروع ہوئی ہے ❁ مکہ مکرمہ وہ شہر ہے کہ جہاں سے میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رب کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ۔ معراج کا جو سفر ہوا تھا یہ مکہ مکرمہ ہی سے اس کی ابتدا ہوئی تھی ۔ ❁ مکہ مکرمہ کے بارے میں اللہ پاک قرآن مجید میں کیا فرماتا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ | ترجمہ کنزُ العِرفان: مجھے اِس شہر کی قسم۔ جبکہ تم

بِهٰذَا الْبَلَدِ — اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

(پ30، بلد:1-2)

بریلی کے تاجدار، امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اسی قسم کو یاد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

عمرہ کے فضائل

حضرت علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو کعبہ شریف کا حج کرے جو اس کا طواف کرے جو کعبہ کے پاس اعتکاف کرے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1] یہ گناہوں کی معافی والی جگہ ہے۔ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔[2] مکہ ہم گنہگاروں کی مغفرت والی جگہ ہے۔ رب کی رحمت کا مقام ہے وہاں مقام ابراہیم ہے وہاں حجر اسود ہے وہاں صفا اور مروہ ہے جس کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ اللہ پاک نے جسے اپنی نشانی قرار دیا وہاں مبارک پانی زم زم ہے۔ اس کو دیکھو تو عبادت، پیو تو عبادت، زَمْ زَمْ شریف پیاس بجھانے کے لئے پیا جائے پیاس بجھے گی، بھوک مٹانے کے لئے پیا جائے تو بھوک مٹے گی زَمْ زَمْ ہی وہ مُبارک پانی ہے کہ اسے

1 ...روح المعانی، 2/303۔
2 ...بخاری، 1/586، حدیث:1773۔

پی کر جو دُعا مانگی جائے پُوری ہوتی ہے۔ اس کو جس نیت سے پئیں، اللہ پاک وہ نیت پوری فرمادیتا ہے۔ اس میں بیماریوں سے شفاء ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! مکہ مکرمہ کی تو کیا بات ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو جلدی جلدی مکہ پاک کی حاضری عطا فرمائے۔ کعبہ مشرفہ کا طواف نصیب فرمائے، کعبے کو دیکھ کر دعائیں کرنا نصیب فرمائے۔ ایک ایسی مبارک دیوار بھی کعبے کی ہے جو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ہے۔ سیّدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس جگہ کو کیا کہتے ہیں، مستجاب۔ فرماتے ہیں: مستجاب رکن یمانی اور رکن اسود کے بیچ میں جو دیوار جنوبی ہے یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہنے کے لیے مقرر ہیں، فقیر نے اس کا نام مستجاب رکھا۔[2]

میری کیا اوقات

میں آپ کو ایک تجربے والی بات بتاؤں، جو مکے میں گئے ہیں، جنہوں نے کعبہ دیکھا ہے، میری اس بات کو بہت سارے لوگ مانیں گے کہ تصویروں میں ہزاروں بار کعبہ دیکھ لیں، ویڈیو میں دیکھ لیں بلکہ پہلے بھی کبھی دیکھ آئے ہوں لیکن جب جب کعبہ کے سامنے بندہ جاتا ہے ناں، میں سچ بتا رہا ہوں وہ کیفیت الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی۔ اور اس وقت میں آپ کو ٹھیک سے بتا ہی نہیں پاؤں گا۔ جب کعبہ شریف کی عمارت سامنے آتی ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انسان حیرت میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ میں کدھر آگیا ہوں!!! کیا

---

1 ...مستدرک، 2/132، حدیث: 1782۔
2 ...فتاوی رضویہ، 10/738۔

واقعی میں کعبہ کے سامنے ہوں !!!میں اللہ کے گھر کے سامنے آگیا ہوں !!!کیا میرے رب نے مجھ گنہگار کو، اتنے بڑے خطاکار کو، اپنے گھر بلالیا ہے !!!

دنیا کا دستور ہے جو مجرم ہو اسے گھر نہیں بلایا جاتا، جو بات نہ مانے اسے کوئی مہمان نہیں بناتا، آپ بھی نہیں بناتے، ہم بھی نہیں بناتے، مجھ جیسے خطاکار کو رب نے اپنے گھر بلالیا۔ اب کریم نے اپنے دروازے پر بلالیا۔ آپ یقین کریں وہ کیفیت ہی اور ہوتی ہے، بس !میں بار بار یہی دعا کرتا ہوں مولا !اتنے سارے لوگ یہاں موجود ہیں، کئی آنکھیں اشکبار ہیں، مولا !ہم گنہگار ہیں، خطاکار بھی ہیں، نافرمان بھی ہیں مگر مولا تُو تو کریم ہے تیر در کے سوا کدھر جائیں گے ؟تیرے در کے سوا کونسا در ہے جہاں جائیں گے ؟اے اللہ !ہم گنہگاروں کو مرنے سے پہلے پھر کعبہ دکھادے۔ اے اللہ !کہیں ایسا نہ ہو کہ کعبہ دیکھے بغیر مر جائیں، ہم بھی غلاف کعبہ پکڑ کر دعائیں کرنا چاہتے ہیں۔ کعبہ دکھادے مولا کی صدا کیوں نہ لگائیں ؟سنئے:

انبیائے کرام اور حج

کعبہ شریف وہ مبارک مقام ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام بھی اس کا حج کیا کرتے تھے، حضرت آدم ابوالبشر علیہ السلام برصغیر میں رہائش فرماتھے۔ ایک روایت کے مطابق یہاں سے پیدل چل کر 70 حج کئے بلکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے ❁ حضرت آدم علیہ السلام برصغیر سے پیدل چل کر ایک ہزار مرتبہ مکہ شریف تشریف لے گئے۔ آپ نے 300 مرتبہ حج فرمایا اور 700 عمرے ادا فرمائے۔[1] ❁ حضرت نوح علیہ

1 ... سُبل الہدیٰ، 1/ 209۔

السلام نے بھی حج ادا فرمایا ❁ حضرت ہود علیہ السلام نے بھی حج کیا ❁ حضرت صالح علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام نے بھی حج کیا۔ بلکہ حدیث پاک میں یہ ہے کہ وہ انبیائے کرام علیہم السلام جن کی قوموں پر عذاب آئے جب ان کی قوم ہلاک ہو جاتی تو وہ زندگی کے آخری ایام مکے میں آکر گزارتے، عبادت میں مصروف رہتے۔

❁ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے: حضرت موسیٰ علیہ السلام سرخ رنگ کے اونٹ پر سوار ہو کر حج کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے کعبہ کا طواف کیا، صفا و مروہ کی سعی فرمائی یہاں آپ نے آسمان سے ایک آواز سنی: لَبَّيْكَ عَبْدِيْ وَاَنَا مَعَكَ اے میرے بندے لبیک! میں تمہارے ساتھ ہوں۔ یہ سنتے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سجدہ کیا۔

❁ صحابی ابن صحابی حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: بنی اسرائیل کی طرف تشریف لانے والے ایک ہزار انبیائے کرام حج کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لائے اور یہ سب "ذوطویٰ" کے مقام پر اپنی نعلین شریف یعنی مبارک جوتے اتار کر مکہ مکرمہ میں داخل ہوا کرتے تھے۔ (1)

حج میں تاخیر نہیں

میں ایک بات عرض کر دوں کہ جس پر حج فرض ہے، استطاعت رکھتا ہے پھر اس میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس کے بارے میں تو وعیدیں آئی ہیں۔ اس کے بارے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ناراضگی کا بھی اظہار فرمایا۔ پتہ نہیں زندگی کا کیا ہو سکتا ہے کہ

1 ... سُبل الہدیٰ، 1/209-211۔

کچھ لوگوں پر حج فرض ہوئے کئی سال ہو جاتے ہیں پھر بھی وہ حج نہیں کرتے ، بعد میں کر لیں گے ، لیٹ کرتے رہتے ہیں، وہ لوگ اب چاہتے بھی ہیں تو حج کر نہیں پا رہے ہم دعا تو کر سکتے ہیں۔ کچھ لوگ حج کرنے کے لئے تڑپتے ہیں، اور تڑپنے کا بھی ثواب ہے۔ یہ آنسو بہانے کا بھی ثواب ہے۔

اللہ کرے کہ اللہ کے گھر اور اس کے حبیب کے در کی محبت ہمارے دلوں میں ایسی راسخ رہے کہ بس وہ کہتے ہیں ناں کہ کوئی پوچھے کہ کدھر جانا ہے تو زبان سے یہی نکلے کہ بس !مکے مدینے جانا ہے ۔بس ادھر ہی جانا ہے اور کہیں نہیں جانا ہے ۔ آقا کے قدموں میں جانا ہے، کعبے کا دیدار کرنا ہے۔ اللہ بس اسی سفر کا شوق نصیب فرمائے، اسی سفر کی تڑپ نصیب فرمائے اور باادب اور مقبول حاضریاں ہمیں نصیب فرمائے۔ اللہ کریم جو اس سال حج کرے ان کے حج کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمیں بھی جلدی جلدی حرمین طیبین کی حاضری عطا فرمائے۔

حج کا شرف ہو پھر عطا یارَبِّ مصطفٰے | میٹھا مدینہ پھر دکھا یارَبِّ مصطفٰے
دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف | فرما یہ پورا مُدَّعا یارَبِّ مصطفٰے

پیارے اسلامی بھائیو! دعوت اسلامی کا دینی ماحول بڑا پیارا ہے ۔ کوئی لندن اور پیرس کے خواب دیکھتا ہے ، کسی کو خواب بھی انہی جگہوں کے آتے ہیں، زندگی کے ٹارگیٹ بھی یہی ہوتے ہیں بس تھوڑے پیسے جمع ہو جائیں تو فلاں جگہ چلے جاؤں، تو یہ دینی ماحول ہے جو ہمیں مکے مدینے کی، اللہ کے گھر کی، اللہ کے حبیب کے در کی حاضری اور اس کی محبت دلوں میں ڈالتا اور یہ ایمان کا تقاضا ہے کہ ہمیں مکہ پاک کی اور مدینے کی محبت عطا

ہو جائے تو اس دینی ماحول سے وابستہ رہیے ان شاء اللہ! یہ ذوق اور شوق بڑھتا رہے گا۔

اللہ پاک ہم سب کو دعوت اسلامی کے دینی ماحول پر استقامت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔



11 جون 2022ء

بہزاد لکھنوی مسجد، سخی حسن
چورنگی، کراچی، پاکستان

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کی اہمیت

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- لَبَّیْكَ کہا اور حاضر ہو گیا
- لَبَّیْكَ کہنے کا خوف
- لَبَّیْكَ پڑھنے کے فضائل
- کعبہ بھی لَبَّیْكَ کہے گا
- عمل سے لَبَّیْكَ کہیئے
- خدا کا ہو کر تو دیکھئے

Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، کعبہ کے بدرالدجی، طیبہ کے شمس الضحیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ انور پر بڑے خوشی کے آثار تھے، حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا سبب پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آج آپ کے چہرے پر بڑی خوشی ہے تو جان عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم کی طرف سے یہ پیغام ملا ہے:

مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ مِنْ اُمَّتِكَ صَلَاةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَهَا اے محبوب! آپ کا امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا میں اس کے لئے 10 نیکیاں لکھوں گا، اس کے 10 گناہ مٹادوں گا اور اس کے 10 درجات بلند فرماؤں گا اور اتنی ہی رحمت بھیجوں گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

درود ایک، برکتیں کتنی زیادہ۔ اچھا درود پڑھیں گے تو فائدہ کس کو ہو گا؟ ہمیں ہو گا جبکہ

1 ... مسند احمد، 5/509، حدیث: 16352۔

خوشی کسے ہو رہی ہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خوشی ہو رہی ہے۔ آقا کا چہرہ چمک رہا ہے، دمک رہا ہے، خوشی ہو رہی ہے کہ میرے امتیوں کے گناہ معاف ہوں گے، امتیوں کو نیکیاں ملیں گی، ان کے درجے بڑھ جائیں گے۔ سبحان اللہ! ہم سے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کتنی محبت ہے، شاعر لکھتے ہیں:

آتا ہے فقیروں پر انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو

ایک بات اور بڑی سمجھنے والی ہے: یہ حدیث ہم نے کئی بار سنی ہے لیکن! اس کا ایک اور پس منظر ہے، تصویر کا ایک رخ اور بھی ہے، نیکیاں ملنے والے تو بہت سارے اعمال ہیں مگر گناہ معاف کروانے والے اعمال بہت تھوڑے ہیں، آپ اس بات کو سمجھ رہیں؟ ہمیں معلوم ہے کہ اول تو ہمارے پاس نیکیاں نہیں ہے اور ہمارے گناہ بہت زیادہ ہیں، اب درود کا کمال دیکھیں کہ ہر درود پر 10 نیکیاں بڑھ رہی ہیں، 10 گناہ معاف بھی ہو رہے ہیں، بیلنس شیٹ سمجھتے ہیں؟ یہ کاروباری لوگ بیلنس شیٹ بناتے ہیں، کتنا لینا ہے؟ کتنا دینا ہے؟ قیامت کے دن بھی ایک بیلنس شیٹ بنے گی، میزانِ عمل لگایا جائے گا، گناہوں کا پلڑا بھی ہو گا، نیکیوں کا پلڑا بھی ہو گا، جس کی نیکیاں زیادہ وہ جنت میں چلا جائے گا، جس کے گناہ زیادہ، رب ناراض ہوا، وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ قرآن کہتا ہے:

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗۙ(۶) فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ	ترجمہ کنزُ العِرفان: تو بہر حال جس کے ترازو بھاری ہوں گے۔ وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہو گا۔

(پ:30، قارعہ:6-7)

آگے فرمایا:

وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور بہر حال جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے۔

(پ:30، قارعہ:8)

وہ کہاں ہوں گے؟ فرمایا:

فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ

ترجمہ کنزُ العِرفان: تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہو گا

(پ:30، قارعہ:9)

قرآن کہتا ہے:

وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ؕ۱۰ نَارٌ حَامِیَةٌ

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ ایک شعلے مارتی آگ ہے۔

(پ:30، قارعہ:10-11)

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی! یہ کتنا مشکل عمل ہو گا اور ہم سب کو معلوم ہے کہ ہماری نیکیاں کم ہیں گناہ زیادہ ہیں، ایسا کیا طریقہ ہو کہ جس سے نیکیاں زیادہ ہو جائیں گناہ کم ہو جائیں؟ اب ذرا درود پاک کی فضیلت کو پھر سنئے:

ہر درود پر آپ کی 10 نیکیاں بڑھ بھی رہی ہیں ادھر 10 گناہ کم بھی ہو رہے ہیں جتنا پڑھتے جائیں گے آپ کی بیلنس شیٹ درست ہوتی جائے گی، ایڈجسٹ ہوتی جائے گی۔ آپ کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوتا جائے گا مگر مسئلہ یہ ہے اِدھر فضول باتوں کے لئے ٹائم ہے موبائل فون پر گھنٹوں گزارنے کے لئے ٹائم ہے، وقت نہیں تو درود پاک پڑھنے کے لیے وقت نہیں ہے اور درود پاک یہ اتنا آسان کام ہے، چلتے پھرتے پڑھ سکتے، موٹر سائیکل

چلا رہے ہیں درود پڑھتے رہیں، کیا کرنا ہے پڑھنا ہی ہے ناں بس! پڑھتے رہیں، بس میں بیٹھیں ہیں درود پاک پڑھتے رہیں، چہل قدمی کر رہے ہیں، Walk کر رہے ہیں درود پاک پڑھ لیں جتنا فارغ وقت ملے درود پاک میں گزاریں، ان شاء اللہ! پھر آپ دیکھیں کہ کس قدر برکتیں نصیب ہو جائیں گی۔ اللہ پاک مجھے بھی درود پاک کا شوق نصیب فرمائے۔ آپ کو بھی نصیب فرمائے۔ نیت کریں کہ ان شاء اللہ! کثرت سے درود پاک پڑھیں گے ایک بار محبت کے ساتھ باآواز بلند درود پاک پڑھ لیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پھر جا رہے ہیں اہل محبت کے قافلے
پھر یاد آرہا ہے مدینہ حضور کا
حاجیوں کے بن رہے ہیں قافلے پھر یا نبی
پھر نظر میں پھر گئے حج کے مناظر یا نبی

پوری دنیا میں کئی خوش نصیب ہیں جنہوں نے حج کے فارم جمع کروا دیئے، کئی تیاریاں کر رہے ہیں مگر کروڑوں وہ ہیں جو فقط تڑپ رہے ہیں، ان کے دل میں یادیں ہیں، کسی کے پاس اسباب نہیں ہیں، کوئی سوچتا ہے کہ میں کیسے حج کو جاؤں گا؟ مگر آج ہم نے بات کرنی ہے اُس مبارک سفر کی تاکہ مزید شوق حرمین بڑھے۔ ایک بات یاد رکھئے گا یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ کے پاس پیسے ہوں گے جبھی آپ مکے مدینے جاسکتے ہیں۔ یہ بھول ہے دنیا میں ایسے کروڑ پتی اور اربوں پتی موجود ہیں جنہوں نے دنیا دیکھی ہے مگر مدینہ نہیں دیکھا، مکہ نہیں دیکھا اور ہم نے کئی ایسے غریبوں کو دیکھا ہے جن کے پاس رہنے کا اپنا گھر

نہیں ہے مگر بلاوا آتا ہے تو وہ بھی سفر کو چلے جاتے ہیں۔

کہاں کا منصب کہاں کی دولت قسم خدا کی یہ ہے حقیقت
جنہیں بلایا ہے مصطفی نے وہی مدینے کو جا رہے ہیں

لَبَّیْک کہا اور حاضر ہو گیا

یہ کیسی بلاوے کی بات ہے، حج کا بلاوا یہ نصیب والوں کو ملتا ہے۔ ہزاروں سال پہلے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کی تھی، جب مکہ میں کوئی آبادی نہیں تھی۔ کعبہ تعمیر ہو گیا تو اللہ کریم کی طرف سے حکم دیا گیا کہ اے ابراہیم! لوگوں کو حج کے لیے بلاؤ تو آپ نے کہا: یا اللہ! یہاں تو کوئی ہے ہی نہیں، میری آواز لوگوں تک کیسے پہنچے گی؟ ارشاد ہوا: اے ابراہیم! تمہارا کام آواز لگانا ہے ہمارا کام اسے پہنچانا ہے۔ رب کی قدرت کا نظارہ تھا۔

آج بھی مکہ پاک کے برابر میں ایک بہت مقدس پہاڑ جبل ابو قبیس ہے، یہ آج بھی موجود ہے، اس پہاڑ کی نشانی یہ ہے کہ اب وہاں پر محل وغیرہ بنا دیا گیا ہے مگر پہاڑ نظر آتا ہے۔ یہ دنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے، بڑا مقدس پہاڑ ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام اس پہاڑ پر چڑھ گئے اور آپ نے آواز لگائی: اے لوگو! اللہ کے گھر کے حج کے لئے آؤ۔ سبحان اللہ! کوئی انٹرنیٹ نہیں تھا، کوئی سیٹلائٹ نہیں تھی مگر آپ کی آواز دنیا کے کونے کونے میں سنی گئی، اچھا صرف! دنیا میں نہیں سنی گئی بلکہ عالَمِ ارواح میں بھی سنی گئی۔[1] دنیا میں

1 .... تفسیر کبیر، 8/219۔

جنہوں نے اس آواز کے جواب میں لَبَّیْكَ کہا، چاہے جو ماں کے پیٹ میں بچے تھے یا باپ کی پشت میں جو اولاد تھی یا پھر عالَمِ ارواح میں تھے، جس نے اس وقت ایک بار لَبَّیْكَ کہا تھا وہ زندگی میں ایک بار حج کرے گا۔ جس نے دو بار لَبَّیْكَ کہا تھا وہ دو بار حج کرے گا جس کی روح نے اس وقت جتنی بار لَبَّیْكَ کہا تھا وہ اتنی بار حج کرے گا۔[1] اے حاجیو! آپ کو مبارک ہو ہزاروں سال پہلے آپ کی روح نے حضرت ابراہیم کی آواز پر لَبَّیْكَ کہا تھا۔

لَبَّیْكَ کا مطلب کیا ہے؟

لَبَّیْكَ کی تو کیا بات ہے، جی ہاں! یقین کریں یہ جو وظیفہ ہے ناں اللہ پاک مجھے اور آپ کو احرام پہن کر یہ وظیفہ بار بار پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آج بات کرنی ہے لَبَّیْكَ کی، یہ لَبَّیْكَ ہے کیا؟ پہلے تو اس کا مطلب سمجھ لیجئے: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کا مطلب ہے: میں حاضر ہوں، میرے مولا! میں حاضر ہوں، لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ تیرا کوئی شریک نہیں، مولا! میں حاضر ہوں۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ اے اللہ! نعمتیں بھی تیری، تعریفیں بھی تیری، ملک بھی تیرا، لَاشَرِیْكَ لَكَ تیرا کوئی شریک نہیں۔ یہ کمال کا وظیفہ ہے۔

ہم اسکول جاتے ہیں، مدرسے جاتے ہیں، ہمارا نام پکارا جاتا ہے، ہم کہتے ہیں: لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں۔ سبحان اللہ! گویا بندہ احرام پہن کر اپنے رب کی بارگاہ میں یہ عرض کر رہا ہوتا ہے: مولا! تیرا بندہ حاضر ہو گیا ہے۔ واللہ! جب بھی یہ مطلب سمجھ کر لَبَّیْكَ کہتا ہے،

---

1 ... تفسیر کبیر، 8/220۔

آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں، ہم جاتو نہیں رہے، ہم میں سے کسی نے ابھی احرام بھی نہیں پہنا مگر اچھوں کی نقل بھی تو اچھی ہوتی ہے۔ ذرا مل کر اس نیت سے، اس تصور میں لَبَّیْك پڑھیں کہ میں اپنے رب کی بارگاہ میں حاضری لگارہا ہوں۔ آیئے! اس تصور کو جما کر سب مل کر لَبَّیْك پڑھتے ہیں:

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْك اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَك

فضاء میں لبیک کی صدائیں زفرش تا عرش گونجتی ہیں
ہر ایک قربان ہو رہا ہے زبان پہ یہ کس کا نام آیا

اے مولا! ہم سے کئی ایسے ہیں جنہوں نے حج کے فارم نہیں جمع کروائے کسی کے پاس پیسے نہیں، کسی کے پاس اسباب نہیں مگر میرے مولا! تیری قدرت میں تو کمی نہیں، تیرے خزانوں میں تو کمی نہیں، ہم نہیں جانتے ہماری روح نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس آواز پر لَبَّیْك پڑھا تھا کہ نہیں مگر مولا! تیرے دربار میں التجا ہے ہمیں بھی اپنا گھر دکھادے، اپنے حبیب کا در دکھادے، ہمیں بھی احرام پہننا نصیب فرما اور ہمیں بھی لَبَّیْك پڑھ کر تیرے گھر کی حاضری نصیب فرما۔

لَبَّیْك کہنے کا خوف

آیئے! اب ہم اپنے بزرگان دین کی کچھ بات کرتے ہیں، جب وہ لَبَّیْك پڑھتے تھے تو ان پر کیسا خوف خدا آجاتا تھا۔ حضرت علی اوسط یعنی امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی بات کرتے ہیں۔ امام زین العابدین یہ کون ہیں۔ آپ شہید کربلا، امام عالی مقام، امام حسین رضی اللہ عنہ کے شہزادے ہیں، اہل بیت اطہار میں سے ہیں، متقی ہیں، پرہیز گار ہیں، خوف خدا والی

شخصیت ہیں۔ آپ کے بارے میں آتا ہے: ایک بار آپ نے حج کے لئے احرام باندھا، احرام باندھتے ہی آپ کا چہرہ مبارک زرد ہو گیا، رنگ بدل گیا، خوف خدا کا غلبہ ایسا تھا کہ آپ تلبیہ [1] نہ پڑھ سکے، آپ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك نہیں پڑھ سکے۔

کسی نے عرض کی: حضور! آپ لَبَّیْك کیوں نہیں پڑھ رہے؟ آپ تلبیہ کیوں نہیں پڑھ رہے ؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ جب میں لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك پڑھوں تو لا لَبَّیْك نہ فرمادیا جائے یعنی اللہ کی طرف سے کہیں یہ جواب نہ آجائے کہ تمہارا حاضر ہونا قبول نہیں ہے۔ لوگوں نے عرض کی: عالی جاہ! احرام پہن کر تلبیہ کہنا ضروری ہے تو آپ نے یہ پڑھنا شروع کیا جیسے ہی آپ نے پڑھا لَبَّیْك اتنا خوف طاری ہوا کہ آپ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے، بے ہوش ہو گئے اور پورے سفر حج میں یہی کیفیت رہی کہ آپ جب بھی لَبَّیْك پڑھتے آپ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی۔ [2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ کیسا خوف تھا!!! اللہ پاک سے یہ کیسی محبت تھی!!! اور آج ہم ہیں، ہمارے اتنے گناہ ہیں مگر پھر بھی خوف خدا نہیں، اللہ پاک ہمیں لَبَّیْك نصیب فرمائے اور اپنے مقبول بندوں والی لَبَّیْك نصیب فرمائے۔ مقبول حج نصیب فرمائے، مقبول عمرے عطا فرمائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً ہم سب کا یہ جی چاہتا ہے کہ ہمارا بھی ایسا دن آئے کہ

---

1 ...لَبَّیْك اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك کو تلبیہ کہتے ہیں۔ سگ عطار عبد الحبیب عطاری۔

2 ...تاریخ الاسلام، 3/182۔

سامان باندھیں، کوئی پوچھے کہاں جارہے ہو؟ تو ہم کہیں مدینے جارہے ہیں۔

شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی
جس پر نثار جان فلاح و ظفر کی ہے
گرمی ہے تپ ہے درد ہے کلفت سفر کی ہے
ناشکر یہ تو دیکھ عزیمت کدھر کی ہے
ان کے طفیل حج بھی خدا نے کرادیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

اللہ کرے ہمیں بھی احرام پہننا نصیب ہو، طواف نصیب ہو، منیٰ کی راتیں نصیب ہوں، مزدلفہ کی رات نصیب ہو، عرفات کو وقوف نصیب ہو۔ یقیناً! ہم سب کا جی چاہتا ہے کہ ہم بھی حج کو جائیں۔

بڑا حج پر آنے کو جی چاہتا ہے | بلاوا اب آئے گا کب یاالٰہی
میں مکہ میں آؤں مدینہ میں آؤں | بنا کوئی ایسا سبب یاالٰہی

لبیک پڑھنے کے فضائل

اے حاجیو! آپ کو مبارک ہو، جب لبیک پڑھنا تو دل و جان سے پڑھنا۔

1 ✿ میرے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: مَامِنْ مُلَبٍّ یُلَبِّیْ اِلَّا لَبَّی مَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ مِنْ شَجَرٍ وَّحَجَرٍ حَتّٰی تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ ھَاھُنَا وَھَاھُنَا[1] جب

1 ... صحیح ابن خزیمہ، ص601، حدیث:2634۔

تلبیہ (یعنی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ) پڑھنے والا تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے دائیں بائیں زمین کے آخری کنارے تک جتنے درخت جتنے پتھر ہیں وہ سب کے سب تلبیہ پڑھتے ہیں۔

2✿ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ اَضْحٰی یَوْماً مُحْرِماً مُلَبِّیاً حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ غَرَبَتْ بِذُنُوْبِہٖ فَعَادَ کَمَا وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ احرام باندھے ہوئے تھا، تلبیہ پڑھ رہا تھا، سارا دن اسی حال میں رہا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو یہ جو سورج غروب ہوا یہ اس کے گناہوں کو ساتھ لے کر ڈوب گیا۔ اب یہ بندہ ایسا ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہے۔[1]

3✿ سنیں !!! سنیں !!! اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: تین آوازیں ایسی ہیں جن پر اللہ پاک فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے، تین آوازیں کون سی ہیں؟ فرمایا:

نمبر (1) اذان کی آواز، مؤذنو! آپ کو مبارک ہو، وہ خوش نصیب جو اذان دیتے ہیں اللہ پاک اذان کی آواز پر فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے۔

نمبر (2) راہ خدا میں تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنے کی آواز۔ جو جہاد میں مجاہدین لگاتے ہیں۔

نمبر (3) فرمایا تلبیہ پڑھنے کی بلند آواز[2] لبیک کی بلند آواز یہ اللہ پاک کو بڑی پسند ہے۔

---

1 ...جامع صغیر، ص 515، حدیث: 8461۔

2 ...جامع صغیر، ص 211، حدیث: 3492۔

پھر مل کر لبیک پڑھتے ہیں

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ

آنکھیں بند کر کے، یہ تصور کر کے کہ میں نے احرام پہن لیا ہے، میں اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہونے جارہا ہوں، مولا! مجھے بھی حاضری کا شرف دے دے۔

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ

اللہ!! اللہ!! کیا صدا ہوتی ہے، کیا لطف ہوتا ہے سنیں: محشر کے میدان میں بھی لَبَّیْكَ کی صدائیں بلند ہوں گی وہ کیسے ہو گا؟

کعبہ بھی لَبَّیْكَ کہے گا

حضرت وہاب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تورات شریف جو آسمانی کتابوں میں سے ایک کتاب ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اس میں لکھا ہے: اللہ کریم قیامت کے دن اپنے 7 لاکھ مقرب فرشتوں کو سونے کی زنجیریں عطا فرمائے گا، ان زنجیروں سے کعبہ مشرفہ کو میدان محشر میں لے آؤ، 7 لاکھ فرشتوں کے پاس سونے کی چین ہوں گی، یہ فرشتے جاکر سونے کی زنجیروں سے کعبہ کو باندھیں گے اور پھر ایک فرشتہ پکارے گا: اے کعبہ! چل میدان محشر کی طرف جانا ہے، کعبہ کہے گا: میں نہیں چلوں گا جب تک میرا سوال پورا نہ ہو گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم کیوں نہ کعبہ سے محبت کریں؟ ہم کیوں نہ اس کے طواف کو ترسیں؟ ہم کیوں نہ اس کے دیدار کو تڑپیں؟ سنیں: کعبہ محشر کے دن کہے گا: میں نہیں جاؤں گا جب تک میرا سوال پورا نہ ہو، فضائے آسمانی سے ایک سوال ہو گا: پکار آئے

گی: فرشتہ پکارے گا: اے کعبہ! سوال کر، تیرا سوال پورا کیا جائے گا، اب کعبہ عرض کرے گا: یا اللہ! میرے پڑوس میں دفن ہونے والے مومنوں کے حق میں میری شفاعت قبول فرما، آواز آئے گی: تیری درخواست قبول فرمالی گئی یعنی تیری شفاعت قبول کرلی گئی چنانچہ جن مسلمانوں کو مکہ مکرمہ میں دفن ہونے کی سعادت ملی ہوگی ان کو جمع کیا جائے گا، ان کے چہرے سفید چمکدار ہوں گے، سب احرام کی حالت میں کعبہ کے گرد جمع ہوجائیں گے، سب کی زبان پر ایک ہی کلمہ ہوگا: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک، اے اللہ! میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔

اب فرشتے کعبہ سے کہیں گے: اے کعبہ! اب چل، محشر کے میدان کی طرف چل، تو کعبہ کہے گا: نہیں، میں نہیں چلوں گا جب تک میری درخواست قبول نہ ہو۔ فرشتہ پھر ندا دے گا: اے کعبہ! سوال کر، تیرا سوال پکارا کیا جائے گا۔ کعبہ شریف کہے گا: اے اللہ! تیرے گنہگار بندے جو دور دور سے غبار آلود میرے پاس آئے انہوں نے اپنے اہل و عیال کو چھوڑا، تیرے حکم پر عمل کرتے ہوئے میری زیارت کو آئے، حج کیا۔ اے رب کریم! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں: ان حاجیوں کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ ان کو قیامت کی گھبراہٹ سے امن عطا فرما۔ اے اللہ! آج بھی ان کو میرے ارد گرد جمع کردے۔

اللہ پاک فرمائے گا: اے کعبہ! میں نے ان کے حق میں بھی تیری شفاعت قبول کرلی۔ اب فرشتہ اعلان کرے گا: جس نے بھی کعبہ کی زیارت کی تھی وہ سب لوگوں سے الگ ہوجائے یہ اعلان سن کر محشر کے میدان میں وہ سارے لوگ الگ ہوجائیں

گے جنہوں نے کعبہ کی زیارت کی ہو گی، حج یا عمرہ کی سعادت حاصل کی ہو گی، وہ سب کعبہ کے گرد جمع ہو جائیں گے، ان کے چہرے سفید ہوں گے، جہنم سے بے خوف ہوں گے اور کعبہ کا طواف کر رہے ہوں گے۔ ان سب کی زبان پر بھی جاری ہو گا: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ۔ فرشتہ کہے گا: اے کعبہ! تیرا سوال پورا ہو گیا اب تو چل۔ اب کعبہ خود لبیک پڑھے گا۔

میدان محشر میں لَبَّیْكَ کی صدا

ذرا تصور تو کیجئے! وہ کیسا منظر ہو گا جب کعبہ کے گرد حج کرنے والے، عمرہ کرنے والے، مکے میں جو مدفون مومنین وہ سب لپٹے ہوئے ہیں اور اب کعبہ لَبَّیْكَ پڑھ رہا ہے تصور کیجئے محشر میں یہ کیسی گونج ہو گی؟ جب کعبے لَبَّیْكَ پڑھے گا۔ اللہ اکبر! لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ۔ اب کعبے کو اس شان و عظمت کے ساتھ محشر میں لایا جائے گا کہ دنیا میں جنہوں نے کعبے کی زیارت کی تھی وہ کعبے کے گرد طواف کر رہے ہوں گے اور سب کی زبان پر کیا جاری ہو گا: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! وہ کتنا خوش نصیب ہے جس نے عمرہ کیا ہے، کتنا خوش نصیب ہے جس نے حج کیا ہے، کتنا خوش نصیب ہے جس نے طواف کیا ہے، ان شاء اللہ! اللہ پاک کی بارگاہ میں کعبہ اسے محشر کے دن بخشوائے گا، اللہ پاک کی رحمت سے یہ کعبہ ہماری مدد فرمائے گا، تو ہم سب کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ کسی طرح مکے مدینے کی حاضری نصیب ہو جائے۔ ہمارا مسئلہ یہ ہے ہم زبانی کلامی تو بات کرتے ہیں مگر دل میں ایسا شوق

1 ... الروض الفائق، ص 48۔

پیدا کیجئے، اپنی ہر دعا میں حرمین طیبین کی دعا کو شامل کیجئے اگر دل میں ایک ہی شوق آجائے تو پھر بلاوا آجاتا ہے۔ پنجابی شاعر کہتے ہیں:

مینوں شوق مدینے جاون دا میرے دل وچ حسرت ہور نئیں
آقا تیری مرضی ہے ساڈا تے کوئی زور نئیں

اگر دل میں سچی تمنا ہو، تڑپ ہو تو پھر بلاوا آجاتا ہے۔

بہر حال اب میں اس بیان کو ایک اور رخ دینے لگا ہوں۔ اب تک ہم نے یہی سنا تھا کہ لَبَّیْك عمرے پر یا حج پر احرام پہن کر پڑھا جاتا ہے، کیا اس کے علاوہ بھی زندگی کے کسی اور موقع پر لَبَّیْك پڑھ سکتے ہیں۔ اب ذرا غور سے سنئے گا:

روزانہ لَبَّیْك کی صدا

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ مبارک انداز تھا کہ رات کو جب نماز پڑھا کرتے یعنی جب رات کے نوافل ادا فرماتے تو نماز شروع کرنے سے پہلے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك حاضر ہوں یا اللہ! میں حاضر ہوں۔ اور بعض روایات یہ بھی ہیں: ہر فرض نماز سے پہلے سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہ پڑھا کرتے لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك اے اللہ! میں حاضر ہوں۔[1]

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بہت پیارے صحابی ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بارے میں فرماتے ہیں: معلم کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انہیں ایک دعا

1 ...شرح حدیث لبیک اللھم لبیک، ص25۔

سکھائی، یہ حکم دیا کہ خود بھی اپنے اہل خانہ کو پابندی کے ساتھ یہ دعا پڑھایا کریں، وہ دعا کیا تھی؟ ارشاد فرمایا:

قُلْ حِینَ تُصْبِحُ اے زید صبح کے وقت یہ کہا کرو ۔لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِی یَدَیْکَ میں حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں، تجھ سے سعادت کا سوال کرتا ہوں، ساری کی ساری بھلائیاں تیرے ہی دست قدرت میں ہے۔[1] گویا نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابہ کو روزانہ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ پڑھنے کی ترغیب دلائی۔ معلوم ہوا کہ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ پڑھنا صرف حج و عمرہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ بندے کو چاہیے ہر روز محبت الٰہی سے سرشار ہو کر اپنے رب رحمن رحیم کی بارگاہ میں عرض کرے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ میرے مولا میں حاضر ہوں۔

تیرے ہر حکم پر حاضر

حضرت علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت بڑی کمال کی گفتگو فرماتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ میں لَبَّیْکَ کا لفظ وہ 2 بار آیا ہے اور عربی کا قاعدہ یہ ہے جب لفظ بار بار آئے، اس کی تکرار ہو، جب اس کی Repetition کروائی جاتی ہے، تو اس میں تکرار کا معنی پیدا ہو جاتا ہے، مطلب یہ کہ جب بندہ کہتا ہے: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ تو اس کا معنی صرف یہ نہیں کہ یا اللہ! میں آج حاضر ہوں، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مولا! جب جب تیرا حکم ہو گا تب تب میں حاضر ہوں، میں ہمیشہ حاضر

1 ... مسندِ احمد، 9/26، حدیث: 22290۔

ہوں، کسی ایک وقت بھی تیرے حکم سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔[1]

اللہ اکبر! علامہ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں: پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعلیم کے مطابق جب بندہ ہر روز صبح کے وقت یہ کہے گا: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہو گا کہ یا اللہ! میں نے صبح اس حال میں کرلی ہے کہ میں تیری دعوت کو قبول کرنے والا ہوں، تو نے جس بات کا حکم دیا اس پر عمل کرنے والا ہوں، تو نے جس بات سے منع کیا میں اس سے رُکنے والا ہوں، میں تیری اطاعت پر قائم رہنے والا ہوں، تیرے حکم میں جلدی کرنے والا ہوں، بس! جب اپنی زبان سے یہ کہے گا تو اب اس پر لازم ہے کہ ایسا عمل کرے، اپنے کردار سے ثابت کرے کہ اے اللہ! میں حاضر ہوں۔[2]

عمل سے لَبَّیْکَ کہیے

پیارے اسلامی بھائیو! اگر میں لَبَّیْکَ کہہ رہا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں اللہ پاک کے ہر حکم پر سر جھکاتا ہوں۔ اب آیئے! قرآن سے خوبصورت جائزہ پیش کرتا ہوں کہ اللہ پاک نے ہمیں کیا کیا حکم دیا ہے، اللہ کریم قرآن میں فرماتا ہے:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ (پ:1، بقرہ:43)	ترجمہ کنزُالعِرفان: نماز قائم رکھو۔

1 ...شرح حدیث لبیک اللھم لبیک، ص23۔
2 ...شرح حدیث لبیک اللھم لبیک، ص26۔

اب ہم نے کیا کرنا ہے ہم نے کہنا ہے: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ نماز قائم کرنا ہے، میرے مولا! میں حاضر ہوں۔

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

(پ:1، بقرہ:43)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور زکوٰۃ دو۔

ہم نے کیا کہنا ہے؟ مل کر لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ زکوۃ دینے کا حکم ہے، میں حاضر ہوں۔ قرآن کہتا ہے:

كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ

(پ:2، بقرہ:183)

ترجمہ کنزُالعِرفان: تم پر روزے فرض کیے گئے۔

اس حکم کے جواب میں کیا کہیں گے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ اے اللہ! میں حاضر ہوں میں روزے بھی رکھوں گا۔

قرآن میں رب فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً

(پ:2، بقرہ:208)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔

ہم نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں پورا پورا اسلام میں داخل ہوں گا۔

اللہ پاک فرماتا ہے:

اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ (پ:3،بقرہ:254)

ترجمہ کنزُ العِرفان: ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو

اللہ پاک نے جو دیا ہے وہ اللہ کریم کی راہ میں خرچ کرو، ہمارا جواب کیا ہو گا؟ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ تو نے مال دیا تیری راہ میں خرچ کروں گا۔

اللہ پاک نے قرآن میں فرمایا:

اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (پ:4،ال عمران:102)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

جواب کیا ہو گا؟ بلند آواز سے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اے اللہ! میں ان شاء اللہ! پوری کوشش کر کے تیری ناراضی والے کاموں سے بچوں گا، تیرا خوف اپنے دل میں بساؤں گا۔

اللہ پاک فرماتا ہے:

لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا (پ:21،العنکبوت:45)

ترجمہ کنزُالعِرفان: سود نہ کھاؤ۔

کیا جواب دیں گے؟ مل کر لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اے اللہ! تجھ سے وعدہ کرتے ہیں ہم سود کے قریب بھی نہیں جائیں گے۔

اللہ پاک آگے فرماتا ہے:

لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا (پ:4،ال عمران:156)

ترجمہ کنزُالعِرفان: ان کافروں کی طرح نہ ہونا۔

ہم ایمان والے ہیں ہمارا کافروں سے کام کیا ہے؟ کیا جواب دیں گے؟ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک۔

قرآن شریف کہتا ہے:

لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (پ:5، نساء:29)

ترجمہ کنزُ العِرفان: باطل طریقے سے آپس میں ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ۔

چوری کرنے والا، بھتہ لینے والا، رشوت لینے والا، دھمکی سے مال وصول کرنے والا، یہ کام ہمارا نہیں، ہمیں کسی کا مال ناحق نہیں لینا، بتایئے! اس حکم کے جواب میں سب مل کر کیا کہیں گے؟ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک۔

قرآن مجید کہتا ہے:

اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (پ:5، نساء:59)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔

بتایئے کیا جواب دیں؟ اے اللہ! تیرے حکم پر بھی ہم لَبَّیْکَ کہتے ہیں، تیرے رسول کے حکم پر بھی لَبَّیْکَ کہتے ہیں۔

اب آگے چلئے اب اللہ پاک فرماتا ہے:

اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا (پ:22، احزاب:41)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو۔

کہیے لَبَّیْکَ میرے مولا! ان شاء اللہ! اب ہماری زبان تیرا ذکر کرے گی۔

قرآن عظیم کہتا ہے:

قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا (پ:22، احزاب:70)

ترجمہ کنزُالعِرفان: سیدھی بات کہا کرو۔

ہم نے اللہ پاک کے حکم پر لَبَّیْکَ کہنا ہے۔

اللہ کریم فرماتا ہے:

وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا (پ:29، مزمل:8)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور سب سے ٹوٹ کر اُسی کے بنے رہو۔

اللہ پاک کے صحیح بندے بن جاؤ جواب کیا دیں؟ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔

سبحان اللہ! یہ نیت ہونی چاہیے کہ اے میرے رب! تیرے حکم پر میں سر جھکاتا ہوں، تیرا بندہ ہوں تیرا جو حکم ہے میں مانوں گا۔ روز لَبَّیْکَ کہنا ہے اور اللہ پاک کے حکم پر سر جھکانا ہے اور جب آپ یہ ذہن بنالیں گے تو پھر جو برکتیں ملنی ہے پھر جو غیب سے مدد ہونی ہے۔ اس کا بیان نہیں ہو سکتا ہے، میرا رب کیسی محبت فرمانے والا ہے ایک واقعہ سناتا ہوں، مکتبۃ المدینہ کی کتاب عیون الحکایات میں یہ واقعہ موجود ہے:

سچی لَبَّیْکَ کی برکت

حضرت بکر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پچھلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا، جو غیر مسلم بھی تھا اور بہت ظالم بھی تھا۔ اس کے دور کے اہل ایمان تھے اس کے ساتھ بادشاہ کی جنگ ہوئی، بادشاہ کو شکست ہوئی، اللہ پاک نے ایمان والوں کو فتح دے دی، بادشاہ کو قید کر لیا گیا۔ اب بادشاہ کا کیا کریں؟ فیصلہ یہ ہوا کہ اس نے بہت ظلم کیا ہے، غیر مسلم بھی

ہے بہت لوگوں کو قتل بھی کیا ہے اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔ کیا سزا دی جائے؟ کہا: ایک دیگ لائی جائے اور اس بادشاہ کو اس دیگ میں ڈال دیا جائے۔ ایسے ہی ہوا، دیگ لائی گئی بادشاہ کو دیگ میں ڈالا۔ آگ لگادی جیسے جیسے دیگ گرم ہوتی گئی بادشاہ چیختا گیا۔

اب اس نے کیا کیا؟ اپنے خداؤں کو بلانے لگا، معاذ اللہ! بتوں کو پکارنے لگا، بہت دیر تک پکارتا رہا، بادشاہ کے کسی جھوٹے خدا نے جواب نہ دینا تھا نہ دیا۔ اب اس کو اندازہ ہو گیا کہ میں ہی غلط تھا، مجھے تو ایمان لے آنا چاہیے تھا، اللہ وحدہٗ لاشریک ایک ہے، اب اس نے گویا دل کی آواز سے رب کو لَبَّیْکَ کہا، کہتا ہے: لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ، لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ۔ اب اللہ کو پکارنا شروع کر دیا۔

اللہ اکبر! گویا اس نے دل سے یہ کہا: یا اللہ! میں حاضر ہوں، شرک چھوڑتا ہوں، تجھے اپنا رب مانتا ہوں، آج کے بعد تیرا ہر حکم مانوں گا۔ اب پتا ہے کیا ہوا؟ جیسے ہی اس نے لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ کہنا شروع کیا، حضرت بکر بن عبد اللہ فرماتے ہیں: ایسی بارش ہوئی ساری آگ بجھ گئی، اب تیز آندھی چلی، ایسی آندھی چلی کہ دیگ اڑنے لگ گئی، دیگ اڑتی ہے، بادشاہ اس میں موجود ہے لیکن! اس کی زبان پر لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ، لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ جاری ہے۔ اڑتے اڑتے وہ دیگ کسی اور بستی میں جا کر گری۔

جس بستی میں گری اتفاق سے وہ بستی بھی غیر مسلموں کی تھی، جب مشرکوں نے سنا کہ لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ کون کہہ رہا ہے؟ وہ تلواریں نکال کر آگئے، جب بادشاہ کے قریب پہنچے تو حیران ہو گئے اڑتی دیگ میں بندہ آیا ہے، کوئی پہنچا ہوا لگتا ہے، کہا: تمہارا ماجرہ کیا ہے؟

اس نے کہا: میں بھی مشرک تھا، میں بھی غیر مسلم تھا مگر جب مجھے اس آگ میں ڈالا تو میں نے رب کو دل سے پکارا، رب نے مجھے نجات دے دی۔ جب سب بستی والوں نے یہ سنا تو پوری بستی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئی۔ (1)

ایک بار پکارنا ہے، جی ہاں! دل سے ایک بار پکارنا ہے۔ کیا پکارنا ہے؟ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اے اللہ! میں حاضر ہوں، تیرا بندہ ہوں۔ تو نے پیدا کیا، تو نے رزق دیا، تو نے ہمیں صحت دی، تو نے سب کچھ دیا، ایمان کی دولت تو نے دی، اے اللہ! میں تیرا بندہ بن کر رہوں گا، میں تیری اطاعت کروں گا، تجھے ناراض کرنے والے کاموں سے بچوں گا۔

رحمن کو لَبَّیْکَ یا شیطان کو!!!

پیارے اسلامی بھائیو! اب میں جو جملہ کہنے جارہا ہوں وہ بڑا سخت ہے، آج حال یہ ہے کہ آج اللہ پاک کو لوگ لَبَّیْکَ نہیں کہہ رہے بلکہ ایسا لگتا ہے شیطان کو لَبَّیْکَ کہتے ہیں، زبان سے نہیں کہتے مگر سچ بتایئے؟ مانتے شیطان کی ہیں۔ صبح ہوئی رب کا حکم تو فجر پڑھنا تھا، ہماری فجر قضا ہوئی، ہم نے اللہ پاک کی بارگاہ میں لَبَّیْکَ کہی یا شیطان کے پاس لَبَّیْکَ کہی؟ ظہر ہوئی وہ قضا ہوئی، کس کو لَبَّیْکَ کہا؟ رحمن کو یا شیطان کو؟ مغرب قضا ہو جاتی ہے، عشاء قضا ہو جاتی ہے، جھوٹ بولتے ہیں، حرام کماتے ہیں، حرام دیکھتے ہیں۔

سوچئے! گناہ کرنے والا یہ کس کو لَبَّیْکَ کہہ رہا ہے؟ افسوس ہوتا ہے اگر پورے دن میں ہم اپنے اعمال لکھیں تو ایسا لگتا ہے کہ دن میں کئی کئی بار شیطان کو لَبَّیْکَ کہہ رہے

1 ... عیون الحکایات، 1/86۔

ہیں ، اللہ پاک کو لَبَّیْکَ نہیں کہہ رہے ، رب کو لَبَّیْکَ کہنے والے کی نماز کیسے قضا ہو جاتی ہے ؟ وہ حرام کیسے کمائے گا ؟ وہ جھوٹ کیسے بولے گا ؟ وہ ظلم کیسے کرے گا ؟ وہ ماں باپ کو کیسے ستائے گا ؟ وہ شراب کیسے پیئے گا ؟ وہ جوا کیسے کھیلے گا ؟ خدارا ! ایسا مت کیجئے ، اللہ پاک کے ہو جایئے ، اللہ پاک یہ ساری دنیا آپ کی کر دے گا ، جی ہاں ! وہ بڑا کریم ہے ، ایسے بزرگ گزرے ہیں جنہوں نے سب کچھ اللہ پاک کی راہ میں قربان کیا تو اللہ پاک نے ان کو ایسی برکتیں عطا فرمائیں جس کا شمار بھی نہیں کر سکتے ۔ سنئے :

توبہ سے جلدی کوئی کام نہیں

آپ نے ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کا نام تو سُنا ہو گا ، اللہ پاک کے ولیوں میں ان کا بہت بڑا نام ہے ، حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ یہ بہت بڑے شہزادے تھے ، آپ کا بہت بڑا محل تھا ۔ ایک بار کیا ہوا ؟ اس محل میں ایک شخص اندر آیا تو لوگوں نے روکا ، درباریوں نے روکا کہ آپ کون ہیں ؟ کیوں جا رہے ہیں ؟ کہا : مجھے اندر جانا ہے ۔ اتنا رعب تھا کہ کوئی روک نہیں سکا ۔ بادشاہ حضرت ابراہیم بن ادھم جو اپنے تخت پر بیٹھے تھے ، پُر جلال چہرے والے بزرگ آئے اور آکر کہا : مجھے یہ مسافر خانہ اچھا نہیں لگا ۔ اب ذرا غور سے سنئے گا :

محل ہے ، لگژری محل ہے اور وہ بندہ آکر کہہ رہا ہے : یہ مسافر خانہ اچھا نہیں لگا ۔ کہا : تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے ، اتنے بڑے محل کو آپ مسافر خانہ کہہ رہے ہیں ، اس نے کہا : یہ بتاؤ ، تم سے پہلے یہاں کون رہتا تھا ؟ کہا : میرے والد رہتے تھے ۔ ان سے پہلے ؟ کہا : میرے دادا رہتے تھے ۔ ان سے پہلے ؟ کہا : میرے پردادا رہتے تھے ۔ بزرگ نے کہا : تو پھر مسافر خانہ کس کو کہتے ہیں ۔ ایک آتا ہے دوسرا چلا جاتا ہے ، دوسرا آتا ہے پہلا چلا جاتا ہے ۔

آپ کا گھر بھی تو مسافر خانہ ہے تھوڑے دنوں بعد تو آپ بھی چلے جاؤ گے۔

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات بڑی جھٹکا لگا گئی۔ آپ نے کہا: میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ اس شخص نے بتایا کہ وہ کوئی اور نہیں خضر علیہ السلام ہیں آپ کی ہدایت کے لیے آئے تھے، حضرت ابراہیم بن ادھم ان کے ساتھ چلے گئے۔ کہا: حضور! آپ اللہ پاک کا راستہ بتا رہے ہیں، میں اس کی طرف چلنے کے لیے تیار ہوں۔

ابھی بھی لوگ کہتے ہیں: یار بس! یہ بیان بالکل صحیح ہو رہا ہے، یار بس! وہ 5-7 سال ذرا کام کو ٹائم دے دوں، فیملی کو ٹائم دے دوں، عیاشی کر لوں، جوانی گزار لوں پھر میں نے اللہ اللہ ہی کرنا ہے، میرا اور کام کیا ہے، خدا کے بندو! شیطان یہی تو چاہتا ہے کہ آپ اب بھی توبہ نہ کریں، کئی لوگ توبہ کے انتظار میں ہی دنیا سے چلے گئے، کیا جوانوں کو موت نہیں آتی؟

حضرت خضر علیہ السلام نے، حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کو پتا ہے کیا کہا: جب حضرت ابراہیم بن ادھم نے کہا: تھوڑا ٹائم دے دیں، تھوڑے مملکت کے معاملات ختم کر دوں پھر میں آپ کے ساتھ عبادت کے لیے چل پڑوں گا۔ آپ نے فرمایا: جو کام میں تمہیں کہہ رہا ہوں اس سے جلدی کا کوئی کام نہیں، باقی سب بعد میں کرنا۔ آپ کو بات سمجھ آگئی آپ نے اپنا شاہانہ لباس اتارا، چرواہے کو دے دیا، خود چرواہے والا، غریبوں والا لباس پہن لیا، جنگل میں نکل گئے اور عبادت و ریاضت میں مصروف ہو گئے۔[1]

---

1 ... سبع سنابل، ص 221۔

خدا کا ہو کر تو دیکھئے

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک دن حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ دریائے دجلہ کے کنارے بیٹھے تھے اور اپنے لباس کو خود پیوند لگا رہے تھے ایک شخص قریب سے گزرا اس نے کہا: حضور! ایک وقت تھا آپ کے ٹھاٹھ تھے، بادشاہت تھی، کثیر غلام تھے۔ آج آپ اپنی گدڑی خود ہی سی رہے ہیں، کیا ملا آپ کو یہ سب چھوڑ کر؟

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے زبان سے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ عمل سے جواب دیا، حضرت ابراہیم بن ادھم کے ہاتھ میں ایک سوئی تھی جس سے آپ گدڑی سی رہے تھے، آپ نے سوئی اٹھا کر پانی میں ڈال دی، دریائے دجلہ میں ڈال دی اور فرمایا اے مچھلیو! میری سوئی نکال کر دو۔ بہت ساری مچھلیاں پانی پر آئیں اور سب کے منہ پر سونے کی سوئی تھی، کہا: حضرت یہ لے لیں، آپ نے فرمایا: نہیں! مجھے میری سوئی چاہیے۔ پھر ایک مچھلی آئی اس نے آپ کی سوئی لا کر دی پھر آپ نے فرمایا: بتاؤ وہ حکومت اچھی تھی یا یہ حکومت اچھی ہے؟[1]

وہ کہ اس دَر کا ہوا خلق خدا اس کی ہوئی
وہ کہ اس دَر سے پھرا اللہ اُس سے پھر گیا

یاد رکھئے گا

1 ... تذکرۃ الاولیاء، ص82۔

ان کے جو غلام ہوگئے وقت کے امام ہوگئے
نام لیوا ان کے جو ہوئے ان کے اونچے نام ہوگئے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہم کس کے بندے ہیں؟ لَبَّیْکَ کس کو کہنی ہے؟ بات کس کی ماننی ہے؟ مکہ مدینہ تو جائیں گے ان شاء اللہ! وہاں لَبَّیْکَ کہیں گے مگر اس سے پہلے اعمال بھی تو ایسے کیجئے کہ بلاوا بھی آجائے، رب راضی ہو جائے۔

رب بخشنا چاہتا ہے مگر ہم۔۔۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں، سنئے! رب فرماتا ہے: اِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا فرمایا اگر میرا بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک گز بڑھتا ہوں: وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ بَاعًا اگر بندہ میری طرف ایک گز بڑھتا ہے تو میری رحمت ایک میل بڑھ جاتی ہے۔

فرمایا: وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً[1] اگر بندہ میری طرف چل کر آتا ہے، رب فرماتا ہے: میری رحمت اس کی طرف دوڑ کر آتی ہے۔ جی ہاں! میرا رب تو چاہتا ہے، اللہ پاک کی رحمت تو چاہتی ہے کہ ہم بخشے جائیں مگر ہم ہیں جو اس کی رحمت کی طرف بڑھتے نہیں۔

رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا
جے اِک قطرہ بخشیں مینوں کم بن جاوے میرا

1 ... بخاری، 4/541، حدیث: 7405۔

جے میں ویکھا عملاں ولے کجھ نئیں میرے پلے
جے میں ویکھاں رحمت ربّ دی بلے بلے بلے

حضرتِ علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک روایت نقل کرتے ہیں: اللہ کریم ہر روز اپنے بندوں کو پکارتا ہے، یہ عبرت ناک پکار ہے، اس کو ذرا غور سے سنئے گا اور اس پکار سے عبرت لیجئے گا، اللہ پاک روزانہ اپنے بندوں کو پکارتا ہے: اِبْنَ آدَمَ! مَاانْصَفْتَنِیْ اے بن آدم! تو نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا، اَذْکُرُکَ وَتَنْسَانِیْ میں تمہیں یاد کرتا ہوں تم مجھے بھول جاتے ہو، وَاَدْعُوْکَ اِلَیَّ وَتَذْھَبُ اِلٰی غَیْرِیْ میں تمہیں اپنی طرف بلاتا ہوں تم دوسروں کی طرف جاتے ہو وَاَذْھَبُ عَنْکَ الْبَلَایَا وَاَنْتَ مُعْتَکِفٌ عَلَی الْخَطَایَا میں تم سے بلائیں دور کرتا ہوں اور تم خطاؤں پر کمر بستہ رہتے ہو، اے آدم کی اولاد! مَا اِعْتِذَارُکَ غَداً اِذَا جِئْتَنِیْ جب تمہارا یہ حال ہے کہ میں تم سے بلائیں دور کرتا ہوں تم خطاؤں پر رہتے ہو، میں تمہیں یاد کرتا ہوں تم مجھے بھول جاتے ہو، میں تمہیں پکارتا ہوں تم غیروں کی طرف جاتے ہو، تو کل روزِ قیامت جب تم میری بارگاہ میں آؤ گے تو تمہارے پاس کیا عذر ہو گا؟[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ کیسی عبرتناک پکار ہے۔ کاش! ہم اس کو سمجھیں۔ آیئے! آج یہ ذہن بنا کر جایئے کہ میں نے دل کی گہرائیوں سے روز اپنے رب کی بارگاہ میں لَبَّیْکَ کہنا ہے، اِدھر مؤذن فجر کی اذان دے گا، اُدھر میں نے لَبَّیْکَ کہہ کر مسجد میں حاضر

1 ...شرح حدیث لبیک اللھم لبیک، ص27۔

ہو جاتا ہے، اِدھر ظہر کی اذان ہو گی میں نے دل میں لَبَّیْكَ کہنا ہے: اے اللہ! میں حاضر ہوں نماز کے لئے حاضر ہوں۔ آپ کے سامنے حرام روزی آرہی ہے، آپ نے حرام روزی کو ٹھکرانا ہے، رب کی بارگاہ میں کہنا ہے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ مولا! میں حرام نہیں کماؤں گا، حرام کام کرنے کو جی چاہے، کوئی دوست بلائے، شیطان ورغلائے، نہیں!! نہیں!! میں لَبَّیْكَ کہہ چکا ہوں، میں اللہ کا بندہ ہوں، حرام کی طرف نہیں جاؤں گا۔ ذکر کیجئے، درود پڑھئے اور زندگی سنتوں کے مطابق گزاریئے اس طرح کی جب زندگی گزاریں تو پھر ان شاء اللہ! قبر میں بھی چین ہو گا، محشر میں بھی چین ہو گا اور اللہ پاک نے چاہا مکے مدینے کی حاضریاں اور وہاں جاکر بھی لَبَّیْكَ پڑھنا نصیب ہو گا۔ اللہ مجھے اور آپ کو اپنی اطاعت والی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج کے دور میں اللہ پاک کی بارگاہ میں لَبَّیْكَ کہہ کر اطاعت والی زندگی گزارنا ہے تو اس کا موقع مجھے اور آپ کو دعوت اسلامی دیتی ہے ہم دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیں جہاں گویا عملی طور پر، پریکٹیکلی ہمیں لَبَّیْكَ کہنے کا موقع ملتا ہے، نمازوں کا موقع ملتا ہے، قافلوں کا موقع ملتا ہے، اجتماع میں آتے ہیں، اللہ پاک کی محبت دل میں بڑھتی ہے، ارے رب! سے محبت نہیں کریں گے تو کس سے محبت کریں گے؟ جو ہماری ماں سے کئی گنا زیادہ ہمیں چاہنے والا ہے، اس سے ہمیں حقیقی پیار ہونا چاہیے۔ اللہ کریم ہمیں اس دینی ماحول میں وابستگی بھی عطا فرمائے اور اس دینی ماحول کی برکت سے اللہ پاک اپنی محبت سے ہمارے دلوں کو لبریز فرمادے۔ کیا پیاری بات میرے

شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری فرماتے ہیں: اسی شعر پر، اسی دعا پر میں اپنے بیان کو ختم کرتا ہوں ہاتھ اٹھایئے اور مل کر دعا کرتے ہیں:

محبت میں اپنی گما یاالٰہی | نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی
رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں | پلا جام ایسا پلا یاالٰہی
تو مکّہ مدینہ دکھا یاالٰہی | مدینے کی گلیاں دکھا یاالٰہی

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

10 مئی 2024

DOHS، جنرل کالونی نیشنل اسٹیڈیم، کراچی، پاکستان

حضرت ابراہیم اور فلسفۂ قربانی

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں
- خوفناک آگ
- لاجکس کی بیماری
- بیٹے کی جدائی کی قربانی
- مثالی خواتین
- جہاں پانی وہاں آبادی

Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درودِ پاک کی فضیلت

میرے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، فضائل درود میں بے شمار احادیث ہیں، بے شمار واقعات ہیں۔ درود پاک کے اتنے فضائل ہیں کہ ہم بیان کرتے چلے جائیں، شاید کئی راتیں گزر جائیں مگر درود پاک کے فضائل کو بیان نہیں کیا جاسکتا ہے، ایک نشست میں کمپائل نہیں کیا جاسکتا لیکن! اگر میں بحیثیت مسلمان، Being a Muslim آپ سے سوال کروں ؟ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہم کیا چاہتے ہیں؟ ہماری زندگی میں کیا کیا خواہشیں ہیں؟ مرتے وقت اور قیامت کے دن میری کیا آرزو ہیں؟ کبھی اکیلے میں بیٹھ کر لسٹ بنائیں کہ میں کیا کیا چاہتا ہوں؟ دنیا میں مجھے یہ مل جائے، مرتے وقت یہ ملے، قبر میں یہ ملے اور محشر میں یہ مل جائے تو اب میں کچھ حدیثوں کا عطر اور عرق یوں سمجھئے کہ ایک فضائل درود کا گلدستہ آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں کہ یہ تمام باتیں حدیثوں میں، روایتوں میں اور بزرگان دین کے اقوال میں موجود ہیں:

❁ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی روزی میں برکت ہو تو درودِ پاک پڑھئے، ہر جملے کے بعد سبحان اللہ بھی کہتے جایئے۔ ❁ آپ چاہتے ہیں کہ آپ دنیا میں ذلت و رسوائی سے

بچیں تو آپ درودِ پاک پڑھیں۔ آپ چاہتے ہیں دنیا میں ٹینشن اور پریشانیاں آپ سے دور ہو جائیں تو درودِ پاک پڑھیئے۔ آپ چاہتے ہیں آپ کی عزت میں اضافہ ہو تو آپ درودِ پاک پڑھیئے۔ آپ چاہتے ہیں کہ مرتے وقت آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار نصیب ہو تو درودِ پاک پڑھیئے۔ آپ چاہتے ہیں کہ آپ ایسا دیکھیں کہ جانِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے ہاتھوں سے آپ کو قبر میں اتار رہے ہیں تو درودِ پاک پڑھیئے۔ آپ چاہتے ہیں کہ قبر نورِ مصطفیٰ سے جگمگا جائے، قیامت تک قبر میں نبی پاک کے جلوے ہوں تو درودِ پاک پڑھیئے۔ قیامت کے دن میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہاتھوں جامِ کوثر پینا چاہتے ہیں تو درودِ پاک پڑھیئے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لواءُ الحمد تلے اُٹھنا چاہتے ہیں تو درود پاک پڑھیئے۔ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ جنت میں جانا چاہتے ہیں تو درودِ پاک پڑھیئے۔ بار بار مدینے جانا چاہتے ہیں تو درودِ پاک پڑھیئے بلکہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا خواب میں دیدار کرنا چاہتے ہیں تو درودِ پاک پڑھیئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب مجھے بتائیں کچھ رہ گیا ہے؟ بطور مسلم، Being a Muslim جو زندگی میں چاہیے، جو موت کے وقت چاہیے اور جو قیامت کے دن چاہیے اور کچھ رہ گیا ہے جو باقی ہے؟ اگر روزی میں اضافہ ہو، عزتیں محفوظ رہیں، ٹینشن ریلیز رہے، برکتیں ملتی رہیں، ایمان والی موت ملے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ جنت میں داخلہ مل جائے تو پھر ایک مسلمان کو اور کیا چاہیے۔ اور یہ تمام فضائل مختلف حدیثوں میں موجود ہیں یوں سمجھیں کہ میں نے کئی حدیثوں کا مجموعہ یا اس کا عطر آپ کے

سامنے پیش کر دیا کہ یہ تمام اعزاز، تمام **Rewards**، یہ تمام فضائل ہمیں حدیثوں میں ملتے ہیں کہ درود پاک اس قدر کمال کا وظیفہ ہے یعنی میری ہر مشکل، ہر پریشانی، میرے ہر مسئلے کا حل درود پاک میں موجود ہے۔ شاعر جبھی تو کہتے ہیں

دکھوں نے تم کو جو گھیرا ہو تو درود پڑھو
جو حاضری کی تمنا ہو تو درود پڑھو

درود پاک تو ہمیں دکھوں سے بچاتا ہے، بہت ساری پریشانیاں دور کرتا ہے لیکن ایک مسئلہ یہ ہے کہ ہم درود پاک کے فضائل سنتے تو ہیں، کبھی کبھی جوش آتا ہے تو پڑھ بھی لیتے ہیں مگر اس کو مستقل نہیں اپناتے، درود پاک کو **Continue** نہیں کر پاتے۔ تو مستقل پڑھنے کا کوئی نظام بنائیں۔ اپنی زندگی میں اس کا کوئی ٹائم رکھیں، اس کو اپنے شیڈول میں ڈال دیں کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے ایک مخصوص تعداد میں میرے درود پاک ہو جانے چاہئیں۔ 100 بار، 200 بار، اللہ توفیق دے تو کم از کم 313 بار پڑھ لیں۔ ہزار بار پڑھنے والے بھی ہیں، 2 ہزار بار بھی پڑھنے والے ہیں، تو پڑھیں اور ان شاء اللہ! اس کی برکتیں آپ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھیں گے۔ اللہ پاک مجھے بھی اور آپ کو بھی کثرت سے درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ با آواز بلند درود پاک پڑھ لیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آج کے بیان کا خاص موضوع، جو مین ٹاپک ہے وہ ایک ایسی عظیم ہستی کے بارے میں ہم نے جاننا ہے کہ جن کا جب بھی نام لیتے ہیں تو سر ادب سے جھک جاتا ہے۔ یعنی اسلام کی سب سے سر فہرست شخصیت، مقدس ہستی میں ان کا نام آتا ہے یعنی اس سے بڑھ کر ان

کی فضیلت کیا ہو گی کہ پوری کائنات میں اللہ رب العالمین کی مخلوق میں سب سے افضل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں۔

بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر

جانِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی وجہِ تخلیق کائنات ہیں مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد اگر کائنات میں کوئی سب سے زیادہ افضل ہے تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ اب میں ایک بڑی انوکھی اور یونیک بات بتانے جارہا ہوں، میں امید کرتا ہوں اس اجتماع میں ماشاءاللہ !اسٹوڈنٹس بھی بیٹھے ہوں گے، انٹلیکچولز (Intellectuals) بھی بیٹھے ہیں، کاروباری حضرات بھی بیٹھے ہوں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جہاں بہت سارے کمالات ہیں وہیں ایک اعزاز یہ بھی ہے کہ چاروں آسمانی کتابوں توریت، زبور، انجیل اور قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے۔ اور ان چاروں مذہب میں حضرت ابراہیم کا ادب اور پیروی کا حکم بھی ہے۔[1]

جی ہاں! یہ بڑی کمال کی بات ہے یعنی ہم کہہ سکتے ہیں کہ آسمانی کتب اور آسمانی مذہب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بڑی عزت ہے اور انہیں بڑا مقام حاصل ہے۔

حضرت ابراہیم کی خصوصیات

آپ کا نام ابراہیم ہے۔ اِبْراہیم سُریانی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب ہے اَبٌ رَحِیْمٌ یعنی مہربان باپ۔ اس سے آپ کے نام کو یوں سمجھئے کہ نسبت حاصل ہے۔ حضرت ابراہیم

1 ... تفسیر نعیمی، 1/618۔

کے بہت سارے فضائل ہیں بلکہ یوں سمجھئے کہ اس دنیا میں بہت ساری چیزوں کا آغاز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعے ہوا ہے۔ آپ ابو الانبیاء بھی کہلاتے ہیں یعنی آپ اپنے بعد آنے والے تمام نبیوں کے والد ہیں[1] یعنی آپ کے بعد جتنے بھی نبی اس دنیا میں آئے سب کے والد آپ ہیں وہ آپ ہی کی نسل سے آئے اور آپ نے کعبے کی تعمیر کے بعد یہ دعا بھی کی تھی کہ اے اللہ! میری نسل میں، میری اولاد میں وہ نبی عطا فرما جو آخری نبی ہیں۔ تو سبحان اللہ باقی انبیاء بھی اور خود سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

ایک بڑی اور خوبصورت بات جو شاید لوگوں کو نہ معلوم ہو کہ تمام نبیوں میں سب سے زیادہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے شکل میں مشابہت حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں بلکہ خود نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جس کو ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا ہو وہ مجھے دیکھ لے[2] یعنی نبی پاک سے چہرہ انور میں بھی آپ کی ایسی ہی مشابہت تھی اور جو میں نے آپ کو کہا کہ آپ کی طرف سے کچھ چیزیں ایسی ہیں جو اولین ہیں یعنی آپ سے شروع ہوئی ہیں ان میں سے چند باتیں یہ ہیں:

حضرت ابراہیم کی اولیات

سب سے پہلے دنیا میں آپ کے بال سفید ہوئے۔ پہلے کسی کے بال سفید نہیں ہوتے تھے۔ سب سے پہلے آپ ہی نے اپنے بالوں میں مہندی کا خضاب لگایا۔ سب سے

1 ...بہار شریعت، 1/52۔
2 ...مسلم، ص91، حدیث:271

پہلے سلا ہوا پاجامہ آپ نے زیب تن فرمایا، آپ سے پہلے لوگ تہبند پہنتے تھے آپ کے بعد پھر ساری دنیا میں سلا ہوا پاجامہ پہننا شروع ہوا۔ آپ نے ہی سب سے پہلے منبر پر خطبہ پڑھا۔ سب سے پہلے آپ نے راہِ خدا میں جہاد کیا سب سے پہلے مہمان نوازی کی رسم آپ نے شروع کی[1] بلکہ مہمان نوازی کا عالم تو یہ تھا کہ آپ روزانہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کے دستر خوان پر کوئی مہمان نہیں ہوتا تھا۔ آپ گھر سے باہر نکل جاتے اور مہمان ڈھونڈتے جب تک مہمان نہیں ملتا آپ کھانا نہیں کھاتے تھے۔ آپ نے اپنا گھر بھی سڑک پر یوں سمجھئے کہ شاہراہ پر بنایا تھا تاکہ کوئی نہ کوئی بندہ مل جائے۔[2] نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا لقب حبیب اللہ ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب خلیل اللہ ہے، خلیل کا مطلب کیا ہے؟ خلیل کہتے ہیں دوست کو یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے دوست ہیں۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں

آپ کو خلیل اللہ کا لقب کیسے ملا؟ یہ بھی بڑے کمال کا واقعہ ہے۔ ایک بار کھانے کا ٹائم ہوا تو آپ نے مہمان کو بہت ڈھونڈا، ڈھونڈتے رہے کوئی مہمان نہیں ملا۔ واپس آئے تو آپ کے گھر میں ایک شخص موجود تھا۔ آپ نے کہا: میرے گھر میں آپ کیسے آگئے؟ کس کی اجازت سے آئے؟ کیسے آئے؟ تو کہا: میں انسان نہیں ہوں میں فرشتہ ہوں، آپ نے فرمایا: اچھا! کس لیے آئے ہو؟ کہا: اللہ پاک کا پیغام لے کر آیا ہوں، اللہ نے ایک بندے

---

1 ... مرقاۃ المفاتیح، 8/265۔
2 ... تفسیر خازن، 1/434۔

کو اپنا دوست بنالیا ہے، خلیل بنالیا ہے۔ آپ بڑے خوش ہوئے، آپ نے فرمایا: جلدی بتاؤ وہ بندہ کون ہے؟ اگر اس کا گھر بہت دور بھی ہو اتب بھی سفر کر کے اس کے پاس جاؤں گا اور اس سے ملوں گا جس کو رب نے خلیل بنالیا ہے۔ تو فرشتہ عرض کرتا ہے: حضور! اللہ نے کسی اور کو نہیں بلکہ آپ ہی کو اپنا خلیل بنایا ہے۔ آپ کہتے ہیں: مجھے خلیل کیوں بنالیا؟ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! اب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عاجزی بھی دیکھیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اتنے واقعات ہیں یقین کریں قرآن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اتنے واقعات ہیں کہ آپ کی قربانیاں ہیں، آپ کی آزمائشیں ہیں یعنی اگر ہم دیکھیں تو ہماری بہت ساری عبادتیں اس خاندان کے صدقے سے ہیں۔ صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی نہیں بلکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام، بی بی ہاجرہ یعنی اس فیملی نے دنیا کے اندر کام کئے ہیں اور اس بنا پر یہ فیملی اللہ پاک کو کتنی پسند ہے کہ آج 5 ہزار سال سے بھی زیادہ ٹائم ہو گیا مگر آج بھی مسلمان ان کی یاد کو کیسے مناتے ہیں، کتنے شوق سے مناتے ہیں، ہماری قربانی، ہمارا حج، ہمارا عمرہ، ہم جو زم زم پیتے ہیں یعنی اگر آپ دیکھتے چلے جائیں تو ہماری کتنی ایسی عبادتیں ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کی ہم یاد میں کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ ایک الگ موضوع ہے، ان شاء اللہ اس پر بات کریں گے، اس پر بھی ان شاء اللہ! Discuss کرتے ہیں کہ یادیں کیوں باقی رکھی گئیں یہ بھی بہت خوبصورت موضوع اور Topic ہے۔

بہر حال پھر فرشتے سے آپ نے پوچھا کہ میں نے ایسا کیا کام کر دیا کہ اللہ پاک نے

مجھے اپنا دوست بنالیا؟ تو کہا: آپ کے بہت سارے اوصاف ہیں لیکن جس وصف کو یہاں اجاگر کیا گیا، جس وصف کو **Highlight** کیا گیا کہ فرمایا: آپ لوگوں کو عطا کرتے ہیں اور ان سے کوئی سوال نہیں کرتے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! تو یہ بات بھی سیکھنے کو ملی کہ اللہ پاک کو یہ ادا کتنی پسند ہے کہ بندہ کسی کے آگے سوال نہ کرے بلکہ وہ کہتے ہیں: بس! دینے والا ہاتھ ہو، مانگنے والا ہاتھ رب کو پسند نہیں ہے۔ بدقسمتی سے کچھ لوگ تھوڑی سی مشکل میں آتے ہیں، تھوڑے سے مسائل میں آتے ہیں تو فوراً نکل پڑتے ہیں کہ کسی سے میں مدد لے لوں، انسان میں خودداری ہونی چاہیے، اللہ پاک کو یہ بڑا پسند ہے پھر اللہ پاک اس کو نوازتا بھی ہے۔ وہ کہتے ہیں ناں:

کسی کا احسان کیوں اٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تم ہی سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے

اللہ اور اس کے رسول کی طرف توجہ ہو، دنیا والوں کو نہ بتایا کریں۔

سب سے پہلے آپ ہی نے ملاقات میں لوگوں کو گلے لگایا[2] حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے ثرید بنایا۔[3]

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرت کو ہم اگر پڑھتے ہیں تو بہت سارے تاریخی واقعات

---

1 ... تفسیر ابن ابی حاتم، 4/1075۔
2 ... مرقاۃ المفاتیح، 8/265۔
3 ... یہ ایک قسم کا کھانا ہے جس میں روٹی کو شوربے میں بھگو کر کھاتے ہیں۔ سگ عطار عبد الحبیب عطاری۔

ہیں، قرآن شریف میں بھی کئی واقعات ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرت اتنی شاندار ہے کہ ایک اجتماع میں تو ان کی سیرت بیان نہیں ہو سکتی ہے ان کی مختصراً سیرت بیان کرنے کے لئے کم سے کم 4 پروگرام ہوں تب جاکر شاید آپ کی سیرت کا احاطہ ہو جائے، آپ کی سیرت کا احاطہ کرنا پھر بھی اتنا آسان نہیں ہو گا لیکن! میں مختصراً اہم اہم چیزوں کو بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

حضرت ابراہیم کی جوانی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جوانی سے شروع کرتے ہیں، آپ نے بہت طویل عمر پائی، ایک روایت کے مطابق 175 سال اور ایک روایت کے مطابق 200 سال آپ اس دنیا میں رہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر 18 سال ہو گی، آپ ایک ایسے علاقے میں رہتے ہیں جہاں لوگ بتوں کی پوجا کر رہے ہیں اور آپ اللہ وحدہ لاشریک کو اپنا رب مانتے ہیں، آپ نے بتوں کی طرف بالکل بھی نظر نہیں کی، التفات نہیں، توجہ نہیں۔ وہ لوگ آپ کو بہت کہتے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ آیا کریں آپ نے کہا: نہیں میں تمہارے بتوں کو برا سمجھتا ہوں، میں تو اللہ پاک کی عبادت کرتا ہوں۔

وہ لوگ ہر سال ایک میلہ مناتے تھے اور اس میلے میں کیا ہوتا تھا معاذ اللہ! وہ ناچ گانے، رنگ رلیاں یہ سب مناتے تھے، تو اب کیا ہوا، جب میلے کا دن آیا تو آپ کو بھی دعوت دی، آپ نے کہا: میں تو نہیں آتا، جب سارا گاؤں، سارے لوگ چلے گئے تو آپ اکیلے تھے، آپ بت خانے میں چلے گئے، جب آپ بت خانے میں گئے تو وہاں چھوٹے بھی بت تھے، بڑے بھی بت تھے، آپ کو بڑا غصہ آیا کہ یہ اپنے ہاتھ سے ہی بناتے ہیں اور اسی

کو پوجتے ہیں، آپ نے کلہاڑا اٹھایا اور بتوں کو توڑنا شروع کیا۔ کسی کی ناک کاٹ دی، کسی کا ہاتھ کاٹ دیا، کسی کا پیر کاٹا اور آخر میں کلہاڑا سب سے بڑے بت کے کاندھے پر رکھ دیا۔

بت کس نے توڑے؟

جب وہ لوگ میلے سے ناچ گانے، رنگ رلیاں منا کر آئے اور اپنے بت خانے میں گئے تو سب ہکا بکا کہ یہ کیا ہوا؟ ہمارے خداؤں کو توڑ پھوڑ کے رکھ دیا؟ کس نے کیا یہ؟ تو سب لوگوں نے کہا ایک ہی بندہ ہو سکتا ہے جو نوجوان ہمارے محلے میں ہے، وہ ہمارے بتوں کو نہیں مانتا، وہ عجیب عجیب باتیں کرتا ہے، کسی اور خدا کی باتیں کرتا ہے ان کو تو وہ باتیں عجیب لگ رہی تھیں، تو کہا: اسی نے کیا ہو گا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلایا گیا کہ آپ نے یہ کیا ہے؟ آپ نے کہا: مجھ سے کیوں پوچھتے ہو یہ تمہارا سب سے بڑا بُت ہے کلہاڑا بھی اسی کے کاندھے پر رکھا ہے اسی سے پوچھ لو؟

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور تو کیجئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس شاندار طریقے سے لوگوں کو پورا پریکٹیکل کر کے بتا دیا کہ جن کو پوجتے ہو ان کو تو کسی نے توڑ پھوڑ دیا ہے اور تمہارا سب سے بڑا خدا موجود ہے اسی سے پوچھ لو جو تمہارا باطل خدا ہے۔ ان لوگوں نے کہا: یہ تو جواب نہیں دیتا، ہمارا خدا تو نہیں بتا سکتا کہ کس نے توڑا ہے؟ کس نے مارا ہے؟

اللہ اکبر! اب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو ان سے خوبصورت گفتگو کی، یوں سمجھ لیجئے کہ وہ ایک قسم کا مناظرہ بھی تھا، ایک نیکی کی دعوت بھی تھی۔ اب آپ نے جو جملے کہے ذرا سنیے، وہ جملے قرآن میں موجود ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكُمْ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَضُرُّكُمْ ﴿۶۶﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَ لِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

(پ:17، انبیاء:66-67)

ترجمہ کنزُ العِرفان: ابراہیم نے جواب دیا: تو کیا تم اللہ کے سوا اس کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں نفع دیتا ہے اور نہ نقصان پہنچاتا ہے۔ تم پر اور اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو ان پر افسوس ہے۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں؟

ہدایت کی بات پر سزا

ذرا غور کیجئے! کتنے خوبصورت الفاظ ہیں، اگر ہدایت والے دل ہوتے تو سمجھ جاتے کہ ہم کر کیا رہے ہیں؟ اسی لئے کہا جاتا ہے: دلوں پر مہر ہو تو سامنے کی بات بھی سمجھ نہیں آتی اور آج بھی کچھ لوگوں کے ساتھ ایسا ہی ہے، آپ انہیں قرآن سنا دیں، حدیث سنا دیں، انہیں بزرگان دین کے اقوال سنا دیں لیکن انہوں نے نہیں ماننا تو نہیں ماننا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی بڑا ہی خوبصورت عملی نمونہ دیا، انہیں بہترین Demonstration دیا مگر وہ تو آپے سے ہی باہر ہو گئے، کہتے ہیں: اس نوجوان کو پکڑو اور اس کو جلا دو۔ قرآن میں الفاظ موجود ہیں:

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ

(پ:17، انبیاء:68)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بولے: ان کو جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔

آگ میں جلنے کی قربانی

ایک 18-20 سال کے نوجوان کو جلانا ہے تو چھوٹی سی آگ کافی تھی مگر ان کو خوف کتنا تھا

انسانی تاریخ تو کیا، کائنات کی تاریخ میں اس سے پہلے اتنی بڑی آگ نہیں لگائی گئی تھی، کئی دن تک بہت ساری لکڑیاں جمع کی گئیں پھر آگ لگائی گئی، اتنی بڑی آگ تھی کہ وہ نو فلائنگ زون بن گیا تھا، کوئی پرندہ بھی اوپر سے نہیں گزر سکتا تھا جو پرندہ گزرتا وہ بھی جل جاتا تھا۔ اب اس آگ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈالنا تھا تاکہ خوف پیدا ہو، آپ اپنے عقیدے سے پھر جائیں مگر سبحان اللہ آپ کی زبان پر تو اللہ کا ہی نام تھا، اللہ کی ہی حمد وثنا تھی اور آپ اللہ رب العالمین کے گیت گا رہے تھے۔

مدد کو فرشتے آگئے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بارش کا فرشتہ آیا اس نے عرض کی: اے ابراہیم! ہمیں حکم دیں ہم ابھی بارش برساتے ہیں آگ بجھ جائے گی۔ آپ نے کہا: نہیں میرا رب دیکھ رہا ہے مجھے تمہاری مدد کی حاجت نہیں۔ ہوا کا فرشتہ آیا، ابراہیم! ہمیں آرڈر کریں ہم ہوا چلاتے ہیں آگ بجھ جائے گی۔ کہا: رب دیکھ رہا ہے اگر رب کی مرضی ہوگی تو وہ مدد کرے گا باقی میں رب کی رضا پر راضی ہوں۔[1]

وہ راضی تو میں راضی

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر 18-20 سال ہے اور آپ کے توکل کا مرتبہ دیکھئے، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکنے کی تیاری ہونے لگی تو جبریل امین علیہ السلام آگئے، کہتے ہیں: اے ابراہیم! آپ ہم سے مدد نہیں لے رہے، اللہ

1 ... خزائن العرفان، پ17، انبیاء، آیت: 68۔

پاک سے تو کہہ دیں، اللہ سے تو عرض کر دیں، لیکن آپ کا لیول یہ تھا، آپ فرماتے ہیں: رب دیکھ رہا ہے ناں اگر اس نے مدد کرنی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ میں اس امتحان کے لئے راضی ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس بات کو سمجھنے کی کوشش کیجئے، بعض اوقات جو ہمیں تکلیف دی جارہی ہوتی ہے تو اس میں رب کی رضا ہوتی ہے، ہمیں آزمایا جارہا ہوتا ہے، ہو سکتا ہے پریشانی اور تکلیف میرے گناہ معاف کرنے کے لئے آئی ہو، میرے درجے بلند کرنے کے لئے آئی ہو مگر ہم ہار جاتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سوچ دیکھئے، پنجابی شاعر کہتے ہیں:

جے سوہنا مرے دُکھ وِچ راضی | میں سکھ نُوں چُلّھے پاواں

شعر کا مطلب: میرا محبوب جب کہ میرے دُکھی ہونے پر خوش ہے تو پھر میں سُکھ چین کو چولہے میں ڈالتا ہوں۔

آگ ٹھنڈی ہوگئی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں: رب دیکھ رہا ہے وہ بڑا کارساز ہے۔ مفسرین نے کتابوں میں لکھا ہے کہ اللہ کی ساری مخلوق نے عرض کی: یا اللہ! دنیا میں ایک ہی تیرا نام لینے والا ہے اگر اسے بھی کچھ ہوگیا تو پھر کون بچے گا؟ مدد فرما۔ اللہ پاک کی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے محبت کا عالَم کیا ہے۔ رب فرماتا ہے: ان سے پوچھ لو کہ تمہاری مدد مانگتے ہیں تو کر دو، ورنہ ہم اس کے کارساز ہیں اور ایسا ہی ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو آپ بے خوف و بے خطر آگ میں چلے جاتے ہیں، اللہ پاک کی طرف سے آگ کو

ڈائریکٹ حکم دیا گیا۔ قرآن میں رب فرماتا ہے:

قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ (پ:17، انبیاء:69)

ترجمہ کنزُ العِرفان: ہم نے فرمایا: اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔

مفسرین قرآن لکھتے ہیں: اگر صرف ٹھنڈی کا کہا جاتا تو یہ آگ اتنی ٹھنڈی ہو جاتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ٹھنڈ لگتی اور تکلیف ہو جاتی۔[1] اس لئے آگ کو ٹھنڈی اور سلامتی والی کہا، حضرت ابراہیم علیہ السلام اس آگ میں کتنی دیر رہے؟ ہم نارمل آگ کے نزدیک جانے کا سوچ بھی نہیں سکتے اگر غلطی سے آگ چھو جائے تو چھالا اور پھوڑا ہو جاتا ہے، کئی دنوں تک یاد دلاتا رہتا ہے بھائی! آگ میں لگ گیا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اس آگ میں ایک روایت کے مطابق 7 دن اور ایک روایت کے مطابق 40 دن رہے۔[2] لوگوں نے تو بس یہ خیال کر لیا تھا کہ بس! اب کھاتا ختم، مسئلہ ختم مگر جب آپ باہر آتے ہیں تو آپ کا بال بھی بیکا نہیں ہوا تھا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس ایک واقعے سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظمت سمجھ آجاتی ہے، اللہ پاک پر بھروسہ کتنا تھا اور اس واقعے نے ہمیں کیا کیا سکھایا۔ شاعر مشرق لکھتے ہیں:

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق | عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

1 ...خازن، 3/282۔
2 ...صاوی، 4/1307۔

لاجکس کی بیماری

ہمیں اس واقعے سے بہترین سبق لینا ہے، یاد رکھئے کہ بہت سارے فیصلے دل سے کرنے ہوتے ہیں، عشق سے کرنے ہوتے ہیں، ہر فیصلہ عقل سے نہیں ہوتا ہے۔ لاجک تو کہتی تھی: جل جاؤ گے، ختم ہو جاؤ گے۔ عشق کہتا ہے: رب راضی تو میں بھی راضی، ہمارے یہاں بھی زندگی میں ہم بہت سارے فیصلے عقل سے کر رہے ہیں معاذ اللہ! اب تو اسلام کے بہت سارے اصولوں پر عقل کی دلیل مانگی جارہی ہے وراثت میں مرد کو 2 حصے اور عورت کو ایک حصہ کیوں دیا جاتا ہے؟ اس کی لاجک کیا ہے؟ عورت کو طلاق کا حق کیوں نہیں ہے؟ مرد کو طلاق کا حق کیوں ہے؟ ارے بھائی! ہم ان لاجکوں میں کب سے پڑ گئے؟ مجھے آسان سا جواب دیجئے، باقی ساری لاجک چھوڑیئے۔ آپ نے اللہ کو دیکھا ہے؟ نہیں دیکھا ہے کیونکہ ہم تو غیب پر ایمان لائے ہیں، اللہ ایک ہے۔ جب اتنی بڑی بات مان لی تو پھر باقی کیا رہ گیا؟ ہم نے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ملاقات نہیں کی مگر ہمیں معلوم ہے میرے آقا تشریف لائے، آخری نبی ہیں۔ ہم نے تو جبریل امین علیہ السلام کو قرآن لاتے ہوئے نہیں دیکھا پھر بھی ہم مانتے ہیں کہ قرآن رب کا کلام ہے، جبریل امین لائے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قلب اقدس پر قرآن نازل ہوا اور یہ لاریب کتاب ہے۔ ہم نے قیامت نہیں دیکھی ہے مگر ہم مانتے قیامت آئے گی، ہمارا ایمان ہے۔ ہم نے کبھی قبر کے اندر کسی کو عذاب اور جزا ہوتے نہیں دیکھا مگر ہمارا ایمان ہے کہ قبر میں یا تو عذاب ہوتا ہے یا جنت کا باغ بنتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اتنی ساری پردے والی، غیب والی، بنیادی باتیں ماننے کے بعد

آج میرے اور آپ کے دلوں میں سوئی چبھوئی جارہی ہے کہ پوچھو! اسلام کا یہ قانون کیوں ہے؟ اس کے پیچھے لاجک کیا ہے؟ یہ باتیں ہر ایک کو سمجھنے کی ضرورت ہے بالخصوص میرے نوجوانوں کو ہمیں اپنے ٹریک سے، اپنے راستے سے ہٹایا جارہا ہے۔ ہم مومن ہیں، ایمان والے ہیں، ہم غیب پر ایمان لائیں ہیں اور ہمارا کام لبیک کہنا ہے، ہمارا کام ایمان لانا ہے۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بُری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

ہم نے پورا طریقہ اور فارمیٹ یاد کیا ہوا ہے کہ ہم تو غیب پر ایمان لانے والے ہیں۔ ہم قیامت پر ایمان لائے، نبی پاک پر ایمان لائے، آسمانی کتابوں پر ایمان لائے مگر آج سوالات اٹھائے جارہے ہیں اور پھر بھولے بھالے مسلمان کنفیوژ اور پریشان ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرت سے سیکھئے، آگ کا کام جلانا ہے، آگ بنی ہی جلانے کے لئے ہے مگر حضرت ابراہیم کا عشق کہتا ہے کہ اگر رب کا حکم اسی میں ہے تو میں اس پر راضی ہوں اور پھر آگ نے کیا جلایا؟ نہیں جلایا ایک اور شعر سنئے، شاعر مشرق نے کیا کمال کی بات کی۔

آج بھی ہو جو ابراہیم کا ایماں پیدا

بس یہی کمی ہے، ہمارے ایمان کا درجہ کم ہو گیا ہے، ہمارا عقیدہ کمزور ہو گیا ہے۔

آج بھی ہو جو ابراہیم کا ایماں پیدا | آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

آج بھی آگ باغ بنے گی مگر ایمان تو لایئے وہ کہتے تو ہیں اگر آج بھی وہ فضائے بدر پیدا کر

دی جائے تو آج بھی فرشتوں کی فوج مدد کے لئے آئے گی مگر بات یہ ہے کہ ایمان کا وہ لیول نہیں رہا۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں زمین پر قطار اندر قطار اب بھی

بہت سارے فیصلے ہم کیلکولیٹر سے کر رہے ہیں، زکوٰۃ دوں گا تو پیسے تو کم ہو جائیں گے پھر مولوی صاحب کہتے ہیں زکوٰۃ کے بعد صدقہ بھی دو، پہلے ہی ڈھائی فیصد بھاری پڑ رہی ہے مزید صدقہ بھی، یہ حدیثیں بھی سناتے ہیں کہ بڑھ جائے گا حالانکہ کیلکولیٹر کہتا ہے کم ہو جائے گا۔ یقین کیجئے ایک ہمارا کیلکولیٹر ہے اور ایک رحمت کا کیلکولیٹر ہے، جی ہاں! ہر چیز لاجک سے نہیں ہوتی اور بڑھنے والی بات تو اتنی واضح ہے، بٹھایئے کسی Accountant کو، اس کا Account بتائے گا کہ زکوٰۃ دو گے تو پیسے کم ہوں گے، صدقہ دو گے تو پیسے کم ہوں گے۔ ایمان کیا ہے؟ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میں قسم اُٹھا کر کہتا ہوں، نبی پاک نے صرف یہ نہیں کہا کہ میں کہتا ہوں بلکہ ارشاد فرمایا، میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے مال کم نہیں ہو گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! بتایئے تو سہی! میں کیلکولیٹر کی مانوں یا اپنے نبی کی مانوں؟ اور جنہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مانی، ان سے پوچھئے ہر سال ان کا پیسہ بڑھتا ہے، ہر سال جو جتنا بانٹ رہا ہے اس کا اتنا multiply ہو رہا ہے۔ کیسے ہو رہا ہے؟ کیلکولیٹر تو کہتا

1 ... مسند احمد، 1/515، حدیث: 1674۔

ہے کم ہوتا ہے مگر کچھ چیزیں کہیں اور بن رہی ہیں، کیلکولیشن کہیں اور ہے، رحمت کی باتیں کہیں اور ہے آپ ایمان تولایئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کیا شاندار ایمان تھا۔ پنجابی شاعر کہتے ہیں:

عشق دے جھلے وی نمبر لے گئے | عقلمنداں ایویں عمراں گالیاں

جو عشق والے ہوتے ہیں ناں وہ نمبر لے جاتے ہیں عقل والے سوچتے ہی رہ جاتے ہیں۔

عقل کو تنقید سے فرصت کہاں | عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

جس دن ہمارا ایمان، ہمارے اعمال عشق پر آ گئے تو پھر آپ دیکھیں کہ ہمیں زندگی میں کبھی کوئی کنفیوژ نہیں کر سکے گا، وسوسہ نہیں دلا سکے گا۔ باتیں تو بہت ساری ہیں مگر اس پورے واقع سے ہم نے توکل سیکھنا ہے۔

توکل کرو رزق ملے گا

حدیث پاک میں آتا ہے: اگر تم اللہ پر توکل کرو جیسا کہ توکل کرنے کا حق ہے۔ اللہ تمہیں ایسے روزی دے گا جیسے پرندوں کو روزی دیتا ہے۔[1] کبھی آپ نے غور و فکر کیا ہے کہ پرندوں کو روزی کیسے ملتی ہے؟ اچھا یہ بھی تو ممکن ہے کہ نبی پاک انسانوں کے متعلق فرمادیتے، جانوروں کے بارے میں فرمادیتے، پرندوں کے بارے میں کیوں فرمایا؟

سبحان اللہ! کیا آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں پرندے کتنے ہیں؟ ایک اندازے کے مطابق اس دنیا میں جتنے جانور ہوتے ہیں، وہ انسانوں سے 10 گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ ہم

---

1 ...ترمذی، 4/154، حدیث: 2351۔

8 ارب ہیں تو جانور 80 ارب ہیں۔ سارے جانور، چوپائے اور جتنے بھی جانور ہیں۔ جتنے بھی زمیں میں کیڑے مکوڑے اور حشرات الارض ہیں ان سب کو بھی شامل کر لیجئے، ان تمام کی تعداد سے 10 گنا زیادہ پرندے ہوتے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ 800 ارب پرندے ہیں۔ اب بتایئے 800 ارب پرندے روز کہاں سے کھاتے ہیں؟ کوئی سپلائی لائن؟ کون انہیں درختوں پر پہنچاتا ہے؟ کسی گھونسلے میں آپ نے کوئی اسٹاک دیکھا کہ یہ کل کا چارہ ہے؟ یہ رات کا چارہ ہے؟ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اس کے لئے چارہ ہے؟ کچھ بھی نہیں جمع کرتے۔ 800 ارب پرندے روز صبح فجر کے بعد بھوکے نکلتے ہیں اور جب شام اپنے گھونسلے میں آتے ہیں تو سب کا پیٹ بھرا ہوا ہوتا ہے سب کو کون کھلا رہا ہے؟

کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے

ایمان تو لایئے، توکل تو کیجئے، جو 800 ارب پرندوں کو روزی دے سکتا ہے پھر میں اور آپ تو اشرف المخلوقات ہیں اور ہماری ٹینشن ہی نہیں ختم ہو رہی کہ کل کیا ہو گا؟ سال بعد کیا ہو گا؟ بچی کی شادی کیسے ہو گی؟ میرے کاروبار کا کیا ہو گا؟ ارے مارکیٹ ڈاؤن ہو رہی ہے، ڈالر اوپر، ڈالر نیچے، اسی ٹینشن میں مر گئے۔ جو رب چیونٹی کو کن اور ہاتھی کو من دے سکتا ہے اس نے مجھ سے بھی وعدہ کیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سیکھئے، اے کاش! توکل نصیب ہو جائے۔

میرا دل مطمئن کر دے

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک بار بڑا کمال کا منظر دیکھا، آپ نے دیکھا کہ ساحل پر ایک شخص ہلاک ہو گیا، اس لاش کو مچھلیوں نے کھایا، جانوروں نے کھایا اور پرندوں نے

بھی کھایا۔ آپ کے ذہن میں خیال آیا کہ یا اللہ! اس بندے کو قیامت کے دن تو کیسے اٹھائے گا؟ آپ کا ایمان تو تھا مگر اس کے جسم کے اجزا تو تین الگ الگ مخلوقات کھا گئیں اور قیامت کے دن اس نے واپس کھڑا ہونا ہے، سبحان اللہ! آپ نے اللہ پاک سے عرض کی:

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى (پ:3، بقرہ:260)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب! تو مجھے دکھا دے کہ تو مُردوں کو کس طرح زندہ فرمائے گا؟

ارشاد ہوتا ہے:

قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ ؕ (پ:3، بقرہ:260)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اللہ نے فرمایا: کیا تجھے یقین نہیں؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی:

قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْ ؕ (پ:3، بقرہ:260)

ترجمہ کنزُ العِرفان: ابراہیم نے عرض کی: یقین کیوں نہیں مگر یہ (چاہتا ہوں) کہ میرے دل کو قرار آجائے۔

قرآن کہتا ہے: رب نے فرمایا:

قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ (پ:3، بقرہ:260)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اللہ نے فرمایا: تو پرندوں میں سے کوئی چار پرندے پکڑ لو۔

چار پرندے لے لئے، اب کیا کرنا ہے؟ رب فرماتا ہے:

فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ

(پ:3،بقرہ:260)

ترجمہ کنزُ العِرفان: پھر انہیں اپنے ساتھ مانوس کرلو پھر ان سب کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دو پھر انہیں پکارو تو وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے اور جان رکھو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

اب ہوا کیا، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ 4 پرندے لیں، اب آپ نے چاروں پرندے الگ الگ لئے۔ مور، کبوتر، مرغ اور ایک گدھ لیا، ان چاروں کو اپنے ساتھ تھوڑا ٹائم رکھا تاکہ وہ آپ سے انسیت پالیں تاکہ چاروں کے بارے میں یہ معلوم بھی ہو جائے کہ یہی 4 پرندے ہیں، کوئی اور پرندے تو نہیں آگئے۔ اس کے بعد آپ نے چاروں کو ذبح کیا، چاروں کا قیمہ بنایا اور چاروں کا قیمہ مکس کر دیا پھر اس قیمے کو تھوڑا تھوڑا 4 پہاڑ پر الگ الگ رکھ دیئے اور چاروں پرندوں کے سر اپنے پاس رکھ لئے، قرآن نے کیا کہا: تم انہیں پکارو۔ اب آگے جاکر بتاؤں گا اس خوبصورت آیت کے اس جز سے کیا سیکھنے کو مل رہا ہے۔ قرآن نے کیا کہا کہ انہیں پکارو تو آپ نے کہا:

یٰۤاَیَّتُهَا الدِّیْكُ اے مرغ! یٰۤاَیَّتُهَا الْحَمَامَةُ اے کبوتر ! یٰۤاَیَّتُهَا النَّسْرُ اے گِدھ ! یٰۤاَیَّتُهَا الطَّاؤُسُ اے مور ! آپ کی پکار پر ان چاروں پرندوں کا قیمہ آسمان میں اڑنا شروع ہوا۔ آج کل گرافکس، انیمیشن کا دور ہے، VFX کا دور ہے، سب کچھ جیسا دل چاہے ویسا دکھایا جاسکتا ہے۔

سنئے! 5 ہزار سال پہلے کا واقعہ قرآن پاک میں موجود ہے کہ کیا ہوتا ہے۔ ان چاروں کا

قیمہ اڑتا ہے یہ بھی یاد رہے کہ ان پرندوں کے سر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس ہے، اب وہ چاروں پرندے بغیر سر کے دوڑتے ہوئے آپ کے پاس آتے ہیں، زندہ ہو جاتے ہیں مگر سر نہیں ہے کیونکہ حضرت ابراہیم نے ہر پرندے کا سر اپنے پاس رکھا تھا، جب وہ بغیر سر کے آئے تو آپ نے سب پرندوں پر ان کا سر لگادیا اور وہ پرندے آکر دانا چگنے لگ گئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی آنکھوں سے مردوں کو زندہ ہونے کا واقعہ دیکھا اور آپ کے دل کو اطمینان اور قرار آیا۔[1]

اور یہ یاد رکھیں: کسی کو شیر کھا جائے، کسی کو مچھلی کھا جائے، کسی کی سمندر میں موت آجائے، معاذ اللہ! کسی کے پرخچے اڑ جائیں کوئی آگ میں راکھ ہو جائے۔ میرا رب سب کے جسم کو ان تمام اعضاء کے ساتھ پھر سے بنادے گا اور وہ قیامت کے دن جمع ہوں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور یہ واقعہ بھی قرآن میں موجود یہاں کیا سیکھنے کو ملا؟ دو تین باتیں ہیں، باتیں بہت ہیں ابھی تو میں حج پر نہیں آیا، کعبے کی تعمیر پر نہیں آیا۔ میں ان شاء اللہ! کوشش کروں گا کہ 15-20 منٹ میں اپنی بات پوری کروں، ان شاء اللہ! ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔ تو بہر حال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس واقعے سے کیا سیکھنے کو ملا۔ پہلی بات میرے رب کی قدرت کیسی ہے؟

بری عادتیں ختم کر دیجئے

دوسری صوفیانہ بات ہے، علماء لکھتے ہیں: یہی 4 پرندے کیوں لئے گئے؟ کبوتر، مور، گدھ

---

1 ... تفسیر قرطبی، 2/225-228۔

اور مرغ۔ چاروں کی ایک ایک بُری خصلت ہے، مرغ کے اندر شہوت بہت ہے۔ کبوتر کو اپنی اڑان پر بڑا ناز ہے، بڑا تکبر ہے، بہت اونچا اڑتا ہے، گدھ لالچی بہت ہے۔ مور کو اپنی خوبصورتی پر بڑا ناز ہے، وہ خوبصورتی کی وجہ سے بڑا فخر محسوس کرتا ہے۔ تو فرمایا یہ چار بری عادتیں ہیں اس کو ذبح کر کے یہ پیغام دیا گیا کہ اگر تم بھی اپنی اونچی اڑان، اپنے اونچے مرتبوں، اپنے اونچے مقام کا تکبر، اپنی خوبصورتی پر گھمنڈ کرنا چھوڑ دو، حرص اور شہوت سے اپنے آپ کو بچالو، لالچ کر کے، دنیا کے مال کے پیچھے اپنا بیڑا غرق نہ کرو۔ اگر ان عادتوں کو ذبح کر دو تو اللہ پاک آج بھی تمہارے دل کو زندہ فرمادے گا اور اس میں نور داخل فرمادے گا۔[1]

قرآنی تعلیم اور مُردوں کو پکارنا

اس واقعے سے ایک عقیدے کی بات بھی معلوم ہوئی، کنفیوژن پھیلانے والے بہت کنفیوژن پھیلاتے ہیں۔ میں تو آج قرآن سے بات کر رہا ہوں، اللہ نے کیا کہا کہ انہیں پکارو! وہ پرندے تو دنیا میں نہیں تھے، مر چکے تھے، قیمہ بن چکا ہے، قیمہ بنے ہوئے پرندوں کو رب کہہ رہا ہے کہ انہیں پکارو۔ حضرت ابراہیم نے کیسے پکارا؟ یٰاَیُّهَا الدِّیْكُ یٰاَیَّتُهَا الْحَمَامَةُ آپ کبوتر کو پکار رہے ہیں، آپ گدھ کو پکار رہے ہیں، قرآن کہہ رہا ہے: پکارو اور نبی پکار رہے ہیں۔ آج نجانے کسی کو یا رسول اللہ سے مسئلہ ہو جاتا ہے کسی کو یا غوث سے مسئلہ کیوں ہو جاتا ہے، حالانکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو یہاں پرندوں کو پکار

1 ... عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص59۔

رہے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس کا کیا مطلب ہوا؟ اگر کوئی دنیا سے چلا بھی جائے تو اس کو پکارنے میں خدانخواستہ کوئی مسئلہ نہیں ہے، خدا سمجھ کر، رب سمجھ کر، اللہ سمجھ کر کوئی تھوڑی پکارتا ہے بلکہ اللہ کے بندے سمجھ کر ہی پکار رہے ہیں، اللہ کی مخلوق سمجھ کر پکار رہے ہیں۔ چلیں اس دلیل کے ساتھ ایک اور دلیل دیتا ہوں جو انتہائی عقلی دلیل ہے، بڑی آسانی سے سمجھ آجائے گی۔ حدیث پاک میں قبرستان جاتے وقت دعا کی تعلیم ارشاد ہوئی ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کونسی دعا کی تعلیم دیتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ

ماشاء اللہ! ہم سب کو یہ دعا یاد ہونی چاہئے، اس دعا میں ایک شاندار پیغام بھی ہے، اور یہ دعا جھنجوڑنے اور ہلانے والی دعا ہے، اے کاش! ہمیں دعا کی سمجھ آجائے تو ہمیں زندگی کا فلسفہ سمجھ آجائے گا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ[1] اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم پہلے چلے گئے ہم بعد میں آنے والے ہیں۔ قبرستان جا کر یہی سمجھ جاؤ کہ یہ قبریں جن کی ہیں کل میری بھی یہاں قبر ہوگی۔ کسی کی قبر پر یہ تختی لگی ہوئی تھی

میں سمجھتا تھا میں بڑا اہم تھا یہی میرا وہم تھا

1 ...ترمذی، 2/329، حدیث: 1055۔

ہم سب نے قبر میں جانا ہے اس دعا سے پہلے تو میسج لیں۔اب عقیدہ بھی سن لیں:یَااَھْلَ الْقُبُوْرِ دنیا کے کسی بھی قبرستان میں چلے جائیں ،سب کو کہتے ہیں: یَااَھْلَ الْقُبُوْرِ قبرستان میں سارے ہی تو اولیا اللہ نہیں ہیں ؟وہاں تو نمازی بھی ہیں، گنہگار بھی ہیں، شرابی بھی ہو گا ،اچھا انسان بھی ہو گا ۔قبرستان میں ہر ایک مسلمان کو یَااَھْلَ الْقُبُوْرِ کہہ کر پکارنا حدیث سے ثابت ہے۔ اگر اللہ کے کسی ولی کو کوئی یا کہہ کر پکارے تو پھر کیا مسئلہ ہے ؟ جب ایک گنہگار آدمی کو بھی قبر میں جا کر آپ یا کہہ سکتے ہیں تو پھر یہ کنفیوژن پھیلانے والی باتیں ہوئیں۔

نبی پاک نے مردہ کفار کو پکارا

یاد رکھئے! چاہے وہ اللہ کا ولی ہے، صحابی ہے، نبی ہے، صاحب مزار ہے اس کو خدا سمجھ کر کوئی نہیں پکار رہا۔وہ اللہ کے بندے ہی سمجھ کر پکار رہے ہیں۔مردوں کو پکارنا یہ میرا آج کا موضوع نہیں ہے ورنہ رمضان میں غزوہ بدر کا واقعہ آپ نے سنا ہو گا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے بدر کے معرکے کے بعد اس کنویں پر تشریف لے گئے جس میں کافروں کی لاشیں پڑی تھیں اور انہیں ان کے نام، ان کے والد کے نام کے ساتھ آواز دے کر ارشاد فرمایا: یَافُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَیَافُلَانُ بْنَ فُلَانٍ نبی کریم نے ان کفار مردوں کو یا کہہ کر پکارا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آ کر عرض کی :یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم!ان مردوں کو پکار رہے ہیں یہ تو مر گئے۔ آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: اے عمر! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم کچھ ان سے زیادہ

نہیں سنتے۔[1] (مگر انہیں طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دیں) تو بہر حال امید ہے آئندہ کسی وسوسہ دلانے والے کے وسوسے میں نہیں آئیں گے۔

دعائے ابراہیمی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر مبارک 200 سال ہوئی۔ اور آپ کو حضرت اسماعیل علیہ السلام 99 سال کی عمر میں عطا ہوئے، جب آپ 99 سال کے ہوئے تب اللہ پاک نے آپ کو بیٹے کی نعمت سے نوازا۔ آپ نے کئی سالوں تک اللہ پاک سے بیٹے کی دعا کی تھی، آپ رب کی بارگاہ میں عرض کرتے تھے: اِسْمَعْ یَا اِیْل، اِسْمَعْ یَا اِیْل اسمع عربی کا لفظ ہے، جس کا مطلب ہے سن لے۔ ایل عبرانی زبان کا لفظ ہے، جس کا مطلب پروردگار۔ اب اِسْمَعْ یَا اِیْل کا مطلب کیا ہوا؟ یا اللہ میری سن لے۔ 99 سال کی عمر میں آپ کو حضرت اسماعیل ملتے ہیں آپ نے ان کا نام ہی اسماعیل رکھ دیا، یعنی جو دعا کرتے تھے وہی نام رکھ دیا۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! میں اس واقعے سے آپ کو ایک خوبصورت پیغام دینا چاہتا ہوں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو 99 سال کی عمر میں بیٹا ملا۔ دعا کون کر رہے ہیں خلیل اللہ! ہم سال دو سال کسی چیز کی دعا کریں کام نہ ہو تو اللہ پاک سے ہی بد ظن ہو جاتے ہیں، میری دعا ہی نہیں سنتا معاذ اللہ، بعض اوقات تو کفریہ کلمہ کہنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اللہ پاک سے ہی ناراض ہو جاتے ہیں، وہ خلیل اللہ ہیں، ان کو 99 سال کی عمر میں بیٹا ملا۔ کوئی شکوہ نہیں تھا۔

---

1 ... بخاری، 3/11، حدیث: 3976۔
2 ... تفسیر نعیمی، 1/688۔

خدارا! اللہ پاک سے تو اچھا گمان رکھئے، کوئی چیز نہیں مل رہی ہوتی تو اس میں ہمارے لئے بہتری ہوتی ہے۔

بیٹے کی جدائی کی قربانی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو 99 سال کی عمر میں بیٹا ملا، آج ہم میں سے اگر کسی کو 10-15 سال بعد بیٹا ملا ہو تو اس بیٹے کے تو پیر زمین پر نہیں رہنے دیتے۔ بھائی! بڑی مرادوں سے ملا ہے، بڑی دعاؤں سے ملا ہے، بڑی مشکل سے آیا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو 99 سال کی عمر میں بیٹا ملا ہے اور ابھی اس بیٹے کی عمر دودھ پینے کی ہے، رب کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ ان کو مکہ کی وادی میں چھوڑ دو۔ اس زمانے میں مکہ آج کی طرح آبادی والا نہیں تھا، کوئی بہت بڑا شہر نہیں تھا بلکہ وہاں تو کوئی بھی نہیں تھا۔ آپ تصور تو کیجئے وہاں تو اس وقت کعبہ کے آثار بھی نہیں تھے، صرف ریگستان، صرف پہاڑ اور دھوپ ہے۔ کوئی درخت نہیں ہے۔ بی بی ہاجرہ ہیں حضرت اسماعیل ہیں اور حکم ہو گیا کہ وہاں چھوڑ کے آجاؤ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں مکہ میں چھوڑ دیا، کچھ کھجوریں دیں، تھوڑا پانی دیا اور آپ واپس آ گئے۔ بی بی ہاجرہ کہتی ہیں: اے ابراہیم! ہمیں چھوڑ کر کدھر جا رہے ہو؟ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر کہا: اے ابراہیم! بتاؤ تو سہی کس کے آسرے چھوڑ کر جا رہے ہو؟ کوئی جواب نہیں۔ تین بار پکارا، وہ خاتون بھی کمال کی ہیں آخر میں کہتی ہیں: بس! یہ تو بتا دو جو آپ ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں یہ اللہ کا حکم ہے؟ حضرت ابراہیم کہتے ہیں: ہاں! رب کا حکم ہے۔ کہا: پھر ٹھیک ہے، اللہ کا حکم ہے پھر ہم راضی ہیں۔ کمال دیکھیں اے کاش! میرا یہ بیان میری مائیں سنیں، میری بہنیں سنیں۔ تھوڑی سی قربانی کی باری

آئے اگر فیملی میں کوئی کمزوری آجائے، کوئی پیسے کی کمی آجائے، کوئی گھر میں مشکل آجائے۔ عورتیں کہتی ہیں: ہم کچھ نہیں جانتے ہمیں ہماری ساری چیزیں چاہئیں، چاہے تمہیں چوری کرنی پڑے، ڈاکہ ڈالنا پڑے، اپنے ماں باپ کو چھوڑنا پڑے، بیوی آکر ماں باپ چھوڑوادیتی ہے، گھر میں لڑائی جھگڑے شروع ہوجاتے ہیں۔

مثالی خواتین

خدا کے واسطے! ہم دیکھیں کہ جو رب کا حکم ہے وہ پہلے ہے۔ اپنی فیملی کو حرام روزی کی طرف نہ جانے دیں۔ پہلے کے زمانے میں پتہ ہے عورتیں کیسی ہوتی تھیں؟ مرد صبح کام پر جاتا تھا تو وہ عورتیں کہتی تھیں دیکھو! حلال کما کر آنا حرام کما کر مت آنا ہم تھوڑے پر گزارا کرلیں گے مگر رب کو ناراض نہیں کرنا چاہتے۔ آج کی عورت کہتی ہے: برابر والوں نے دیکھا کیسا گھر بنالیا؟ ہمیں بھی ویسے ہی بنانا ہے، کچھ بھی کرو ہمیں بھی ایسی گاڑی چاہیے۔ ہمیں ایسا زیور چاہیے۔ اللہ کرے کہ یہ بی بی ہاجرہ سے سیکھیں، بی بی ہاجرہ کہتی ہیں: اللہ کا حکم ہے تو ہم راضی ہیں۔

بی بی ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کھجور اور پانی پر کچھ دن تک تو گزارا ہوا مگر ایک وقت کے بعد پانی اور کھجوریں ختم ہوگئیں، چھوٹا دودھ پیتا بچہ ہے، اب کچھ ہے ہی نہیں۔ بچہ رونے لگا، پانی چاہیے۔ ماں بچے کو روتا کیسے دیکھ سکتی ہے؟ اب ماں پانی ڈھونڈنے چلی، کبھی ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ، دوسرے پہاڑ سے تیسرے پہاڑ، اللہ اکبر! یہ صفا و مروہ میں بی بی ہاجرہ دوڑیں یہ تو پتہ ہے مگر شاید بہت ساروں کو یہ نہیں پتا ہوگا کہ صفا و مروہ میں ایک مخصوص جگہ جہاں پر گرین لائٹس لگی ہوئی ہیں اسے میلین اخضرین کہتے ہیں، حج و عمرہ

کرنے والا باقی جگہوں پر نارمل چلتا ہے مگر اس خاص جگہ پر دوڑتا ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟ یعنی آپ سوچیں اللہ پاک کو اس ماں کی ادا کیسی پسند آئی ہے؟ جدھر جدھر اس ماں نے نارمل قدم بڑھائے ادھر ادھر ہم سے نارمل انداز میں چلوایا، جدھر وہ ماں دوڑی ہے ٹھیک اس مقام پر ہمیں دوڑنے کا حکم ہے۔

صفا و مروہ پر دوڑنا

سوال یہ ہے، Question یہ ہے کہ بی بی ہاجرہ اس مقام پر کیوں دوڑیں؟ اور باقی نارمل کیوں چلتی گئیں؟ علماء کہتے ہیں: بی بی ہاجرہ جب صفا سے مروہ جاتی تھیں، آپ ذرا تصور کریں۔ اب تو بہت بڑی عمارت بن گئی ہے، اے سی لگ گئے، ٹائلیں، اپنے ذہنوں سے سب ختم کریں، اپنی نگاہوں میں ایک منظر بنائیں کہ ایک پہاڑ ہے، دوسرا پہاڑ ہے، اس وقت کعبہ بھی نہیں تھا، ابھی تو کعبے کی دوبارہ تعمیر ہونا باقی تھی۔ ایک لق و دق میدان ہے اور بیٹا بیٹھا رو رہا ہے۔ اب بی بی ہاجرہ وہ چلتی رہیں پانی بھی دیکھ رہی ہیں، بچے کو بھی دیکھ رہی ہیں۔ اچانک ایک چھوٹی سی پہاڑی بیچ میں آتی تھی وہ چھوٹی سی جو پہاڑی ہے وہ اتنی پہاڑی تھی جتنا یہ میلین اخضرین گرین لائٹس کا ایریا ہے۔ جب وہ پہاڑی درمیان میں آتی تھی تو بی بی ہاجرہ کو حضرت اسماعیل علیہ السلام نظر نہیں آتے تھے وہ دوڑنا شروع کرتی تھیں کہ بیٹا جلدی نظر آئے، جیسے ہی پہاڑی ختم ہوتی تھی بیٹا دیکھتی تھیں آپ پر سکون ہو جاتی تھیں پھر آپ نارمل انداز میں چلتی تھیں۔

اب مروہ سے واپسی کی باری ہے، آپ اسی طرح آہستہ آہستہ چلتی ہیں، چلتے ہوئے بیٹے کو بھی دیکھ رہی ہیں، پانی بھی ڈھونڈ رہی ہیں۔ پھر وہ چھوٹی سی پہاڑی آتی ہے پھر بی بی

ہاجرہ دوڑتی ہیں کہ بچہ نظر نہیں آرہا۔ جیسے پہاڑی ختم ہوتی آپ پھر نارمل ہو جاتیں۔ اللہ اکبر! مجھے بتایئے اللہ کو اس ماں کی ادا کیسی پسند آئی ہے جدھر جدھر آپ نے نارمل قدم بڑھائے ہم ادھر نارمل چال چلتے ہیں۔ جب میلین اخضرین آتے ہیں ہمیں دوڑنا ہے کہ یہ دوڑنا سنت ہے۔

زم زم کا جاری ہونا

حضرت اسماعیل علیہ السلام روتے ہوئے جب پیروں کو رگڑتے ہیں تو وہاں سے پانی نکلتا ہے اور وہ پانی اتنا تیزی سے نکلا کہ بی بی ہاجرہ کی زبان سے بے ساختہ نکلا زم زم۔ زم زم کے معنی ہے رُک رُک، اس کنویں کا نام ہی زمزم پڑ گیا۔[1] دنیا میں بہت ساری بور نگز ہیں، بہت سارے پانی کے کنویں ہیں، کوئی 100 سال، 2 سو سال، 5 سو سال میں ختم ہو گئے مگر زم زم کے کنویں کو تقریباً 5 ہزار سال ہو گئے، کروڑوں گیلن پانی اس سے نکل رہا ہے۔ اللہ اکبر! مگر اس کا پانی ختم نہیں ہو رہا ہے۔ اللہ پاک کی قدرت کا کیسا نظارہ ہے، حضرت اسماعیل علیہ السلام کا کیسا معجزہ ہے، زم زم کو **best mineral water** کہا جاتا ہے۔

مبلغ دعوت اسلامی بتاتے ہیں: میری ایک بار زمزم کے کنویں کے ایک انجینئر سے ملاقات ہوئی۔ وہ کہتا ہے روزانہ ہزاروں لاکھوں گیلن ہم نکالتے ہیں، تھوڑی دیر کے لئے یہ کنواں کچھ انچ نیچے چلا جاتا ہے مگر جب صبح واپس آتے ہیں یہ کنواں واپس اتنا ہی بھر چکا ہوتا ہے۔ یہ کدھر سے پانی آرہا ہے؟ یہ کیسے جاری و ساری ہے؟ یہ اللہ پاک کی شان ہے۔

---

1 ... عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص 145۔

جہاں پانی وہاں آبادی

جن کی دنیا کے خطوں پر نظر ہے، جو جیو گرافیکلی معلومات رکھتے ہیں انہیں اس بات کا صحیح اندازا ہو گا، آپ بھی گوگل کر سکتے ہیں، کبھی دنیا کے نقشے کو زوم کیجئے گا، آپ کو اندازا ہو گا، مصر کو خاص طور پر دیکھئے گا پھر میری بات زیادہ سمجھ آئے گی۔ مصر یعنی Egypt کو جب آپ زوم کریں گے تو آبادی بالکل بیچ میں اور سیدھی آبادی ہے۔ دائیں بائیں بالکل خالی، وہاں تمام گھر ایک لائن میں ہیں، جبکہ ہمارے یہاں تو دائیں بائیں گھر ہوتے ہیں، مگر وہاں ایک سیدھ میں گھر ہوتے ہیں، کیونکہ پورے مصر میں جہاں جہاں پانی ہے وہاں وہاں آبادی ہے۔

ہمارے ملک پاکستان کو ہی دیکھ لیں، ہمارے بلوچستان میں زیادہ لوگ کیوں نہیں رہتے، کیوں جناب پنجاب میں لوگ زیادہ ہیں؟ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ وہاں پانی نہیں ہے، صحرا ہے، جدھر پانی ہو گا اُدھر لوگ رہیں گے، پانی ہی زندگی ہے۔ مکہ میں پہلے آبادی نہیں تھی، رب نے زم زم شروع کر دیا، اور زم زم کا شروع ہونا ہی مکہ کے آباد ہونے کا سبب ہے، لوگ آکر رکنے لگے، وہاں رہنے لگے، بی بی ہاجرہ سے اجازت مانگی۔ پانی ہے ہم بھی رک جائیں کہا: رک جائیں۔ آہستہ آہستہ آبادی شروع ہوئی۔ اب اللہ پاک نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ کعبہ تعمیر کیا جائے۔

تعمیر خانہ کعبہ

یہ کعبہ حضرت آدم علیہ السلام نے بھی تعمیر کیا تھا۔[1] مگر طوفان نوح میں طوفان کی وجہ سے

---

1 ... تفسیر خازن، 1/275۔

اب دیواریں نہیں تھی، اللہ اکبر! حضرت ابراہیم کہتے ہیں: مولا! مجھے کیسے پتا کہ کعبے کا رقبہ کتنا ہے، کعبہ کتنے حصے پر تھا؟ آج تو ہمارے پاس بلیو پرنٹ ہوتا ہے، ہمارے پاس اس کا رقبہ ہوتا ہے۔ ہم اپنے انجینئر کو دیتے ہیں کہ بھئی میرے پلاٹ کا سائز یہ ہے، اس کی دیوار بناؤ۔ ایک انچ آگے نہیں، ایک انچ پیچھے نہیں۔ اب کعبہ بنانا ہے اور بالکل اسی جگہ پر بنانا ہے۔ روایتوں میں آتا ہے: اللہ پاک نے ایک بادل بھیجا۔ ارشاد فرمایا: اس بادل کے ساتھ جاؤ، جہاں بادل کا سایہ ہوگا بالکل اسی سائے کے حصے میں کعبے کی تعمیر کرنی ہے۔[1]

مقام ابراہیم اور معجزہ

سبحان اللہ! اب جس پتھر پر کھڑے ہو کر یہ تعمیر ہو رہی ہے یہ جنتی پتھر ہے اور یہ پتھر ہے مقام ابراہیم۔ کعبے کے سامنے کھڑے ہوں تو اس کی دیوار کتنی اونچی ہے۔ کیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہاتھ پہنچا ہوگا؟ علماء فرماتے ہیں: اس مقام ابراہیم نے lifter کا کام شروع کیا، جیسے جیسے کعبے کی دیوار اونچی ہوتی جاتی مقام ابراہیم اونچا ہوتا جاتا جب نیچے پتھر لگانا ہوتا یہ پتھر خود بخود نیچے آجاتا۔[2] بیٹا پتھر پکڑا رہا ہے، باپ پتھر لگا رہا ہے، اس طرح کعبے کی پوری تعمیر ہوئی۔

ایک یہاں عشق والی بات کر دوں پھر بات کو آگے لے کر چلتے ہیں۔ حضرت بی بی ہاجرہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یاد حج میں کہاں کہاں ہے؟ صفا و مروہ کا چلنا، بی بی ہاجرہ کی یاد ہے ٹھیک ہے: ہم جب رمی کرتے ہیں، رمی والا واقعہ ابھی بیان کروں گا کہ وہ واقعہ

1 ... تفسیر عزیزی، 1/292۔
2 ... خازن، 1/276۔

کیسے ہوا تھا؟ رمی کی جاتی ہے مگر آج تو شیطان وہاں نہیں ہے آج پتھر مار رہے ہیں حالانکہ وہاں تو دیوار ہے، لاجک یہ کہتی ہے، عقل یہ کہتی ہے وہی بات جو میں نے شروع میں کہی تھی کہ ہر چیز عقل سے مت تولا کریں۔ لاجک والے لوگ تو کل یہ کہیں گے کہ یار دو پہاڑوں کے درمیان ساتھ چکر لگانے سے بہتر ہے کعبے کا طواف کرلو، کعبہ تو اللہ کا گھر ہے یہ تو پہاڑ ہیں جس کے گرد ہم چل رہے ہیں۔ لاجک تو یہ کہتی ہے منیٰ کے اندر تین راتیں گزارنے سے بہتر ہے میں تین چار مزید طواف کعبہ کرلوں، زیادہ ثواب ملے گا۔ حدودِ حرم کے اندر ایک نیکی ایک لاکھ نیکی کے برابر ہے۔ شاید آپ میں سے بہت ساروں کو یاد نہیں ہوگا کہ عرفات حدودِ حرم میں نہیں ہے۔ حدودِ حرم کے باہر ہے، جسے لاجک کی بیماری ہو تو وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ حدود حرم کے باہر پورا دن گزارنے سے بہتر ہے کہ کعبے کے سامنے 9 ذوالحجہ گزار لوں، وہاں تو ایک نیکی ایک لاکھ نیکی کے برابر ہے عرفات میں تو ایسی کوئی فضیلت نہیں ہے۔

اسلام میں لاجک نہیں چلتی

پیارے اسلامی بھائیو! حج کا سفر بہت آسان طریقے سے یہ بتارہا ہے کہ ہر چیز میں لاجک نہیں ہوگی۔ اللہ پاک کو اپنے بندوں کی یاد باقی رکھنا، ان کی یاد منانا کتنا پسندیدہ ہے کہ ماں کی یاد میں سعی باقی رکھی، خلیل اللہ کی یاد میں رمی باقی رکھی حالانکہ آج وہاں شیطان نہیں ہے، نبی پاک نے عرفات میں 9 ذوالحجہ گزارا، سارے حاجیوں کا وہاں جانا ضروری۔ میرے آقا نے منیٰ کی راتیں منیٰ میں گزاریں اب حاجیوں کا وہاں راتیں گزارنا سنت تو یہ سب باتیں بتارہی ہیں کہ اگر جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ کی یاد نہ مناؤ، اللہ والوں کی

بار بار یاد کیوں مناتے ہو؟ ہر سال ان کا دن کیوں مناتے ہو؟ تو میرا سوال ان سے یہ ہے کہ پھر حج کیسے کروگے؟ حج تو ہے ہی اللہ کی یاد، اس میں تو قدم قدم پر اللہ والوں کی یاد ہے، انہی کی اداؤں کو ادا کرنا ہے۔

کیا سعی کرنے والا بی بی ہاجرہ کی یاد دل سے نکال سکتا ہے؟ کیا رمی کرنے والا خلیل اللہ کی یاد دل سے نکال سکتا ہے؟ یہ عبادتیں رکھی ہی اسی لیے گئیں ہیں کہ سب کو یاد آئے کہ میرے خلیل نے کیا کیا۔ ان کی زوجہ نے کیا کیا، اس خاندان نے کیسی قربانیاں دیں۔ آج بکرا ذبح کرتے ہیں، گائے ذبح کرتے ہیں لیکن جناب اُس قربانی کو تو یاد کیجئے کہ اُدھر تو بچہ ذبح کرنے کا حکم تھا۔ اور خلیل اللہ کی اس یاد کو آج ہم یاد کر رہے ہیں۔ یہ تمام باتیں ہمیں بتا رہی ہیں کہ اگر آج بھی کوئی اولیائے کرام، صحابہ کرام، جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یاد میں کوئی دن مناتے ہیں، کوئی پروگرام کرتے ہیں، ان کا ذکر کرتے ہیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں یہ پورا حج ہی اللہ والوں کی یاد ہے۔

پردہ، عورت اور اسلام

اب میری یہ گفتگو اسلامی بہنوں سے ہے، اب دیکھئے کہ صفا و مروہ پر کون دوڑا تھا؟ ایک ماں دوڑی تھی مگر عورتوں کو میلین اخضرین پر دوڑنے سے منع کر دیا گیا۔ اس بات کو سمجھ رہے ہیں کہ گرین لائٹس میں مرد دوڑیں گے عورتیں نہیں دوڑیں گی حالانکہ وہاں تو عورت دوڑی تھی، اب کہا جا رہا ہے کہ صرف مرد دوڑیں گے عورتیں نہیں دوڑیں گی آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ سبحان اللہ! دیکھیں ہمارا دین کتنا پاکیزہ ہے، شریعت کو یہ پسند نہیں ہے کہ چونکہ مرد چل رہے ہیں اور عورتیں بھی ساتھ چل رہی ہیں اگر عورتیں مردوں کے

ساتھ دوڑیں گی تو ان کے پردے کے معاملات، ان کے جسم کی ہیئت ایسی ہے کہ وہ دوسروں پر ظاہر ہو گی تو اسلام میں پردہ اتنا مطلوب ہے صفا و مروہ کے درمیان ماں دوڑی تھی مگر اب عورتوں کو منع کر دیا گیا کہ آپ نارمل چال سے چلیں گی صرف مرد دوڑیں گے۔

یہ میرا اور آپ کا دین ہے، یہ میری بہنوں کو کیا ہو جاتا ہے کہ میلین اخضرین کے سامنے تو نارمل چال سے چل رہی ہیں مگر مکہ کے شاپنگ سینٹر، مدینہ میں شاپنگ سینٹر میں بعض اوقات بے پردہ۔ اگر مکہ میں پردہ کر بھی لیا بہت اچھی بات ہے مگر پھر یہاں آکر کیوں بے پردگی والے معاملات شروع ہو جاتے ہیں۔ اسلام کے اس حکم سے سیکھیں کہ اسلام کو کتنا پسند ہے عورتیں مردوں سے اختلاط نہ کریں، بے پردگی نہ ہو، اپنے معاملات میں شریعت نے پردے کا جو حکم دیا ہے اس کو مانئے۔

تعمیر کعبہ

بہر حال اب کعبہ تعمیر ہو گیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اے ابراہیم! لوگوں کو بلاؤ۔ اس وقت مکہ میں آبادی تو نہیں تھی، کوئی پبلک نہیں تھی، اب میں یہاں بیان کر رہا ہوں، سوشل میڈیا یا چینل کے ذریعے جہاں جہاں دکھانا چاہیں وہاں لوگ دیکھ سکتے ہیں، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: یا اللہ! میری آواز لوگوں تک کیسے پہنچے گی؟ اللہ کریم نے فرمایا: اے ابراہیم! تمہارا کام آواز لگانا ہے، ہمارا کام آواز پہنچانا ہے۔ یہ کیسا روحانی سیٹلائٹ تھا۔ آپ جبل ابو قُبیس پر یہ جو بالکل صفا کے ساتھ پہاڑ ہے۔ آپ اس پر چڑھ گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آواز لگائی۔ اس وقت دنیا میں جتنے لوگ تھے، سب تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پہنچی۔ آپ نے کہا: اے لوگو! اللہ کے گھر کی طرف آؤ

،حج کرو، آپ کی آواز صرف انسانوں نے نہیں سنی بلکہ جنات نے سنی، چرند و پرند نے سنی ،ماں کے پیٹ میں جو بچے تھے انہوں نے سنی، عالم اروح میں روحوں نے سنی۔[1] اس وقت جس نے جواب دیا، جس جس نے اس کے جواب میں ایک بار لبیک کہا وہ ایک بار حج کرے گا، دو بار جس کی روح نے اس وقت جواب دیا وہ دو بار، جس نے تین بار لبیک پڑھا تھا وہ تین بار، جتنی بار اس وقت جس نے لبیک کہا تھا، جس کی روح نے لبیک کہا تھا وہ اتنی بار حج کو جائے گا۔[2]

اے حاجیو! آپ کو مبارک ہو، یہاں بھی بہت سارے حاجی موجود ہیں مجھے بعد میں بھی سننے والے سنیں گے۔ اگر آپ نے حج کیا ہے یا حج کو جا رہے ہیں، آپ بہت خوش نصیب ہیں، اللہ پاک کا ہم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ ہزاروں سال پہلے اللہ نے ہماری روح کو یہ موقع دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پکار پر ہم نے لبیک کہا تھا، سبحان اللہ جبھی کہتے ہیں:

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے | یہ بڑے نصیب کی بات ہے

بیٹے کو ذبح کرنے کی قربانی

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے خاندان کی کیا خوبصورت سیرت ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رب کی طرف سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں حکم ہوتا ہے، ابھی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر 7 سال ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین

1 ... تفسیر کبیر، 8/219۔
2 ... تفسیر کبیر، 8/220۔

راتوں تک مسلسل خواب دیکھا کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرو۔ اس قربانی کا لیول سمجھئے، 99 سال کی عمر آپ کو بیٹا ملا ہے۔ پہلے حکم ہوا صحرا میں چھوڑ کے آجاؤ۔ آپ چھوڑ کے آگئے، کتنا بڑا امتحان تھا!! اب اس سے بڑا امتحان کہ اب اس بیٹے کو ذبح کر دو۔

آج آپ کو بہت خوبصورت بات سننے کو ملے گی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب 8 ذوالحجہ کی رات خواب دیکھا جس میں کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: **بے شک اللہ پاک تمہیں اپنے بیٹے کو ذَبح کرنے کا حکم دیتا ہے**۔ آپ صبح سے شام تک اِس بارے میں غور فرماتے رہے کہ یہ خواب اللہ کریم کی طرف سے ہے یا شیطان کی جانب سے؟ تو اس سوچ وبچار کو کہتے ہیں ترویہ۔ اسی لئے 8 ذوالحجہ کے دن کو یَوْمُ التَّرْوِیَہ کہا جاتا ہے۔ آپ کو اگلی رات پھر وہی خواب آیا تو آپ نے یقین کر لیا یہ خواب اللہ پاک کی طرف سے حکم ہے تو اس لئے 9 ذوالحجہ کو کیا کہا جاتا ہے یوم عرفہ۔ عرفہ کہتے ہیں پہچان کا دن۔ کیونکہ آپ کو یقین ہو گیا کہ یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے۔ اور 10 ذوالحجہ کو آپ ذبح کرنے چلے تو 10 ذوالحجہ کو یَوْمُ النَّحْر کہا جاتا ہے یعنی ذبح کا دن۔[1] یہ دراصل یوم ترویہ، یوم عرفہ اور یوم نحر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کیفیات تھیں۔

سعادت مند بیٹا

جب آپ کو یقین ہو گیا تو آپ نے اپنے بیٹے سے بھی پوچھ لیا کہ بیٹا! مجھے اس طرح خواب آیا ہے تم کیا کہتے ہو؟ اللہ اکبر! 7 سال کا بیٹا ہے، وہ بیٹا بھی کیسا ہے۔ جب آپ نے بیٹے سے

---

1 ... تفسیر کبیر، 9/346۔

پوچھا تو بیٹا کیا کہتا ہے؟ باپ بیٹے کی یہ گفتگو قرآن میں موجود ہے:

قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰى فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ (پ:23، الصفت:102)

ترجمہ کنزُ العِرفان: تو ابراہیم نے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اب تو دیکھ کہ تیری کیا رائے ہے؟

بیٹا کیا کہتا ہے:

قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ (پ:23، الصفت:102)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اے میرے باپ! آپ وہی کریں جس کا آپ کو حکم دیا جارہا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

شیطان کی شیطانیت

اللہ اکبر! اور ایسا ہی ہوا، آپ نے بی بی ہاجرہ کو کہا: اسے تیار کر دو اس کو میں کہیں لے کر جارہا ہوں۔ ماں کو نہیں بتایا، ماں نے بڑا تیار کیا۔ آگے گئے تو اب شیطان اتنی بڑی قربانی کو کیسے ہضم کرتا؟ بی بی ہاجرہ کے پاس فوراً گیا۔ اے ہاجرہ! پتہ ہے تمہارے شوہر بیٹے کو لے کر کہاں جارہے ہیں؟ کہا: وہ اپنے ایک کام سے گئے ہیں۔ شیطان نے کہا: ذبح کرنے جارہے ہیں۔ کہا: وہ تو تیار کر کے لے گئے۔ کہا: نہیں وہ ذبح کرنے جارہے ہیں۔ بی بی ہاجرہ کہتی ہیں: کوئی باپ بھی بیٹے کو ذبح کرتا ہے؟ اب شیطان کہتا ہے: ہاں! اس لئے کر رہے ہیں کہ اللہ کا حکم ہے۔ کہا: اللہ کا حکم ہے پھر ٹھیک ہے، میں راضی ہوں۔ وہ کیسی ماں تھی، کہتی

ہے پھر میں راضی ہوں۔

شیطان کا ادھر بس نہیں چلا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس پہنچ گیا۔ کہا: اے بیٹے! تمہیں پتہ ہے تمہارے ابو تمہیں کہاں لے جارہے ہیں؟ کہا: تمہیں ذبح کرنے لے جارہے ہیں۔ کہا: کوئی باپ بھی بیٹے کو ذبح کرتا ہے؟ کہا: ہاں! اللہ کا حکم ہے۔ کہا: اللہ کا حکم ہے تو پھر میں بھی راضی ہوں۔[1]

بیٹے کی آخری خواہشیں

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ذبح کرنے لگے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے والد صاحب سے عرض کی: میری کچھ گزارشات ہیں: ❁ مجھے اچھے طریقے سے باندھ دیجئے گا ایسا نہ ہو کہ جب مجھے آپ ذبح کریں تو میں زیادہ تڑپوں تو میرے خون کے چھینٹے آپ کے کپڑوں پر گریں گے تو آپ کے کپڑے خراب ہو جائیں گے ❁ چھری کو ذرا تیز کر لیجئے گا تاکہ مجھے تکلیف کم ہو ❁ مجھے الٹا لٹا کر ذبح کیجئے گا تاکہ آپ میرا چہرہ نہ دیکھ سکیں ❁ میرا کرتا میری ماں کو دے دیجئے گا تاکہ ان کو تسلی ہو جائے۔[2] کیا دنیا نے ایسی قربانی دیکھی ہے؟

اب سنئے: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بالکل ویسا ہی کیا جیسا حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عرض کی تھی۔ آپ کو باندھ بھی دیا، آپ کو لٹا بھی دیا اور آپ نے چھری چلا بھی دی۔ ابھی آپ نے حضرت ابراہیم کا واقعہ سنا تھا کہ آگ کا کام جلانا ہے اللہ چاہے تو نہیں

1 ... مستدرک، 3/426، حدیث: 4094۔
2 ... تفسیر خازن، 4/22۔

جلائے گی۔ چھری کا کام کاٹنا ہے، اللہ چاہے تو چھری نے کام نہیں کرنا، آپ نے اپنا کام پورا کر دیا۔

پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

مگر پھر کیا ہوا؟ سبحان اللہ! یہ امتحان ختم ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بالکل اوپر بیٹھے ہیں اور چھری چلا رہے ہیں تو آسمان سے آواز آئی، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ آپ نے جب سر اٹھایا تو دیکھا جبریل امین علیہ السلام جنت سے دنبہ لے کر آرہے ہیں تو آپ سمجھ گئے میرے امتحان کا وقت پورا ہو گیا ہے۔ بے ساختہ آپ کی زبان سے نکلا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نیچے لیٹے ہوئے تھے وہ بھی سمجھ گئے کہ لگتا ہے ہمارا امتحان پورا ہو گیا۔ وہ کہتے ہیں: اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد۔[1] یہ جو عید والے دن ہم تسبیح پڑھتے ہیں، کیا بہترین تسبیح ہے، کیا بہترین تکبیر ہے۔ کن تین شخصیتوں کی زبان سے نکلا ہے۔ پہلا حصہ حضرت جبریل علیہ السلام کی آواز میں، دوسرا حصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ادا کیا ہے اور آخری حصہ ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبانی۔ ذرا سوچئے تو سہی! کیسا منظر ہو گا، ذرا مل کر تکبیر پڑھیں اور اس منظر کو یاد کریں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد

اپنی اولاد کو بتایئے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ باتیں اپنے بچوں کو بتائیں۔ یہ بیان یوٹیوب پر مل جائے گا۔ قربانی

---

1 ...بنایہ شرح ہدایہ، 3/387۔

کو ہم نے ایک میلہ، ایک فیسٹیول بنا دیا ہے۔ گائیں آرہی ہیں، بکرے آرہے ہیں، انجوائے ہو رہا ہے، گھما رہے ہیں، پھرا رہے ہیں، پھر باربی کیو پارٹیاں۔ کبھی تو یاد کیجئے کہ قربانی کیوں کرتے ہیں؟ یہ کیسی قربانی کی داستان ہے؟ ہم کب بتائیں گے؟ اس کو سوچئے تو سہی۔ خدا کی قسم! ہمیں زندگی میں اگر ایک بار کہہ دیا جائے کہ ہر سال نہیں بس! زندگی میں ایک بار آپ بھی اپنا ایک بچہ ذبح کرو۔ کیا حال ہو گا؟

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی! کتنی بڑی آسانی ہے۔ بکرے ذبح کرو، گائیں ذبح کرو، خود ہی کھاؤ۔ انجوائے کرو، شریعت نے ہم پر اتنی آسانی کر دی ہے لیکن اس قربانی کو تو یاد کریں ناں اور پھر اس سے سیکھنے کو کیا ملا، ان واقعات کو پڑھ کر کبھی تو احساس ہو کہ کبھی مال کی قربانی دینی پڑے تو میں حاضر۔ کبھی وقت کی قربانی دینی پڑے تو میں حاضر، کبھی اپنی خواہشات کی قربانی دینی پڑے تو میں حاضر، میں اللہ کے لئے دوں گا اور اللہ وہ دن لائے جب جان کی قربانی دینی پڑے۔ تب بھی ہم پیچھے نہ ہٹیں کہ یا اللہ! جان بھی تیری ہے۔ تو نے ہی تو دی ہے جان، اے اللہ! میں راضی، اللہ وہ جذبہ عطا فرمائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! حج کے ایام آنے والے ہیں، کچھ حج پر جا رہے ہوں گے، قربانی تو سارے ہی کرتے ہیں، وہ اس قربانی کو یاد رکھنا کہ اپنے بیٹے کو چھوڑ کر آگئے تھے۔ کعبہ بنایا، کیسی قربانیاں ہیں۔ اللہ پاک نے اس فیملی کی کیسی یادیں باقی رکھی ہیں۔ اور جب قربانی کریں تو وہ یاد کریں کہ بیٹا ذبح کرنے چلے تھے۔ اللہ کرے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صدقے ہمیں توکل نصیب ہو جائے۔ ہمیں اس کی راہ میں قربانی کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ اللہ پاک نے انہیں دوست بنایا۔ اللہ ان کے صدقے ہمیں بھی اپنا پسندیدہ

بنادے ۔ہمیں بھی دین متین کی خاطر کچھ کرنے کا جذبہ عطا فرمائے۔کیا خوبصورت شخصیت ہیں، اللہ پاک تُربتِ حضرت ابراہیم پر، تربت حضرت اسماعیل پر، تربت حضرت بی بی ہاجرہ پر کروڑوں رحمتوں کی بارش نازل فرمائے۔ان کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے۔اللہ پاک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

18 اکتوبر 2012 | حیدرآباد، پاکستان

قربانی

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- عظیم قربانی کی عظیم داستان
- داستانِ قربانی سے اہم سبق
- قربانی کے فضائل
- شریعت کی مانیں یا شریر کی؟
- ایک قربانی اس طرح بھی
- آقا کی قربانی کا انداز

Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درودِ پاک کی فضیلت

درود پاک کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔ بہت ساری احادیث درود پاک کے فضائل میں ملتی ہیں۔ عام دنوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھیں تو رحمتیں برکتیں نچھاور ہوتی چلی جاتی ہیں۔ گویا رحمتوں کی برسات ہونے لگ جاتی ہے مگر بالخصوص جب جمعرات کی رات اور جمعہ کا دن آتا ہے اب تو درود پاک پڑھنے والے کے وارے نیارے ہی ہو جاتے ہیں چنانچہ مصطفی جان رحمت، شمع بزم ہدایت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان باعظمت ہے: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِائَتَیْ صَلَاۃٍ غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُ مِائَتَیْ عَامٍ جو کوئی جمعہ کے دن مجھ پر 200 مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ پاک اس کے 200 برس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے[1]

ان شاء اللہ! نیت کر لیجئے کہ جمعرات کی رات اور جمعہ کی دن کثرت سے درود پاک پڑھیں گے۔ آیئے! مل کر محبت کے ساتھ با آواز بلند درود پاک پڑھ لیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... جمع الجوامع، 7/199، حدیث: 22353۔

قربانی کے مہینے

اسلامی سال کا آخری مہینہ ذوالحجہ ہمارے درمیان موجود ہے۔یہ آخری مہینہ اور پہلا مہینہ یہ 2 مبارک مہینے جہاں بہت ساری فضیلتیں لے کر آتے ہیں وہاں تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے بہت سارے پیغامات بھی لے کر آتے ہیں آخری مہینہ ہمیں قربانی کا درس دیتا ہے قربانی کی یاد دلاتا ہے۔اس مہینے میں ساری دنیا کے لاکھوں مسلمان سفر کر کے، سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے، اپنا مال خرچ کر کے، اپنے وطن کو چھوڑ کر، سفر کی تھکان اور سفر کی تمام مشکلوں کو برداشت کر کے، قربانی دے کر مکہ مکرمہ پہنچتے ہیں اور وہاں پر حج ادا کرتے ہیں۔

یہ قربانی لاکھوں مسلمان دیتے ہیں لیکن ساتھ ساتھ 10 ذوالحجہ کو ساری دنیا میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں مسلمان اپنے رب کے حضور سنتِ ابراہیمی میں قربانی پیش کرتے ہیں۔جانور ذبح کئے جاتے ہیں تو گویا یہ مہینہ پوری دنیا کے لیے ایک قربانی کا میسج دیتا ہے، قربانی کا پیغام دیتا ہے، قربانی کی یاد دلاتا ہے اور جیسے ہی اگلا مہینہ محرم آتا ہے تو وہ مہینہ تو ایسی لازوال قربانی کی یاد دلاتا ہے، جب کربلا والوں نے اپنے سارے خاندان کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دین کی سربلندی کے لئے قربان کر دیا، خاندان کا خاندان لٹا دیا اور پرچم اسلام کو سربلند کر کے رکھ دیا تو پتہ چلا کہ پہلا مہینہ بھی قربانی آخری مہینہ بھی قربانی۔ہمارے اسلام میں قربانی کی کتنی بڑی اہمیت ہے یہ ہم سب کے

ذہنوں میں یاد تازہ کروانے کے لئے یہ ایام آتے ہیں۔

عظیم قربانی کی عظیم داستان

آیئے! آج یہ سنتے ہیں کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جو یہ یادیں مناتے ہیں یہ واقعہ کیا ہے؟ یہ کیسے رونما پذیر ہوا؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو کس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام قربان گاہ کی طرف لے کر چلے؟ اور آج رہتی دنیا ان کی یاد میں جب جب حاجی جمرات پر جا کر کنکری مارتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس ادا کو ادا کرتے ہیں اور ساری دنیا میں مسلمان جب کسی جانور کو ذبح کرتے ہیں تو اسماعیل علیہ السلام کی یاد کو تازہ کرتے ہیں اور میرے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی یہ سنت مبارکہ بھی ہے۔ آج کچھ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں سنتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اولاد کے لئے دعا کی تو اللہ پاک نے بڑھاپے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو منظور کر لیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بڑی محبت تھی۔ کبھی کبھی آپ فرطِ محبت سے اپنے اس لختِ جگر کو سینے سے چمٹایا کرتے، بوسا دیا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ بی بی ہاجرہ اور اپنے اس بیٹے کے ساتھ جاؤ اور ان کو ایک بیابان میں چھوڑ کر آ جاؤ چنانچہ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو لے کر حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ اب اللہ پاک کی یہ حکمت تھی کہ ان کے ذریعے خانہ کعبہ کو بلکہ تمام عرب کی اولاد کو ان سے آباد کرنا تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی زوجہ اور بچے کو لے کر مکہ کے لق دق صحرا میں پہنچے، وہاں نہ کوئی آبادی تھی اور نہ ہی کوئی ضروریات زندگی کا سامان۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بی بی ہاجرہ کو چند کھجوریں اور پانی دیا اور آبدیدہ آنکھوں سے وہاں سے واپس ہونے لگے۔ بی بی ہاجرہ نے بس ایک ہی بات عرض کی: ہمیں کس کے حال پر، کس کی نگہبانی پر، ایسے بیابان میں کس کے سپرد کر کے جارہے ہیں؟ کوئی جواب نہ دیا بالآخر بی بی ہاجرہ نے پوچھا کہ آپ کو اللہ پاک کا حکم ہے؟ تو جواباً "ہاں" فرمایا یعنی تمہارا محافظ پروردگارِ عالم ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایسے بھی لوگ موجود ہیں جو دنیاوی کاموں کے لئے تو گھر بار چھوڑنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں، اپنی جابز کرنے کے لیے کئی کئی سال کے لیے گھر سے دور جانے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں اور جب راہِ خدا میں، قافلوں میں سفر کے لیے انہیں کہا جائے تو کہتے ہیں گھر والوں کا کیا ہو گا؟ گھر والے کہتے ہیں: ہمیں کس کے حوالے کر کے جارہے ہیں؟ سنیں!! سنیں! آج تو شہر بھی ہے، گھر بھی ہے، مکان بھی ہے وہ کیسا وقت ہو گا جب ایک جنگل بیابان، ایک تپتی زمین، فقط ایک درخت ہے، اکیلی ماں ہے اُس کا ایک بچہ ہے، وہ بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سوال پوچھتی ہیں؟ ہمیں کس کے حوالے کر کے جارہے ہیں؟ اللہ کے برگزیدہ بندے، اللہ کے خلیل علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: تمہارا محافظ اللہ پاک ہے۔ جب آپ کی مبارک زوجہ نے یہ سنا تو فرمایا: میں اللہ کی رضا پر راضی ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زوجہ اور اپنے بیٹے کو چھوڑ کر ملک شام کا سفر اختیار کیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب چلتے چلتے ایسی جگہ پہنچے جہاں سے ان کی نظر نہ پڑے تو اب کیا کیا، اپنا رخ مکہ پاک کی طرف کر کے اپنے رب کے حضور دعا کی اور عاجزی سے ایسی دعا کی کہ اللہ پاک نے قرآن مجید و فرقان حمید میں اس دعا کو ذکر کیا:

رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْىِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَ مَا نُعْلِنُ ؕ وَ مَا یَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

(پ:13، ابراہیم:37-41)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے عزت والے گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں ٹھہرایا ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی۔ اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ شکر گزار ہو جائیں۔ اے ہمارے رب! تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں اور اللہ پر زمین اور آسمان میں کوئی بھی شے پوشیدہ نہیں۔ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل و اسحاق دیئے۔ بیشک میرا رب دعا سننے والا ہے۔ اے میرے رب! مجھے اور کچھ میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا رکھ، اے ہمارے رب اور میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب

مسلمانوں کو بخش دے جس دن حساب قائم ہو گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی اور اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر چل دیئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! دعا کس نے کی تھی؟ اللہ کے خلیل علیہ السلام نے دعا کی تھی، اللہ کے نبی نے دعا کی تھی، قربانی دے کر دعا کی تھی۔ اللہ پاک نے دعا کیسی قبول فرمائی کہ اللہ پاک نے ایسی نعمتوں سے مالا مال کیا کہ ایک عورت اور بچے سے نہ صرف اس شہر کو آباد کیا بلکہ مکہ مکرمہ جو آج ہر طرف نعمتوں سے مالا مال ہے وہ بھی انہی کے صدقے میں آباد ہو گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ پاک کے حکم سے آتے جاتے رہتے تھے۔ آہستہ آہستہ وہاں عمارتیں بننا شروع ہو گئیں۔

بیٹے کی قربانی دو

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے اخراجات انہوں نے اپنے ذمے ٹھہرائے اور اب یہ معاملہ آگے بڑھتا رہا۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر 7 برس کی ہوئی ذرا غور کیجئے گا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر مبارک 99 سال تھی، اس عمر میں بیٹا ملا تھا، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر 7 سال تھی، 7 سال کا بچہ تو ماں باپ کی آنکھوں کا تارا ہوتا ہے۔ آج کل کا بچہ تھوڑا بڑا ہو جاتا ہے تو ویسے ہی گھر میں نہیں ٹکتا لیکن چھوٹا بچہ بہت زیادہ پیارا ہوتا ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر 7 سال ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں حکم ہوا کہ بیشک اللہ پاک تمہیں اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔ 3 راتوں تک مسلسل یہی خواب آتا رہا۔ آپ نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اسماعیل کو تیار کر دو۔ اسے کہیں لے کر جا رہا ہوں۔ والدہ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو غسل دیا، نئے کپڑے پہنائے،

خوشبو لگائی ،بی بی ہاجرہ نے اپنے بیٹے کو تیار کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سپرد کر دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رسی اور چھری لے لی اور منیٰ کی طرف روانہ ہو گئے۔

شیطان کا داؤ نہیں چلا

ان کے جانے کے بعد اب شیطان کا کام شروع ہوتا ہے۔ اللہ پاک کی راہ میں قربانی دی جائے، نیکی کا کوئی بہت بڑا کام کیا جائے تو شیطان کیسے خاموش بیٹھ سکتا ہے۔ پہلے بی بی ہاجرہ کے پاس گیا کہا: پتہ ہے ابراہیم تمہارے بیٹے کو کہاں لے جا رہے ہیں؟ کہا: وہ تو اپنے دوست کے پاس لے جا رہے۔ کہا: نہیں! تیرے بیٹے کو ذبح کرنے لے جا رہے ہیں۔ بی بی نے کہا: ایسا کونسا باپ ہوتا ہے جو اپنے بیٹے کو ذبح کرے؟ اللہ کا خلیل ایسا کام کیسے کر سکتا ہے؟ شیطان نے جواب دیا: تیری بات ٹھیک ہے، ایسا کوئی باپ نہیں ہوتا لیکن اللہ پاک کا حکم ہوا ہے اس لئے حضرت ابراہیم یہ کر رہے ہیں۔

سنیں!! سنیں!! بی بی صاحبہ نے کیا کہا: اس میں ہماری بہنوں کے لئے ایک زبردست پیغام ہے، جن کو یہ پتہ ہوتا ہے کہ یہ اللہ کا حکم ہے مگر پھر بھی کہتی ہیں میری بات مانی جائے، میری جو خواہش ہیں، میری جو خوشنودی ہے، ہمارے خاندان کا یہ طریقہ ہے، ہمارے خاندان کے یہ رسم و رواج ہیں۔ ارے برابر والے نے گاڑی لے لی اب شوہر کو کہتی ہیں: حرام کمانا ہو تو حرام کماؤ ہمیں بھی گاڑی چاہیے۔ برابر والے نے گھر میں نیا فرنیچر لایا ہمیں بھی گھر میں فرنیچر لانا ہے۔ ایک تو وہ عورتیں ہیں جو اس طرح کر کے اپنے شوہروں کو، اپنے گھر والوں کو حرام کام میں، اللہ پاک کے احکام کے خلاف اکساتی رہتی

ہیں۔دوسری طرف وہ ماں ہے جس کے بیٹے کو ذبح کرنے لے جایا جارہا ہے، شیطان آکر کہتا ہے: پتہ ہے جس لختِ جگر کو بڑی آرزوؤں سے پایا آج اسے اس کا باپ ذبح کرنے گیا ہے، کیوں گیا ہے؟ کہا: اس لیے گیا ہے کہ اللہ کا حکم ہے۔وہ ماں کیا کہتی ہے؟ کہتی ہے: اگر اللہ کا حکم ہے تو میں دل و جان سے راضی ہوں۔[1] ارے ایک بیٹا کیا اگر میرے ہزار بیٹے ہوں وہ سب کے سب اللہ پاک کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف ایسے تھے، انہوں نے یہ قربانیاں دی ہیں۔ آج مائیں اپنے بچوں کو مسجدوں میں آنے سے روک رہی ہیں، آج مائیں اپنے بچوں کو سنتیں اپنانے سے روکتی ہیں، آج بہنیں اپنے بھائی کو عمامہ پہننے سے روکتی ہیں، نہیں!! نہیں!! بھیا! مولوی بن جاؤ گے تو شادی نہیں ہوگی، آقا کی سنت پر عمل کرلو گے تو لوگ کیا کہیں گے۔ اور ایک وہ مائیں ہوتی تھیں، ایک وہ بہنیں ہوتی تھیں جو تیار کر کے اللہ کی راہ میں قربان کرنے بھیجتیں۔

شیطان کا یہاں وار نہ چلا، اب یہ شیطان مایوس ہو کر کہاں گیا؟ اب حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس جاتا ہے چھوٹی سی عمر ہے، ان کو وسوسے ڈالنا شروع کئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو کہا: تمہارے والد جو تمہیں لے جارہے ہیں ناں وہ تمہیں ذبح کر دیں گے۔ کہا: کیسے ذبح کریں گے؟ کہا: اللہ کا حکم ہے اس لئے ذبح کریں گے۔ سبحان اللہ! پرورش دیکھئے، وہ بچہ دیکھئے، اللہ کے نبی ہیں، کہتے ہیں: میری ایک جان ہے اگر ہزار جانیں

---

1 ...مستدرک، 3/426، حدیث: 4094۔

بھی ہوں تو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔[1] ہم تو صرف شعر پڑھتے ہیں انہوں نے تو کر کے دکھایا۔

یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں | ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

کس کس طرح کی قربانی کی بات کی جائے؟ کیسی کیسی قربانیاں دی گئی ہیں؟ بہر حال اب سب سے نا امید ہو کر شیطان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہچان لیا کہ یہ مردود شیطان ہے۔ آپ نے ڈھیلہ اٹھا کر مارا، اسے کنکری ماری اور حکم کی تعمیل شروع کر دی۔ اللہ!! اللہ!! قرآن مجید و فرقان حمید میں اس واقعے کو کس طرح بیان کرتا ہے:

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰى فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ (پ:23، الصفت:102)

ترجمہ کنزُ العِرفان: پھر جب وہ اس کے ساتھ کوشش کرنے کے قابل عمر کو پہنچ گیا تو ابراہیم نے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔

اپنے بیٹے کا ذہن بنا رہے ہیں۔ یہ سارے کام ایسے نہیں کئے کہ بچے کو اندھیرے میں رکھ کے ہو رہا ہے۔ ڈائریکٹ بتا دیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں۔

فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ (پ:23، الصفت:102)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اب تو دیکھ کہ تیری کیا رائے ہے؟

---

1 ... مستدرک، 3/426، حدیث:4094۔

بیٹے سے باپ پوچھ رہا ہے۔ کیا کہتے ہو:

قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝۱۰۲ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ۝۱۰۳ وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۝۱۰۴ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝۱۰۵ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ۝۱۰۶ وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ۝۱۰۷ وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝۱۰۸ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ

(پ:23، الصفت:102-109)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بیٹے نے کہا: اے میرے باپ! آپ وہی کریں جس کا آپ کو حکم دیا جارہا ہے۔ اِنْ شَاء اللہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ توجب ان دونوں نے (ہمارے حکم پر) گردن جھکادی اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹایا (اس وقت کا حال نہ پوچھ)۔اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم!۔بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔ بیشک یہ ضرور کھلی آزمائش تھی۔اور ہم نے اسماعیل کے فدیے میں ایک بڑا ذبیحہ دیدیا۔ اور ہم نے بعد والوں میں اس کی تعریف باقی رکھی۔ ابراہیم پر سلام ہو۔

پیارے اسلامی بھائیو! کیسی قربانی تھی اور اب کیا ہوا؟ باپ بھی راضی، بیٹا بھی راضی، ماں بھی اس قربانی کے لئے راضی اور جب یہ قربانی کا وقت آیا تو پھر کیا ہوا؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسماعیل علیہ السلام نے کہا: چھری کو اچھی طرح تیز کر لیں تاکہ چھری ایسی تیز ہو کہ ایک ہی باری میں اللہ کی راہ پر قربان ہو جاؤں۔ باپ نے بیٹے کو ذبح

کرنے کے لئے چھری کو تیز کیا اور جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چلانے لگے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام جنت سے ایک دنبہ لے کر آئے۔

داستانِ قربانی سے اہم سبق

یہ ایک قربانی کی داستان ہمیں کیا کیا سبق دے کر چلی گئی؟ کیا ہمارے بچوں کی تربیت ہم نے ایسی کی ہے کہ جب اللہ کا حکم سامنے آجائے تو اس وقت ہمارے بچے اللہ کے حکم کو ماننے میں لگ جائیں؟ کیا ہم نے اپنے گھر والوں کی ایسی تربیت کی کہ جب یہ معلوم ہو جائے کہ اس بات کا رب نے منع کیا ہے تو گھر والے اس کام سے رُک جائیں؟ ارے گھر والوں کی، بچوں کی تربیت تو جب کرتے ناں جب ہمارا بھی یہ ذہن ہوتا، ہم خود کونسا گناہوں سے بچتے ہیں؟ اللہ پاک کے فرامین ایک طرف ہوں دوسری طرف نفس کے تقاضے ہوں، دوسری طرف دل للچا رہا ہو تو بندہ کہتا ہے: یار کر لو بعد میں توبہ کر لیں گے۔ معاذ اللہ! گناہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے تو پھر بچے اور گھر والے کیسے نیک بنیں گے؟

اور وہ کیسا گھرانا تھا کہ جب بیوی بچوں کو بیابان میں چھوڑا، اللہ پاک کے نام پر چھوڑا وہ صبر کے ساتھ رہنے کے لیے تیار ہو گئے اور جب بچے کو ذبح کرنے کا حکم دیا تو ماں بھی راضی ہے، جس کو ذبح کرنا ہے وہ بھی راضی ہے۔ وہ باپ بھی خوش ہے، رب نے کیا فرمایا: سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ حضرت ابراہیم کے لیے وہ تعریفی کلمات قرآن بیان کرتا ہے جو آج دنیا میں صبح قیامت تک جب جب قرآن کی تلاوت کی جاتی رہے گی حضرت ابراہیم پر سلام بھیجا جاتا رہے گا۔

نبی کا خواب وحی ہوتا ہے

یہاں ایک بڑی اہم بات بتاتا چلوں یہ یاد رہے کہ ایسا نہیں کہ اگر ہم میں سے کسی کو خواب میں حکم مل جائے کہ بچے کو ذبح کر دو تو ہم صبح اٹھیں اور بچے کو لے کر نکل جائیں، یہ بات بڑی اہم ہے اور نوٹ کر لیجئے۔ ہم امت ہیں ہمارے خواب حجت نہیں۔ نبیوں کا خواب وہ حکم ہوتا ہے، وحی ہوتی ہے، وہ کنفرم ہوتے ہیں ہمارا یہ کام نہیں کہ ہم ایسا کام کرنے لگ جائیں جس کا خواب میں ہمیں حکم دیا جائے۔ تو یہ بہت اہم بات تھی جو یہاں کہنا ضروری تھا۔

قربانی کے فضائل

قربانی کے فضائل کیسے کیسے ہیں۔ مدینے والے مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حدیثیں کتابوں میں جگمگا رہی ہیں جو قربانی کرنے والوں کی دل جوئی بھی کرتی نظر آتی ہیں اور قربانی کی ترغیب دلاتی بھی نظر آتی ہیں۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔[1] کبھی ہم نے اپنے سر کے بال گنتی کئے ہیں؟ ہم اپنے سر کے بال گنتی نہیں کر سکتے، گن نہیں سکتے تو جانور کے جسم پر کتنے بال ہوتے ہیں؟ قربانی کرنے والے کو تو ان گنت نیکیاں ملتی ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو قربانی کرتے ہیں۔

---

1 ...ترمذی، 3/162، حدیث: 1498۔

اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جس نے خوشدلی سے طالب ثواب ہو کر قربانی کی تو وہ آتش جہنم سے حجاب یعنی روک ہو جائے گی۔[1] یہ قربانی جہنم کے عذاب سے بچالے گی۔ اس حدیث پاک میں دو شرطیں ہیں **خوشدلی** اور **طلب** ثواب۔ لیکن یہ بہت بڑا پرابلم ہے۔ قربانی کرنے والوں سے پوچھیں کیا نیت ہے؟ تو اپنی نیت کا اظہار کچھ اس طرح سے کرتے ہیں: ذرا خاندان والے خوش ہو جائیں گے، بچے خوش ہو جائیں گے، محلے میں ذرا نام ہو جائے گا، لوگ دیکھ لیں میرا جانور کیسا ہے؟ ارے حدیث میں تو دو شرطیں تھیں کہ طالب ثواب ہو کر اور خوشدلی کے ساتھ۔

قربانی کو بوجھ مت سمجھئے

کچھ لوگ قربانی کو بوجھ سمجھتے ہیں، ارے قربانی کے دن آگئے پھر خرچہ کرنا پڑے گا پھر قربانی کرنی پڑے گی۔ اب تو قربانی کرنے ہی پڑے گی کیونکہ رشتے دار بھی کر رہے ہیں، پڑوسی بھی کر رہے ہیں، بچے بھی نہیں مانیں گے۔ اب تو خرچہ ہو گا۔ اب یہ خوشدلی تو نہ ہوئی بلکہ بددلی کے ساتھ، بوجھ سمجھ کر قربانی کی جارہی ہے۔ قربانی کرنے والے کو تو خوش ہونا چاہئے کہ آپ کو رب نے یہ سعادت دی ہے اس قابل بنایا کہ آپ قربانی کر رہے ہیں، شکر ادا کرتے ہوئے خوشدلی کے ساتھ اللہ کی راہ میں جانور قربان کریں کہ اللہ پاک نے مغفرت کا سامان عطا کر دیا ہے تو قربانی خوشدلی کے ساتھ کرنی ہے، طالب ثواب ہو کر کرنی ہے۔

---

1 ... معجم کبیر، 3/84، حدیث: 2736۔

قربانی معافی کا سبب

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی پیاری بیٹی کو کیا سکھا رہے ہیں۔ اے فاطمہ! اپنی قربانی کے پاس موجود رہو کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے سے پہلے تمہارے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

یہ قربانی چھوٹا کام نہیں، قربانی میں سستی نہیں کرنی چاہیے۔ جن پر واجب ہے خوشدلی کے ساتھ خوشی خوشی سے کیجئے۔ اللہ پاک نے پھر بقرہ عید عطا فرمائی پھر یہ مہینہ آیا، مجھے رب نے صاحب استطاعات بھی کیا، مولا! تیرا شکر ہے اور پھر خوشدلی کے ساتھ اللہ پاک کی راہ میں قربانی کریں۔

قربانی نہ کرنے کی وعید

وہ لوگ جو قربانی نہیں کرتے، کنجوسی کرتے ہیں یا کوئی نہ کوئی عذر بنالیتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کیا فرماتے ہیں، فرماتے ہیں: جس شخص میں قربانی کرنے کی وسعت ہو، استطاعت رکھتا ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔[2]

اپنے آپ سے دور کر دیا اور فرمایا کہ ہماری عید گاہ کے بھی قریب نہ آئے۔

شریعت کی مانیں یا شریر کی؟

اب ایسے لوگ سوچیں جو قربانی کے دنوں میں نئی نئی باتیں لاتے ہیں، ایسے عقلمند لوگ

---

1 ... سنن کبری، 9/476، حدیث: 19161۔

2 ... ابن ماجہ، 3/529، حدیث: 3123۔

مارکیٹ میں نظر آجاتے ہیں کہ اتنا مہنگا جانور لینے کی کیا ضرورت ہے؟ جناب! اتنا بڑا جانور کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ مسلمان کروڑوں روپے اس میں خرچ کر دیتے ہیں، غریبوں کی مدد کر دو، ہر بار بقرہ عید کے دنوں میں، بارہویں، گیارہویں شریف میں نیاز کرتے وقت ہی غریب یاد آتے ہیں۔ اپنے بچوں کی شادی کرتے وقت ان بیچاروں کو غریب یاد نہیں آتے۔

قربانی کے معاشی فوائد

کاروباری یا ماہر معاشیات جانتے ہیں کہ تجارت کا اور معاشیات کا اصول یہ ہے کہ اگر آپ کسی ملک کی اکانومی کو، مالی حالات کو بوسٹ دینا چاہتے ہیں، اس کے مالی حالات کو بہتر اور پَر لگانا چاہتے ہیں تو دولت کو باہر نکالنا ہو گا، لوگوں کا پیسہ روٹریٹ ہونا چاہیے، مال ایک جیب سے نکل کر دوسرے جیب میں جانا چاہئے اور دیکھیں کہ قربانی کے دنوں میں اربوں روپے لوگوں کی جیبوں سے نکلتے ہیں اور اس سے جانور خریدے جاتے ہیں۔ مارکیٹ میں نیا پیسہ آتا ہے۔

یہ جانور بیچنے والے کون ہیں؟ اگر آپ پیچھے جائیں تو یہ گاؤں گوٹھ میں اپنے گھروں میں جانور پالنے والے، سارا سال جانور پالتے ہیں تو کیا یہ غریبوں کی مدد نہیں ہو رہی کہ ان کو کروڑوں روپے پہنچ رہے ہیں۔ منڈی لگتی ہے، منڈی میں کتنے لوگوں کو روزگار ملتا ہے، پھر چارے والوں کو روزگار ملتا ہے، آپ جانور لے کر گھر پہ آتے ہیں، سوزوکی والے، ٹرک والوں کو روزگار ملتا ہے۔ گھر پہنچ گئے اب بلڈنگ میں، گلیوں میں جو چوکیدار سنبھال رہے ہیں یہ غریب ہیں ان کو روزگار ملا۔ اب عید کا دن آگیا قصائی اور اس کی پوری

ٹیم آتی ہے ان سب کو سال کا انتظار رہتا ہے۔ ان بیچاروں کو روزگار ملتا ہے، اب اس کے بعد یہ کھال لیدر مارکیٹ میں جاتی ہے تو لیدر انڈسٹریز میں جو لاکھوں ورکر ہیں یہ کون لوگ ہیں؟ کیا سارے امیر ہیں؟ ان غریبوں کو روزگار ملتا ہے۔

اچھا جناب! پھر یہ گوشت کہاں جاتا ہے کئی ایسے گھروں میں جاتا ہے جو سارا سال گوشت نہیں کھاتے، اللہ پاک کی رحمت سے، اس عظیم سنت ابراہیمی کی وجہ سے کروڑوں مسلمان گوشت کی نعمت حاصل کرتے ہیں۔ کیا یہ غریبوں کی مدد نہیں ہے؟ ارے لاکھوں، کروڑوں غریبوں کی مدد صرف ایک اسلامی فریضے کو ادا کرنے میں ہے تو پتہ چلا کہ یہ اگر ہم لاجک تلاش کرنے جائیں گے، شیطان کے وسوسوں میں آئیں گے تو شیطان ہمیں بہت سارے کاموں میں ڈسٹرب کرے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرت یہ پیغام دیتی ہے۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق | عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

ارے عشق نے چھلانگ لگادی، عقل تو ابھی سوچتی رہ گئی تھی مگر عشق نے اپنا کام کر دیا۔ تو یہ بات سیکھنے والی ہے کہ جب بھی اسلامی فریضہ، جب بھی شریعت کا حکم سامنے آجائے تو وہاں عقل نہیں دوڑائی جاتی، وہاں جذبہ ایمانی ہوتا ہے کہ رب کا حکم ہے، وہ مجھے کرنا ہے اور اس کا سب سے آسان جواب یہ ہے: کوئی کہے: جمعہ کی نماز میں ایک گھنٹہ لگے گا، ایسا کرتے ہیں اتنی دیر جاکر کسی اسپتال میں مریض کو دیکھ لیتے، وہ بھی بڑی نیکی کا کام ہے، تو کیا آپ کریں گے؟ آپ یہی کہیں گے: نہیں! اس وقت جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ سب

کاموں سے بڑھ کر افضل کام میرے رب نے فرمایا ہے، شریعت کہتی ہے: مجھے جمعہ پڑھنا ہے تو بالکل اسی طرح بقرہ عید میں سب سے افضل کام جو شریعت نے حکم دیا کہ اللہ کی بارگاہ میں اللہ کی راہ میں خون بہایا جائے، جانور ذبح کیا جائے۔ اس دن وہی عمل مقبول ہے حدیث پاک ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قربانی میں صرف قربانی

مَاعَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ[1] قربانی کے ایام میں ابن آدم کا کوئی عمل اللہ پاک کے نزدیک خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں۔

جب شریعت نے طے کر دیا تو میں اور آپ کون ہوتے ہیں اس میں ڈسکس کرنے والے کہ کیا افضل ہے؟ کیا افضل نہیں ہے؟ میں امید کرتا ہوں یہ والا نکتہ اچھے سے سمجھ آگیا ہو گا۔

قرضہ لے کر قربانی کیجئے

فتاویٰ امجدیہ میں ایک فتویٰ ہے اس کا کچھ حصہ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ اگر کسی پر قربانی واجب ہے اور اس وقت اس کے پاس پیسے نہیں ہیں تو قرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے بھی وہ قربانی کرے۔[2]

---

1 ... ترمذی، 3/162، حدیث: 1498۔

2 ... فتاوی امجدیہ، 3/315۔

ان شاء اللہ! بیان کے آگے ہم سنیں گے کہ کتنا نصاب ہو گا تو قربانی ہو گی اگر وہ نصاب ہے لیکن کیش ہاتھ میں نہیں ہے تو کسی چیز کو بیچنا پڑے تو بیچنی ہو گی یا قرض لینا ہو گا مگر قربانی کرنی ہو گی۔ اس مسئلہ کو کوئی غلط نہ سمجھ لے، قرض وہی لے گا جس پر قربانی واجب ہے، جو صاحبِ نصاب ہے۔ لوگوں کے پاس سونا ہوتا ہے مگر وہ بیچنا نہیں چاہتے، پراپرٹی ہوتی ہے مگر وہ اتنی جلدی نہیں بکے گی تو پھر قرض لے اور بہر صورت قربانی کرے۔

قربانی قبول ہی قبول

سرکارِ نامدار، مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان خوشبودار ہے: انسان بقرہ عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا، جو میں بات کر رہا تھا یہ وہی حدیثِ پاک آگئی۔ کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ پاک کو خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو۔ اور یہ جانور جس کو ہم قربان کرتے ہیں، سنیں!! سنیں!! یہ قیامت کے دن کیا کریں گے؟ یہ قربانی کے جانور قیامت میں اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے یہاں قبول ہو جاتا ہے لہٰذا خوشدلی سے قربانی کرو۔[1]

حضرت شیخ عبد الحق محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قربانی اپنے کرنے والے کے نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی۔ جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔[2]

حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر یہ جو قربانی ہے اس کے لیے سواری

---

1 ...ترمذی، 3/162، حدیث: 1498۔

2 ...اشعۃ اللمعات، 1/654۔

بنے گی جس کے ذریعے یہ شخص پل صراط پر آسانی سے گزر جائے گا۔ پل صراط کی سواری بھی یہ قربانی بنتی ہے اور اس جانور کا ہر عضو، مالک یعنی قربانی پیش کرنے والے کے ہر عضو کے لیے جہنم سے آزادی کا فدیہ بن جائے گا۔ جانور کا کان اس کے کان، جانور کی آنکھ قربانی کرنے والے کی آنکھ کے سامنے فدیہ بنتا چلا جائے گا، ہر عضو قربانی کرنے والے کے عضو کے لیے فدیہ بنے گا۔[1]

نیتوں کو پاک کیجئے

یہاں ایک اہم بات کرنا چاہوں گا، لوگ قربانی کرتے ہیں اس میں بہت ساری اچھی نیتیں ہونی چاہئے مگر ایسا لگتا ہے کہ لوگ دکھاوا کرتے ہیں، اچھا جانور لیں گے پھر لوگوں کو قیمت بتائیں گے، اتنے کا خریدا ہے، جی ہاں جناب! ہم تو ہر سال ایسا ہی جانور کرتے ہیں پھر لوگوں کو بلائیں گے ذرا میرا جانور دیکھ کر جاؤ۔ محلے میں بھی دکھایا جاتا ہے، اب یہاں بھی نیتوں کی بات آجائے گی۔ اچھا جانور کیجئے، خوبصورت جانور کیجئے، قیمتی جانور قربان کیجئے مگر نیتوں کو بھی صاف رکھئے۔ قرآن مجید و فرقان حمید میں سورہ حج میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ (پ:17، حج:37)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اللہ کے ہاں ہر گز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون، البتہ تمہاری طرف سے پرہیز گاری اس کی بارگاہ تک پہنچتی

1 ...مرقاۃ المفاتیح، 3/574۔

ہے۔

ایک قربانی اس طرح بھی

پہلی بات اگر قربانی کی استطاعت ہے ضرور کریں، بہترین جانور کریں، خوشدلی کے ساتھ کریں۔ میں ایک اور مدنی پھول دینا چاہوں گا۔ ہمارے گھر میں قربانی ہوتی ہے اور بعض اوقات ہمارے رشتہ دار گوشت لینے آتے ہیں، ہمارے ملازمین لینے آتے ہیں اگر مثال کے طور پر آپ ایک بڑا جانور اور 4-5 بکرے بھی کرتے ہیں ایک مشورہ دوں گا ایک بار کر کے دیکھ لیں کہ آپ اپنے ہی کسی غریب رشتہ دار، کسی ملازم کو اگر آپ کے پاس وسعت ہے ایک بکرا دلا دیں اور کہیں کہ اس بار یہ بکرا آپ اپنے گھر میں جا کر قربان کریں، اپنے بچوں کے ساتھ 5-6 دن کھلاؤ، پلاؤ اور قربان کرو۔

اس غریب کو چارے کے پیسے بھی دیجئے گا اور قصائی کے پیسے بھی دیجئے گا، وہ غریب کدھر سے کرے گا۔ لیکن آپ یقین کریں جس گھر میں آج تک قربانی نہیں ہوئی تھی اور کبھی وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کبھی میں بھی قربانی کروں گا، آپ کی وجہ سے ان کے گھر میں قربانی ہو گی اور اب وہ کسی کو گوشت بانٹیں گے جو خوشی ان کو اور ان کے بچوں کو ہو گی وہ ناقابل بیان ہے۔

آپ کے پاس تو پہلے 4 جانور کھڑے تھے آپ نے ایک انہیں دے دیا، اچھا آپ کہیں گے: اس میں بھائیوں کا، بہنوں کا، ہمارا حصہ ہے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے آپ اپنے اس غریب رشتہ دار کو کہہ دیجئے کہ بھئی! قربانی میرے نام سے کر دینا، قربانی تو اللہ پاک کے

نام سے ہوتی ہے، حصہ میرا ہے پس! قربانی کے وقت میرا نام ذہن میں لے لینا کہ یہ میرے حصے کی قربانی ہے باقی کاٹ کے آپ گوشت وغیرہ جو بھی کرنا ہے کر لینا۔ آپ یقین کریں یہ وہ نیکی ہے کہ وہ پورا گھر عید منائے گا اور اس کا ثواب آپ کو ملے گا، آپ کے ملازم کی دعائیں آپ کو ملیں گی، آپ کے غریب رشتے دار بھی ہوں گے جس کو جتنا اللہ پاک نے نوازا ہے وہ ایسا کرنے کی کوشش کیجئے۔

نبی کے نام کی قربانی

بہت ساری کمیونٹی اور برادری میں یہ پرانا رواج ہے، بہت پرانا طریقہ ہے اور یہ آپ سب کو بھی کرنا چاہئے کہ اس برادری اور کمیونٹی کے بہت سارے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ایصال ثواب کے لئے قربانی کرتے ہیں اور یہ بات میں کلئیر کر دوں، شیطان یہاں بھی وسوسہ ڈالتا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نام کی قربانی کہاں سے ہو گئی؟ اللہ کے نام کی قربانی ہوتی ہے۔ بھئی! جب آپ اپنے نام کا حصہ ڈال سکتے ہیں تو رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نام کے حصے میں شیطان کیوں آجاتا ہے؟ مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کا ثواب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو پہنچے۔ غوثِ پاک کو ثواب پہنچے۔

لوگ اپنے مرحوم والدین کے لئے قربانی کرتے ہیں اور بالکل کرنا چاہیے بلکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نام پر ان کے ایصال ثواب کے لئے ضرور قربانی کرنی چاہیے کیونکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں اپنی امت کے

نام کی قربانی کی تھی۔[1] آقا ہمیں نہیں بھولے تو آج کیا ہم نبی پاک کو بھول جائیں۔ میں دوبارہ یہ کہہ رہا ہوں جس کے پاس وسعت ہے وہ ضرور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نام کی قربانی کریں بلکہ جس کو اللہ نے نوازا ہے وہ حصہ نہ ڈالیں بلکہ پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نام پر پورا جانور قربان کریں پھر دیکھیں کیسی عطا ہوتی ہے۔ اچھا پھر جانور کونسا چلا جائے گا گوشت تو آپ کے پاس ہی رہنا ہے۔ بانٹیں اپنے غریب رشتہ داروں میں ان شاء اللہ! ثواب ملے گا۔

ہر بال کے بدلے نیکی

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کیا اس سے ہمیں کوئی ثواب بھی ملے گا؟ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ہاں! قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اگر اون والا جانور ہو؟ تو میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اون والا جانور ہو تو اون کے ہر بال کے بدلے میں بھی ایک نیکی ملے گی۔[2] تو کس قدر نیکیاں ہیں۔

---

1 ...ابوداود، 3/131، حدیث: 2810۔

2 ...ابن ماجہ، 3/531، حدیث: 3127۔

آقا کی قربانی کا انداز

آیئے !اب مدینے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب قربانی کرتے تو آقا کی کیا ادا ہوتی وہ بھی سنتے ہیں اور جھومتے ہیں ۔میرے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب قربانی کرتے تو کیا دعا پڑھتے۔ یہ دعا ہمیں بھی پڑھنی ہے، کتابوں میں موجود ہے، امیر اہلسنت کا بڑا ہی پیارا رسالہ ابلق گھوڑے سوار اس میں بھی یہ دعا موجود ہے ۔دعا کتنی پیاری، ترجمہ کتنا پیارا، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ(۱۶۲) لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ

میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان وزمین بنائے ایک اُسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں۔بے شک میری نَماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ پاک کیلئے ہے جو رب سارے جہان کا۔اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہے اور میں مسلمانوں میں ہوں۔

امتی کی طرف سے قربانی

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب قربانی کرتے تو یہ الفاظ زبان مبارک پر ہوا کرتے ۔اے اللہ! یہ ایک میری طرف سے ہے اور میری امت میں اس کی طرف سے ہے جس نے

قربانی نہیں کی۔[1]

یاد ان کی اپنی عادت کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم قربانی کرتے تو اپنے اُن امتیوں کو یاد رکھتے کہ مولا! جو قربانی نہیں کر سکتے ان کی طرف سے بھی قربانی قبول فرمالے۔ اللہ!! اللہ!! ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کتنے شفیق ہیں، کتنے مہربان ہیں، اے اُمتیو! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیں کہیں بھی نہیں بھولے اور آج ہمارا کیا حال ہے؟ ہم اپنے آقا کو کتنا یاد کرتے ہیں؟ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کس کس احسان کی بات کی جائے۔ دنیا میں تشریف لائے، سجدہ کرتے ہیں، اپنی امت کو یاد کرتے ہیں۔ معراج کی شب رب کے پاس جائیں، اپنی امت کو یاد کرتے ہیں، قربانی کریں اپنی امت کو یاد کرتے ہیں۔ دنیا سے پردہ فرمائیں، قبرِ انور میں اُتارا جائے اپنی امت کو یاد فرماتے ہیں۔ علماء فرماتے ہیں: آج بھی مدینہ منورہ میں روضہ اقدس کے اندر میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی امت کو یاد فرمارہے ہیں۔

آج یہ امت، یہ آقا کے غلام، کیا آقا کو یاد رکھے ہوئے ہیں؟ کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتیں یاد ہیں؟ کیا آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فرامین یاد ہیں؟ ارے جو نبی امت سے اتنا پیار کرتے ہوں ان کو تو ہر دم یاد کرنا چاہیے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہمیں یہی تو درس دے رہے ہیں، کیا لکھتے ہیں:

---

1 ...ابوداود، 3/131، حدیث: 2810۔

اُن کے در پر جیسے ہو مِٹ جائیے | ناتوانو! کچھ تو ہمّت کیجیے
ڈُوب کر یادِ لبِ شاداب میں | آبِ کوثر کی سباحت کیجیے
اُن کے دَر پر بیٹھیے بن کر فقیر | بے نواؤ فکرِ ثروت کیجیے

اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حسن کیسا تھا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کیا لکھتے ہیں :

جِس کا حُسن اللہ کو بھی بَھا گیا | ایسے پیارے سے محبت کیجیے
نعرہ کیجے یارسول اللہ کا | مفلسو! سامانِ دولت کیجیے

اور آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے احسان تو دیکھئے :

آپ ہم سے بڑھ کے ہم پر مہرباں | ہم کریں جرم آپ رحمت کیجیے

اور وہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جو ہمیں کہیں نہ بھولے آج بھی یاد رکھے ہوئے ہیں۔ اے آقا کے امتیو! اس نبی کی یاد کو اپنا وظیفہ بنالیجئے۔ اعلیٰ حضرت یاد دلا رہے ہیں۔

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رضاؔ | یاد اُس کی اپنی عادت کیجیے
حرزِ جاں ذِکرِ شفاعت کیجیے | نار سے بچنے کی صورت کیجیے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر طرح کی قربانی دیجئے

بہر حال یہ مہینہ کہیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی یاد دلا رہا ہے، کہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کا صبر یاد دلا رہا ہے، کہیں بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی اللہ پاک کی بارگاہ میں اللہ کے حکم پر رضا یاد دلا رہا ہے، کہیں میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا امت سے پیار یاد دلا رہا ہے، کہیں مسلمانوں کا اپنا مال اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا یاد دلا رہا ہے تو اے

مسلمانو! اس مہینے کے اس پیغام کو قبول کر لیجئے کہ ان شاء اللہ! جب بھی ہمارے دین اسلام کو ہمارے مال کی ضرورت پڑے گی ہم قربانی دینے سے گریز نہیں کریں گے۔ سنتوں کی خدمت کے لئے ہمیں جب جب بلایا جائے گا، جب دعوت اسلامی والے کہیں گے ہم اپنے وقت کی قربانی دے کر لبیک کہیں گے۔ اسی طرح یہ بھی نیت کیجئے کہ ان شاء اللہ! ہمیں اپنے وطن کو چھوڑ کر، اپنے گھر کو چھوڑ کر اگر سنتوں کی خدمت کے لئے دنیا کے کسی بھی کونے میں جانا پڑا ہم اس قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے اور جن جن پر قربانی واجب ہے آج وہ نیت کریں ان شاء اللہ! شرعی تقاضوں کے مطابق اپنی قربانی کو ضرور ادا کریں گے۔

قربانی کس پر واجب ہے؟

اب قربانی کس پر واجب ہے یہ مسئلہ سن لیجئے۔ ہر بالغ، مقیم، مسلمان مرد و عورت مالک نصاب پر قربانی واجب ہے۔ مالک نصاب کون ہو گا؟ یہ بھی غور سے سن لیں۔ مالک نصاب وہ ہو گا کہ اُس شخص کے پاس ساڑھے 52 تولہ چاندی یا اتنی مالیت کی رقم یا اتنی مالیت کا تجارت کا مال یا اتنی ہی مالیت کا حاجتِ اصلیہ کے علاوہ سامان ہو۔

اب حاجتِ اصلیہ کیا ہے؟ یہ بھی سن لیجئے۔ حاجتِ اصلیہ سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کی عموماً انسان کو ضرورت ہوتی ہے اور ان کے بغیر زندگی گزارنا، گزراوقات کرنا بڑا دشوار ہوتا ہے۔ جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سواری، علمِ دین سے متعلق کتابیں، پیشے سے متعلق اوزار وغیرہ۔ اگر حاجتِ اصلیہ کی تعریف پیش نظر رکھی جائے تو بخوبی معلوم ہو گا

کہ ہمارے اپنے گھروں میں بھی بہت ساری ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو حاجتِ اصلیہ میں داخل نہیں ہوتی چنانچہ اگر ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر پہنچ گئی قربانی واجب ہو گی۔

رحمتِ الٰہی پر قربان

قربانی کس پر واجب ہو گی یہ بھی ہم نے سن لیا اب ہو سکتا ہے کچھ اسلامی بھائی یہاں ایسے ہوں کہ وہ یہ سوچ رہے ہوں کہ جناب ہم پر تو قربانی واجب نہیں ہے۔ اتنی ساری فضیلتیں بتائی گئیں ہم یہ فضیلتیں کیسے پاسکتے ہیں؟ اللہ کی رحمت پر قربان جایئے، سنئے اور جھومئے پہلے تو قربانی کرنے والے مدنی پھول لے لیں، پھر جو قربانی نہیں کر رہے وہ بھی مایوس نہ ہوں ۔پہلے ایک حدیث پاک سماعت کیجئے پھر اس کے بعد اس کی شرح سماعت کیجئے گا، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو جب تک قربانی نہ کرلے بال اور ناخنوں سے نہ لے یعنی نہ ترشوائے۔ (1)

مشہور مفسر مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو امیر وُجُوباً یا فقیر نَفلاً قُربانی کا ارادہ کرے وہ ذوالحجۃ الحرام کا چاند دیکھنے سے قربانی کرنے تک ناخُن بال اور (اپنے بدن کی) مُردار کھال وغیرہ نہ کاٹے نہ کٹوائے تاکہ حاجیوں سے قدُرے (یعنی تھوڑی) مُشابہَت ہو جائے کہ وہ لوگ اِحرام میں حجامت نہیں کرا سکتے اور

1 ...ترمذی، 3/177، حدیث: 2799۔

تاکہ قربانی ہر بال، ناخُن (کیلئے جہنم سے آزادی) کا فِدیہ بن جائے۔ یہ حکم استحبابی ہے وُجُوبی نہیں یعنی واجِب نہیں، مستحب ہے۔

مستحب کام کے لئے گناہ کی اجازت نہیں

ایک بات اور یاد رکھئے! 40 دن کے اندر اندر ناخُن تراشنا، بغلوں اور ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا ضَروری ہے 40 دن سے زیادہ تاخیر گناہ ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: یہ (یعنی ذُوالحِجّہ کے ابتِدائی دس دن میں ناخن وغیرہ نہ کاٹنے کا) حکم صرف استحبابی ہے، کرے تو بہتر ہے نہ کرے تو مُضائقہ نہیں، نہ اس کو حکم عُدُولی (یعنی نافرمانی) کہہ سکتے ہیں، نہ قربانی میں نَقص (یعنی خامی) آنے کی کوئی وجہ، بلکہ اگر کسی شخص نے 31 دن سے کسی عُذر کے سبب خواہ بِلا عُذر ناخُن نہ تراشے ہوں کہ چاند ذِی الحِجّہ کا ہو گیا تو وہ اگرچِہ قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اِس مستحب پر عمل نہیں کر سکتا کہ اب دسویں تک رکھے گا تو ناخن تراشوائے ہوئے اکتالیسواں دن ہو جائے گا اور چالیس دن سے زیادہ نہ بنوانا گناہ ہے۔ فعل مستحب کے لئے گناہ نہیں کر سکتا۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! قربانی کرنے والے کا حجامت نہ کروانا بہتر ہے، لازم نہیں ہے اور یہاں ایک اور بڑی پیاری بات پتہ چلی کہ یہ کیوں کروایا جارہا ہے؟ حاجیوں کی نقل ہو جائے تو اچھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے۔ یہ بات تو قربانی والوں کے لئے ہے۔ اب جو قربانی نہیں کر رہے وہ بھی سن لیں۔ مفتی صاحب فرماتے ہیں: بلکہ جو قربانی نہ کر سکے۔ وہ

1 ...ابلق گھوڑے سوار، ص6۔

بھی اس عشرہ یعنی ذوالحجۃ الحرام کے ابتدائی دس ایام میں حجامت نہ کرائے بقرہ عید کے دن بعد نمازِ عید حجامت کرائے تو ان شاء اللہ قربانی کا ثواب پائے گا۔[1]

رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا
جے اِک قطرہ بخشیں مینوں کم بن جاوے میرا

اللہ پاک کی رحمت بہانے تلاش کرتی ہے، ان شاء اللہ! ہم ان مدنی پھولوں پر بھی عمل کریں گے۔ تو اب قربانی کی بات ہوئی ہے تو وقت کی قربانی، پیسوں کی قربانی کچھ نہ کچھ تو قربانی دیجئے گا، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا ان سب کے ایصالِ ثواب کے لئے، ان کی بارگاہ میں تحفہ پیش کرنے کے لئے تین دن کے قافلے میں سفر کی نیت کر لیجئے ابھی قربانی کی بات چلی ہے تو ہم اپنے وقت کی قربانی بھی دیں گے۔ اللہ پاک ہم سب کو دعوت اسلامی کے دینی ماحول پر استقامت عطا فرمائے۔ جو قربانی کر رہے ہیں اللہ پاک ان سب کو شریعت کے تقاضوں کے مطابق قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان سب کی قربانی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1 ...مراۃ المناجیح، 2/370۔

8 اگست 2018ء | جوہر گارڈن گلستان جوہر کراچی

عاشقانِ رسول کا حج

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- شوق حج کو بڑھایئے
- حاجیوں سے اہم گزارش
- حاجی مہمانِ خدا ہیں
- عرفات مغفرت کا میدان
- پیر مہر علی شاہ پر کرم نوازی
- محدث اعظم پاکستان اور محبت مدینہ

Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

دُرُود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں۔ مصطفٰی جانِ رحمت، شمع بزمِ ہدایت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: زَیِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّكُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ [1] تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔

آیئے! اپنی اس مجلس کو بھی درود پاک سے آراستہ کرلیتے ہیں۔ محبت کے ساتھ باآواز بلند درود پاک پڑھ لیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

شوقِ حج کو بڑھایئے

آج اسلام کے اہم ترین رکن حج کی بات کرتے ہیں۔ یقیناً! ہم میں سے بہت سارے ایسے ہوں گے جو حج پر نہیں جارہے، اس سال یہ سعادت نہیں پارہے لیکن یہ ایک اہم علم بھی ہے اور آج میرا موضوع حج اور حاضریٔ مدینہ ہے، مکہ پاک حاضری کے وقت ہمارے اولیائے کرام، ہمارے اسلاف اور بالخصوص علمائے اہلسنّت کی کیا کیفیات رہیں؟

1 ...جامع صغیر، ص280، حدیث:4580۔

دوسرے لفظوں میں اگر آج کے بیان کا مختصر موضوع سمجھا جائے تو عاشقانِ رسول کا حج کیسے ہوا کرتا تھا؟ قرآن مجید وفرقانِ حمید میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (پ2،بقرہ:196)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو۔

گویا یہ قرآنی حکم ہے اور صاحب استطاعت پر کچھ شرائط کے ساتھ حج فرض ہوتا ہے۔ اللہ اکبر! دنیا میں بڑے سفر ہیں، دنیا میں بہت ساری جگہیں دیکھنے والی ہیں، بے شک آپ عمرے پر کئی بار چلے جائیں اُس کا بھی لطف ہے، اُس کی بھی فضیلت ہے، اُس کی بھی برکتیں ہیں مگر خدا کی قسم! حج کے فضائل ہیں، حج کی برکتیں ہیں، حج میں حاجیوں سے وعدہ ہے تو پھر ہم کیوں نہ حج کے سفر کو تڑپیں؟ دوسرے لفظوں میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اپنے اور آپ کے دلوں میں مزید شوقِ حج، شوق حاضری مدینہ بیدار کرنے حاضر ہوا ہوں۔

درِ نبی کی چنگاری بھڑکایئے

آپ چاہے دنیاوی فیلڈ میں ترقی کرلیں، چاہے دینی فیلڈ میں ترقی کرلیں، کتنا ہی پڑھ لیں، چاہے آپ بہت بڑے عالم بن جائیں مگر یاد رکھنا وہ دیوانگی، وہ چاشنی، وہ حرمین کی حاضری کی تڑپ، وہ دل میں عشق رسول کی لگن اگر یہ سب نہیں ہے، اگر وہ عشق رسول کی چنگاری نہیں، وہ عشق رسول کا کرنٹ نہیں ہے تو شاید یہ سب کچھ وہ فائدہ نہیں دے گا۔ سچا، پکا اور اچھا مسلمان وہی ہے جو اللہ کے گھر اور اس کے حبیب کے در کی حاضری کو تڑپتا ہے اور ترستا ہے۔ آج موقع ملا تو میں ان بزرگوں کی باتیں آپ کے سامنے رکھوں گا

جن کی کتابیں ہم پڑھتے ہیں ۔ جن کے نام کو دنیا علم کی وجہ سے جانتی ہے مگر جب بات حاضری مدینہ کی آتی ہے ،جب بات حرمین طیبین کی آتی ہے تو وہ ایک دیوانے کی مانند محسوس ہوتے ہیں۔ ایک مستانے کا انداز اپناتے ہیں اور اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں گڑگڑاتے نظر آتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھنا! وہ آنکھ بیکار ہے جو مدینے کے لئے نہیں ترستی، وہ دل بیکار ہے جو یادِ رسول میں نہیں تڑپتا۔ حج کے لئے ہم کیوں نہ تڑپیں؟ حاجی جائیں تو ہماری آنکھیں کیوں نہ اشکبار ہو جائیں ؟ہم کیوں نہ اپنے رب کے حضور رو رو کر عا کریں کہ ہمیں بھی یہ سفر نصیب ہو جائے۔

گناہوں سے پاک

احادیث میں ایسی ایسی فضیلتیں ہیں گویا ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیں ترغیب دی ہے، ہمیں **Encourage** کیا ہے، گویا ہمیں بلایا ہے، دعوت دی ہے، حوصلہ بڑھایا ہے کہ جیسے ہو سکے یہ سفر اختیار کرنے کی کوشش کی جائے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جس نے حج کیا اور رفث یعنی فحش کلام نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے ایسا پاک ہو کر لوٹا جیسے اس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو، سوچیئے تو سہی! یعنی گناہ معاف کرنے کا وعدہ ہے۔ یہاں جو مجھے حاجی سن رہے ہیں یا وہ سن رہے ہیں جو حج کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ یہ کنڈیشنز،

1 ...بخاری، 1/512، حدیث: 1521۔

یہ شرائط یاد رکھئے گا کہ حج پر جانا ہے تو رفث نہیں کرنا، فحش باتیں نہیں کرنی، گناہ نہیں کرنا۔ صرف 2 ہی باتیں ہیں: اگر آپ نے ان دو باتوں پر یقین کر لیا، اطمینان کر لیا، اپنے آپ کو روک لیا تو پھر گناہ معاف کرنے کا وعدہ ہے۔ اور یہ بڑی اہم بات ہے۔

حاجیوں سے اہم گزارش

جو لوگ حج پر جارہے ہیں میں ان سے عرض کردوں کہ جس کی یہاں بری باتیں کرنے کی عادت ہے، یہاں گناہ کرنے کی عادت ہے تو ایسا نہیں کہ وہ فلائٹ میں بیٹھے گا تو ساری عادتیں یہیں چھوڑ دے گا۔ عادتیں بھی ساتھ جاتی ہیں، لوگ اُدھر بھی گناہ کرتے ہیں۔ اللہ پاک مجھے اور آپ کو گناہوں سے پاک حج نصیب فرمائے۔ اور ایسا حج عطا کرے کہ جو حاجیوں سے وعدہ ہے۔

حاجی 4 سو کی شفاعت کرے گا

اللہ اکبر! آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: حاجی اپنے گھر والوں میں سے 4 سو افراد کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔[1] یعنی اس کی شفاعت 4 سو گھر والوں کے حق میں قبول ہو گی۔

حاجی کو بخشش کا انعام

ایک اور حدیث سنئے: تاجدار انبیاء، محبوب رب کبریا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: یا اللہ! جب تیرے بندے، تیرے گھر کی

1 ...مسند بزار، 8/170، حدیث: 3196۔

زیارت کو آئیں تو انہیں کیا عطا فرمائے گا؟ سبحان اللہ! رب کا جواب سنئے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اے داؤد! بے شک جو میرے کعبہ کا حج کریں، میرے ذِمۂ کرم پر ہے کہ میں ان کو دنیا میں معاف کر دوں اور (قیامت کے دِن) جب وہ مجھ سے ملیں تو میں ان کی بخشش فرمادوں۔[1]

حاجی مہمانِ خدا ہیں

حج کرنے والے گویا اللہ پاک کی زیارت کو جارہے ہیں، رب کی بارگاہ میں حاضری کو جارہے ہیں، حاجیوں کو ضیوف الرحمن کہا گیا، حاجیوں کو اللہ کا مہمان کہا گیا۔[2] خوش نصیب ہوتے ہیں جو یہ سفر پاتے ہیں اگر یہ سفر نہیں مل رہا تو تڑپ کا اظہار، دعاؤں میں التجائیں ضرور کرنی چاہئے اور یہ نصیب والوں کو سفر ملتا ہے۔

قیامت تک ثواب

کتنا پیارا سفر ہے، سفر کو جائیں تو مغفرت کا وعدہ، نہ پہنچ سکیں، سفر میں انتقال ہو جائے پھر بھی گھبرانا نہیں ہے۔ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو حج کے لئے نکلا اور مر گیا قیامت تک اس کے لئے حج کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرے کے لئے نکلا اور مر گیا اس کے لئے قیامت تک عمرے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو جہاد میں گیا اور مر گیا اس کے لئے قیامت تک غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔[3]

---

1 ... معجم اوسط، 4/297، حدیث: 6037۔
2 ... کنز العمال، 5/5، حدیث: 11811۔
3 ... مسند ابی یعلی، 5/441، حدیث: 6327۔

حج نہ کرنے وبال

اللہ اکبر! حج کے سفر کی کیا بات ہے مگر یہاں ایک اور حدیث سنانا بہت ضروری ہے کہ بہت سارے ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جن پر حج فرض ہوچکا ہوتا ہے۔ لوگ بعض اوقات تاخیر کرتے ہیں، حج کو Delay کرتے ہیں کہ ابھی نہیں بعد میں چلا جاؤں گا، ابھی بچی کی شادی ہو جائے، پہلے کاروبار سیٹ ہو جائے، ایک بات یاد رکھئے گا، حدیث پاک میں ہے: جس پر حج فرض ہو گیا۔ استطاعت کے باوجود وہ حج نہ کرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مجھے کوئی غرض نہیں وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ کوئی معمولی وعید نہیں ہے، اس حدیث کے الفاظ پر ذرا غور تو کیجئے! کیسی سخت وعید ہے، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رحمت عالم ہیں، تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں، لوگوں کا ایمان قبول کر لینا، آپ کو انتہائی پسند ہے، جب غیر مسلم کلمہ نہیں پڑھتے تھے، قرآنی آیات پر ایمان نہیں لاتے تھے تو آپ بہت غمگین ہو جایا کرتے تھے، آپ سوچئے تو سہی پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جو غیر مسلموں کے کلمہ نہ پڑھنے سے بھی غمگین ہوتے ہیں، وہ ایک مسلمان کے لیے ارشاد فرماتے ہیں: حج فرض ہونے کے باوجود اگر وہ حج نہیں کرتا، تو وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔

یعنی ایسے لوگوں کا ایمان خطرے میں ہے جو استطاعت کے باوجود حج میں تاخیر کرتے ہیں اگر ایسے لوگ مجھے سن رہے ہیں اور اللہ پاک نے طاقت دی ہے اگر آپ پر حج فرض

---

1 ...دارمی، 2/45، حدیث: 1785۔

ہے تو اب تاخیر نہ کریں۔ جلدی اللہ پاک کے گھر پہنچ جائیں۔ آپ بچی کی شادی یا کاروبار کے سیٹ ہونے کا انتظار کر رہے ہیں؟ ارے اس کے گھر جا رہے ہیں جہاں سب کے بگڑے کام بنتے ہیں۔ اُدھر جائیں گے تو ساری مشکلیں ویسے ہی حل ہو جاتی ہیں تو وہاں جانے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔

تلبیہ کی فضیلت

حاجی ایک بہت خوبصورت وظیفہ پڑھتا ہے اور خدا کی قسم! ہم جتنی بار اِدھر پڑھ لیں وہ کیفیت بن ہی نہیں سکتی، جب احرام پہن کر، احرام کی نیت کر کے جب لبیک کہا جاتا ہے، جب لبیک پڑھی جاتی ہے اس کا جو لطف ہے سبحان اللہ! گویا بارگاہِ الٰہی میں حاضری لگائی جاتی ہے۔

اے حج پر جانے والو! آپ کو مبارک ہو، تلبیہ کی فضیلت کیا ہے، اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص تلبیہ پڑھتا ہے اس کے دائیں بائیں اور دونوں طرف زمین کی انتہا تک موجود درخت، پتھر اور مٹی اس کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہیں۔[1] یعنی حاجی جب تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ یہ تمام چیزیں بھی تلبیہ پڑھتی ہیں۔

سورج گناہوں کو لے جاتا ہے

مزید فضیلت سماعت کیجئے، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص بلند آواز کے ساتھ تلبیہ پڑھتا ہے، اللہ پاک مجھے اور آپ کو احرام پہن کر یہ حاضری لگانے کا،

1 ...ترمذی، 2/226، حدیث: 829۔

وظیفہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بلند آواز سے جو تلبیہ پڑھتا ہے سورج اس کے گناہوں کو ساتھ لے کر غروب ہوتا ہے[1] یعنی اس دن جو سورج غروب ہوتا ہے گویا اس کے گناہ لے جاتا ہے۔

اللہ اکبر! ذرا تصور میں یہ کیفیت بنایئے، ہم بھی احرام پہنیں، ہم بھی رب کے گھر پر حاضر ہوں اور مل کر لبیک پڑھیں:

لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ

عرفات مغفرت کا میدان

عرفات کا دن جسے یوم عرفہ کہا جاتا ہے، 9 ذوالحجہ کے دن جب حاجی عرفات کے میدان میں جمع ہوتے ہیں اللہ اکبر! یہ منظر دیکھنے کے لائق ہوتا ہے۔ کتنی قومیں، کتنے رنگ، کتنی نسلیں الگ الگ جمع ہوتی ہیں۔ سب کی زبان پر لبیک ہے، سب اللہ کی رضا پانے کے لئے، مغفرت کی خیرات لینے کے لئے عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔ حدیث میں ہے، جان عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اللہ پاک جتنی رحمت، جتنی نگاہِ عنایت، جتنی برکتیں عرفات کے دن نازل فرماتا ہے اور کسی دن نہیں فرماتا اور میدان عرفات میں جو لوگ موجود ہوتے ہیں ان پر برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ اللہ پاک فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے، مباہات فرماتا ہے، فرشتوں سے فرماتا ہے: دیکھو! میرے بندے دور دور سے آئے ہیں، پراگندہ بال ہیں، بکھرے بال ہیں، میلے کچیلے ہیں اور اللہ پاک اس دن سب کی

1 ... ابن ماجہ، 3/424، حدیث: 2925۔

مغفرت فرما دیتا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! کیوں نہ ہم یوم عرفہ احرام کی حالت میں اس میدان میں جمع ہو جانے کی تڑپ رکھیں؟ کیوں نہ وہاں جانے کی التجاء رکھیں؟ صحاح ستہ کی احادیث گویا بھری پڑی ہیں کہ جس میں عرفات میں حاضر ہونے والوں کو کس طرح مغفرت کی نوید سنائی گئی ہے۔

اب آیئے! میں ان شخصیات کے واقعات بتاتا ہوں جن کا نام سنیں تو سر ادب سے جھک جاتا ہے، جن کی تعظیم ہم سب کے دلوں میں ہے مگر وہ عظیم شخصیات بھی جب مکہ پاک، مدینہ طیبہ کی حاضری کو جاتے تو ان کا انداز کیا ہوتا۔ میں واقعات بتانے کے ساتھ ساتھ آپ سب سے بھی ایک سوال کرنا چاہوں گا، ایک سوال ضرور ہے کہ جب حج کے دن آتے ہیں، جب مدینے کو قافلے جاتے ہیں، کیا ہمارے دل میں کوئی بے قراری، کوئی بے چینی، کوئی آنکھوں میں آنسو ہیں کہ نہیں؟ اگر یہ کیفیت نہیں ہے تو ہمیں اپنے دل کا علاج کروانا ہو گا کہ وہ عاشق کیسا؟ وہ غلام کیسا جو اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کو نہ تڑپتا ہو؟

دنیا میں ایک ایسا موقع آرہا ہے کہ جہاں مغفرت کے پروانے تقسیم کئے جائیں گے۔ جہاں پہنچنے والوں سے وعدہ کیا گیا ہے کہ جو پہنچ گیا اس کو بخش دیا جائے گا۔ اللہ اکبر! وقوف مزدلفہ، مزدلفہ کی رات یہ وہ رات ہے کہ جس میں حقوق العباد کا معاف

---

1 ...مجمع الزوائد، 3/599، حدیث: 5648۔

کرنے کا وعدہ ہے ،یاد رکھئے!حقوق العبادکا معاملہ بڑا سخت معاملہ ہے ۔علما فرماتے ہیں:حقوق العباد جب تک بندہ معاف نہ کرے، رب بھی معاف نہیں کرتا مگر احادیث اور روایتوں کے ذریعے معلوم ہوتا ہے کہ حاجی مزدلفہ کا وقوف کرتا ہے اس وقوف کرنے والے کو اللہ پاک اس کے حقوق العباد کے معاملات بھی معاف کرنے کی سبیل فرمائے گا۔[1] پھر ہم کیوں نہ ترسیں؟ پھر ہم کیوں نہ تڑپیں؟

امام حسن رضی اللہ عنہ کا مکہ مدینہ کی حاضری انداز کیسا تھا؟ سماعت کیجئے:

امام حسن اور 20 پیدل حج

راکب دوش مصطفیٰ، سید الاسخیاء، برادر شہید کربلا، جگرِ گوشۂ فاطمہ، حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ، آپ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نواسے ہیں، یہ مدینے میں پیدا ہونے والی شخصیت ہیں، یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی گود میں پلنے والی شخصیت ہیں مگر ان کا انداز دیکھئے۔

اے حج پر جانے والو! شرم کے ساتھ، ندامت کے ساتھ اور آنسوؤں کے ساتھ جانا۔امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں شرمندہ ہوں کہ اللہ پاک سے کس طرح ملاقات کروں گا۔ افسوس! اس کے پاک گھر کی زیارت کو کبھی پیدل نہیں جاسکا۔ اس کے بعد آپ 20 مرتبہ مدینہ منورہ سے پیدل حج کو حاضر ہوئے۔[2] 20 مرتبہ پیدل حج، آج کے حساب سے تقریباساڑھے 4 سو کلو میٹر بنتا ہے اور اس وقت تو پہاڑ بھی ہوں گے،

---

1 ...بہار شریعت، 1/1133۔

2 ...حلیۃ الاولیاء، 2/46، رقم: 1431

ریگستان بھی بیچ میں آتے ہوں گے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ 20 مرتبہ پیدل حج کو آئے۔

امام حسن کی عاجزی

منقول ہے: ایک مرتبہ آپ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا، مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کی، واجبُ الطواف ادا کرنے کے بعد اپنا رخسار مبارک مقام ابراہیم پر رکھ دیا اور زار و قطار روتے ہوئے اس طرح مناجات کیں: اے میرے رب قدیر! یہ حقیر بندہ تیرے دروازے پر حاضر ہے، تیرا بھکاری تیرے دروازے پر حاضر ہے، تیرا مسکین بندہ تیرے دروازے پر حاضر ہے۔ یہ الفاظ دہراتے رہے، آپ روتے رہے، اس کے بعد مسجد الحرام سے باہر تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ کا گزر چند مسکینوں کے پاس سے ہوا، وہ بیٹھے صدقے کی روٹیوں میں سے کھا رہے تھے، انہوں نے آپ کو سلام کیا اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی، آپ ان کے دستر خوان پر بیٹھ گئے اور فرمایا: اگر یہ صدقے کے ٹکڑے نہ ہوتے میں بھی تمہارے ساتھ کھاتا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ آلِ رسول پر صدقہ حرام ہے اس کے بعد ان مسکینوں کو اپنے گھر لے آئے ان کی شاندار دعوت کی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے 2 باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں: (1) اللہ والوں کی عاجزی کیسی تھی، نواسۂ رسول ہیں، مسکینوں کے ساتھ زمین پر بیٹھ جاتے ہیں، اپنے گھر لے جاتے ہیں، کبھی زندگی میں آگے بڑھ جائیں، کامیاب ہو جائیں، دنیا میں آپ کا نام ہو جائے پھر بھی عاجزی وانکساری کے پیکر رہنا، غریبوں کے ساتھ اچھا تعلق رکھنا، وہ

1 ...عاشقان رسول کی 130 حکایات، ص 73۔

لوگ جن کو دنیا میں کوئی نہیں جانتا، ہمیں پھر انہیں عزت دینی ہے کیونکہ وہ اللہ پاک کے بندے اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے امتی ہیں

(2) اور دوسری بات شرم، ندامت، عشق کیسا تھا کہ مکہ پیدل جانا ہے اور وہاں جاکر آنسو بہانا ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں ہمیشہ یہ عاجزی اختیار کرنی ہے۔ اللہ پاک مجھے اور آپ کو اپنی مناجات میں گڑگڑانا نصیب فرمائے۔ اپنی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ دعائیں مانگنا نصیب فرمائے۔

خدا مہمان بناتا ہے

حضرت علی بن موفق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حج کی سعادت حاصل کی۔ ذرا غور سے سنئے اور اپنے دل میں مزید حج کی تڑپ پیدا کیجئے، سنئے یہ سفر کیسا ہے!!! یہ کیسا عنایتوں کا سفر ہے!!! آپ کہتے ہیں: میں نے حج کی سعادت حاصل کی، کعبہ مشرفہ کا طواف کیا، حجر اسود کا بوسہ لیا، دو رکعت نماز پڑھی اور کعبے کی دیوار کے ساتھ لگ کر رونے لگے اور عرض کی: یا اللہ! میں نے نجانے تیرے گھر کے گرد کتنے چکر لگائے ہیں مگر میں نہیں جانتا قبول ہوئے کہ نہیں؟ حاضریاں تو بڑی دے دیں، مالک میں نہیں جانتا کہ قبول ہوئے کہ نہیں؟ کہتے ہیں: مجھ پر غنودگی طاری ہوگئی اور اس غنودگی طاری ہونے کے بعد خواب میں یہ آواز سنی: اے علی! ہم نے تیری بات سن لی ہے، کیا تو اپنے گھر صرف اسی کو نہیں بلاتا جس سے تو محبت کرتا ہے؟ اللہ اکبر! تمہیں بلایا گیا ہے، تو تم سے محبت کی گئی ہے، تم پر عنایتیں کرنی ہیں، اسی لئے بلایا گیا ہے[1] وہاں خوش نصیب

1 ... حکایتیں اور نصیحتیں، ص 117۔

جاتے ہیں۔اُنہیں بلایا جاتا ہے، ہم رب قدیر سے دعا کرتے ہیں، اللہ پاک ہم سب کو بھی یہ مبارک سفر نصیب فرمائے، باذوق سفر نصیب فرمائے۔حج مبرور کی سعادت عطا فرمائے۔

شوقِ حج کا انوکھا واقعہ

مکہ پاک کی بات ہو رہی ہے وہاں جانے کی بات ہو رہی ہے، آپ کے شوق میں، ہم سب کے شوق میں مزید برکت ہو ایک اور واقعہ سنتے ہیں: یہ واقعہ ملفوظات اعلی حضرت میں موجود ہے، حضرت مولانا عبد الحق الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ ہند کے جلیل القدر عالم دین تھے مگر ان کے انوار مکہ میں چمک رہے تھے۔40 سال سے زائد مکہ شریف میں رہائش اختیار کئے رہے۔ہر سال لازمی حج کرتے، ایک سال زمانہ حج میں بہت بیمار ہو گئے اب ذوالحجہ کی 9 تاریخ آگئی، حج کا دن آگیا، اپنے شاگردوں سے کہا: مجھے حرم شریف میں لے چلو، اٹھا کر لے چلو، طبیعت خراب ہے، آپ کے شاگرد اُٹھا کر حرمِ پاک لے گئے اور کعبہ شریف کے سامنے بٹھا دیا۔

آپ ذرا غور کریں طبیعت ساتھ نہیں دے رہی، کھڑے نہیں ہوا جا رہا۔اُٹھا کر کعبہ کے سامنے بٹھا دیا، آپ نے زم زم شریف منگوایا اور پیا اور اللہ پاک سے دعا کی: یا اللہ! مجھے حج سے محروم نہ رکھنا۔اسی وقت مولائے پاک نے ایسی قوت عطا فرمائی کہ اُٹھ کر اپنے پاؤں سے عرفات شریف چلے گئے اور حج بھی ادا کر لیا۔[1]

1 ...ملفوظات اعلی حضرت، ص198۔

دِکھا ہر برس تُو حرم کی بہاریں | شَرَف ہر برس حج کا پاؤں خدایا

دیکھئے تو سہی !40سال تک ہر سال حج کرتے رہے۔ پیروں میں طاقت نہیں ہے، ہمت جواب دے گئی ہے مگر عزم جوان ہے، اللہ پاک کی بارگاہ میں پھر بھی التجا ہے کہ مولا! پھر حج کرنا ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی شوق حرم عطا فرمائے۔ حقیقی معنی میں مکہ پاک اور مدینہ طیبہ جانے کی تڑپ نصیب کرے۔ زم زم پینا نصیب کرے، آپ نے تبرکاً زم زم تو اپنے وطن میں پیا ہو گا مگر خدا کی قسم !جب کعبہ مشرفہ آنکھوں کے سامنے ہو، ہاتھ میں زم زم کا پیالہ ہو، رب کی بارگاہ میں التجا ہو رہی ہو اور بندہ وہ مقدس پانی پیتا ہے۔ اس وقت زم زم پینے کا لطف ہی کچھ اور ہے اے اللہ! آج اس اجتماع کے صدقے ہمیں جلدی جلدی کعبے کی زیارت عطا فرما اور کعبے سامنے کھڑے ہو کر ہمیں زم زم پینا نصیب فرما۔

تو مکّہ مدینہ دکھا یاالٰہی | چلے طَیبہ پھر قافِلہ یاالٰہی

2ہزار سال پہلے بخشش

حضرت ابن منکدر رحمۃ اللہ علیہ نے 32 حج کئے اور اس کے بعد دعا کرتے ہیں: یا اللہ! ایک حج تو میرا اپنے لئے ہے باقی میں نے 31 حج ان کے لئے تحفہ کر دیا جو عرفات کے میدان میں تو آئے مگر ان کا حج قبول نہ ہوا ہو۔ اے اللہ! یہ حج ان کو ایصال کرتا ہوں۔ اللہ اکبر! غیب سے ندا آئی: اے ابن منکدر! کیا تو اس پر کرم کرتا ہے جس نے کرم کو پیدا کیا ہے؟ کیا تو اس پر سخاوت کرتا ہے جس نے سخاوت کو پیدا کیا ہے؟ تیرا رب تجھ سے فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں نے وقوفِ عرفات کرنے والوں کو عرفات آنے سے

پہلے، عرفات پیدا کرنے سے پہلے 2 ہزار سال پہلے ہی بخش دیا ہے۔[1]

سبحان اللہ! ابھی تو عرفات بنا ہی نہیں تھا۔ اللہ نے وقوف عرفات میں آنے والوں کو پہلے ہی بخش دیا ہے۔ اللہ اکبر! وہاں تو خوش نصیب جاتے ہیں۔ اللہ پاک مجھے بھی، آپ کو بھی یہ سفر بار بار نصیب فرمائے۔

غلام دور ہی اچھا

زبردست عاشق رسول، حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ، ان کی بہت ساری کتابیں مشہور ہیں۔ ان کی حاضری دینے کا انداز کیا تھا۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت، فقیہ اعظم، علامہ محمد شریف محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حج کو گیا اور میں نے مدینہ منورہ میں حاضری دی، سبز سبز گنبد کے دیدار سے مشرف ہوتے وقت میں نے بابُ السَّلام کے قریب گنبد خضراء کے سامنے ایک سفید ریش نورانی چہرے والے بزرگ کو دیکھا جو تھوڑا سا دور ہو کر دوزانوں سوئے گنبد خضراء بیٹھے ہیں، روضہ انور کی طرف، قبر انور کی طرف رُخ کر کے بیٹھے ہیں، مجھے کسی نے بتایا یہ حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی ہیں، میں ان کے قریب گیا ان سے گفتگو کی کوشش کی، میں نے عرض کی کہ میں ہندوستان سے آیا ہوں۔ آپ کی کتابیں حجۃ اللہ علی العالمین اور جواہر البحار وغیرہ میں نے پڑھی ہیں اور جب سے پڑھی ہیں آپ سے دل میں بڑی عقیدت ہے، حضرت نے بڑی عقیدت فرمائی۔ مصافحہ بھی فرمایا۔

---

1 ...حکایتیں اور نصیحتیں، ص118۔

میں نے ان سے عرض کی : حضور! آپ حاضری دینے آئے ہیں تو اِتنا دور کیوں بیٹھے ہیں؟ روضۂ رسول سے آپ اتنا دور کیوں ہیں؟ اللہ اکبر! اتنی بڑی عظیم ہستی نے کیا جواب دیا، فرماتے ہیں: میں اس لائق نہیں کہ قریب جاسکوں۔ میں آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا غلام ہوں، میں دور ہی ٹھیک ہوں۔[1] اس قدر عظیم شخصیت ہیں مگر روضۂ رسول پر حاضری کا انداز کیسا ہے۔

امام مالک اور ادبِ مدینہ

میں اور آپ، ہم سب مدینے جانے کی تمنا رکھتے ہیں۔ ہم میں سے کئی ایسے ہوں گے جو مدینہ دیکھ آئے، ہم گئے تو کیا گئے۔ دیکھیں! اللہ والے مدینہ کیسے جاتے ہیں؟ جاتے ہیں تو کس انداز سے جاتے ہیں؟ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کروڑوں مالکیوں کے پیشوا ہیں، زبردست عاشق رسول ہیں، فرماتے ہیں: کوئی رات ایسی نہیں گزری میں نے جس میں تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت نہ کی ہو۔[2] آپ نے زندگی مدینے میں گزاری مگر جتنا عرصہ مدینے میں رہے ساری زندگی چپل نہ پہنی۔[3] رفع حاجت کے لیے مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے۔[4] ایک بار آپ کو تحفے میں گھوڑے پیش کئے گئے۔ آپ نے وہ گھوڑے واپس کر دیئے، آپ نے رفقاء کو دے دیئے کہا: مجھے اللہ پاک

---

1 ...عاشقان رسول کی 130 حکایات، ص149۔
2 ...حلیۃ الاولیاء، 6/346۔
3 ...طبقات الکبری، ص76۔
4 ...بستان المحدثین، ص19۔

سے حیا آتی ہے کہ اُس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے رَوندُوں جس میں میرے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جلوہ فرما ہیں۔[1] سبحان اللہ! کیا انداز تھا، کیا طریقہ تھا۔

سرکار نے کرم فرمایا

امام العارفین حضرت سیّد احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ ان پر یادِ طیبہ، عشق رسول کا غلبہ رہا کرتا تھا۔ آپ روحانی طور پر نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دیا کرتے تھے مگر جسم کے ساتھ، ظاہری طور پر حاضری کے لئے منتظر رہا کرتے تھے، ایک بار انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں، دربار رسالت میں پہنچ گئے، مدینے پہنچ گئے، روضۂ رسول کے سامنے، اب حضرت شیخ سیّد احمد کبیر رفاعی نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اور قبرِ انور کے سامنے کھڑے ہوئے تو یہ دو شعر پڑھے:

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا
تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَھِیَ نَائِبَتِیْ
وَھٰذِہٖ دَوْلَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ
فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

میں دُوری کی حالت میں اپنی رُوح کو خدمتِ مُبارکہ میں بھیجا کرتا تھا جو میری نائب بن کر آستانۂ مُبارکہ کو چُوما کرتی تھی۔ حضور اب بدن کے ساتھ حاضر ہوا ہوں ملنے کی باری آئی

1 ...احیاء العلوم، 1/48۔

ہے حضور اپنا ہاتھ مبارک روضے سے باہر نکالیں میں اُسے بوسہ دینا چاہتا ہوں۔

عشق کی انتہا دیکھئے، نبی پاک سے تعلق دیکھئے، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کا عالم کیا تھا اور یہ فریاد تھی، یہ عرض تو تھی مگر آپ جانتے ہیں کیا ہوا؟ اللہ اکبر! تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ وہاں قریب موجود تمام لوگوں نے دیکھا کہ فَخَرَجَتِ الْيَدُ الشَّرِيْفَةُ مِنَ الْقَبْرِ الشَّرِيْفِ فَقَبَّلَهَا روضۂ رسول سے دست اطہر باہر نکلا اور حضرت شیخ احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان ہاتھوں کو بوسہ دیا۔[1]

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت

اگر عشق رسول سیکھنا ہے، عشق رسول کی شمع اپنے دل میں روشن کرنی ہے، تو آیئے! بریلی کے تاجدار مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سیکھئے، جو آج بھی عشق کی یونیورسٹی کا درجہ رکھتے ہیں، جو امام عشق و محبت ہیں، جو آج بھی عشق رسول کرنا، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اپنا سب کچھ فدا کرنا سکھاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے آج بھی کلام پڑھیں تو سمجھ آتی ہے حاضری دینی کیسی ہے؟ حاضری کے لئے جانا کیسے ہے؟ جا کر التجا کیسے کرنی ہے؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تو کہتے ہیں: روضۂ رسول پر جانا تو سب کچھ فدا کر دینا۔ لکھتے ہیں:

---

1 ... الحاوی للفتاوی، 2/314۔

پارۂ دل بھی نہ نِکلا دِل سے تحفے میں رضاؔ

اے رضا! مدینے تو گئے تھے، دل کا ٹکڑا کاٹ کر اگر مدینے کے کتوں کو کھلا دیتے تو کیا ہو جاتا۔

پارۂ دل بھی نہ نِکلا دِل سے تحفے میں رضاؔ | اُن سگانِ کو سے اتنی جان پیاری واہ واہ

اعلیٰ حضرت علوم کا سمندر

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ جب حج پر جاتے ہیں، آپ کا کیسا عشق تھا، وہ علم کے سمندر تھے اور ان کے مقابلے میں تو ہم قطرہ بھی نہیں ہیں، ان کا حافظہ، ان کی کتابیں، ان کے فتاویٰ، ان کا مقام آج بھی لوگ ان کی ذات پر Ph.D کر رہے ہیں۔ علمائے کرام اب تک اس بات کا احاطہ ہی نہیں کر سکے کہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کو کتنے علوم پر دسترس حاصل تھی۔ کوئی کہتا ہے 55 علوم، کوئی کہتا ہے 100 علوم، علماء کہتے ہیں کہ بات یہ ہے کہ جس نے جس علم کے بارے میں سوال کیا میرے امام نے اس علم کا جواب عطا کر دیا۔ جس نے جس زبان میں سوال کیا اسے اس زبان میں جواب عطا کر دیا۔ لوگوں نے جتنا پوچھا انہوں نے اتنا بتا دیا۔ ان کے پاس کیا تھا، وہ جانیں ان کا رب جانے، ایسی عظیم ہستی ہیں مگر سیکھئے ان سے کہ دیوانگی کس کو کہتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے آپ سے کہتے ہیں، خود کو مخاطب کر کے کہتے ہیں: لوگ تمہاری عقل کے، تمہارے دماغ کا بڑا چرچہ کرتے ہیں، میں جو بات سکھانا چاہتا ہوں، جو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے اور آپ کو یہ رنگ بھی چاہئے، مجھے اور آپ کو

یہ دیوانگی بھی بہت ضروری ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے رضا! تیرے دماغ کے بڑے چرچے ہیں مگر عقل کا کام تو یہ تھا کسی مدینے کے کتے کے پیروں کو چوم لیتا۔ کسی سگ طیبہ کے پیروں کا بوسہ دیتا۔

رضاؔ کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چُومے | تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

اپنے عاشق کو دیدار کروادیا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے روضۂ رسول پر حاضری دی، وہ بھی کیا خوب منظر ہوگا۔ عاشق ماہِ رسالت اپنے محبوب کے روضے پر حاضر ہیں، اب دل میں یہ ٹھانی تھی کہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار کرنا ہے، ساری رات درود پاک پڑھتے رہے، ساری رات پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں اشک بہاتے رہے، تمنا یہ تھی کہ دیدار ہو، اپنے عاشق کو تڑپایا گیا، امتحان لیا گیا، ساری رات گزر گئی، دیدار نہ ہوا، پھر اعلیٰ حضرت نے ایک کلام لکھا وہ کلام آج بھی پڑھیں تو ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں | تیرے دِن اے بہار پھرتے ہیں
ہر چراغِ مزار پر قُدسی | کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں

قدسی کا مطلب فرشتہ ہوتا ہے، فرشتے کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں۔

اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں | مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

اور یہ منظر تو آج بھی آنکھوں سے آپ دیکھ سکتے ہیں۔

ہم اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مقام و مرتبہ کو جانتے ہیں، مانتے ہیں، اعلیٰ حضرت ہمارے نزدیک مسلم ہیں، وہ ہمارے امام ہیں مگر ہمارے امام نے یہ بات سکھادی کہ دربارِ رسالت

میں دیوانگی کیسی ہونی چاہئے، وہاں کیسی دیوانگی درکار ہے، وہاں کیسی عاجزی درکار ہے، وہاں پر بس اپنا سب کچھ فدا کرنا درکار ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

کوئی کیوں پُوچھے تیری بات رضاؔ | تجھ سے کتّے ہزار پھرتے ہیں

جب اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی عاجزی اپنائی تو پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے اس عاشق پر کرم فرمادیا اور جاگتی آنکھوں سے اپنا دیدار عطا فرمادیا۔

روضے پر نگاہ پڑے اور دم نکل جائے

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا دوسری بار سفر حج تھا، ارکان حج ادا کرنے کے بعد بیمار ہو گئے مگر آپ فرماتے ہیں : بیماری کے لمبا ہو جانے سے زیادہ مجھے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں حاضری کی فکر تھی۔ بخار نے شدت اختیار کی لیکن میں نے اسی حالت ہی میں مدینۂ منورہ کی حاضری کا ارادہ کر لیا۔ مکہ شریف کے علماء کہنے لگے : آپ شدید بیمار ہیں اور سفر بھی کافی لمبا ہے، اپنا ارادہ بدل دیجئے، آپ مدینہ طیبہ نہ جایئے۔ عاشقوں کے امام نے تڑپ کر کیا جواب دیا، کہتے ہیں: اگر سچ پوچھئے تو در حقیقت میرے یہاں آنے کا اصل مقصد زیارت مدینہ طیبہ ہے۔ دونوں بار اسی نیت سے گھر سے چلا تھا، معاذ اللہ ! اگر زیارت مدینہ نہ ہو تو حج کا کچھ مزہ نہیں۔ علمائے مکہ نے پھر روکا میری حالت یاد دلائی میں نے ان کے سامنے یہ حدیث پاک پڑھی : مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ جس نے حج کیا میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی۔

اعلی حضرت اور علم حدیث

علمائے کرام نے فرمایا: آپ تو پہلے بھی زیارت کر چکے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں: میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ جتنے حج کرنے ہیں کرو اور زندگی میں ایک بار حاضری دے دو۔ حج کے ساتھ مدینہ کی حاضری لازمی ہے، سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں کی حاضری لازمی ہے۔ آپ دعا فرمائیں میں سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں تک پہنچ جاؤں۔ روضۂ اقدس پر نگاہ پڑ جائے اگرچہ اسی وقت دم نکل جائے۔[1]

اعلیٰ حضرت کا عشق کیسا تھا؟ کیا خوب انداز میں سمجھاتے ہیں۔

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیے
اصلِ مُراد حاضری اس پاک در کی ہے
کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نَہضَت کدھر کی ہے

پیر مہر علی شاہ پر کرم نوازی

تاجدار گولڑہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو کون نہیں جانتا، یہ وہ بزرگ ہیں جن کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے مگر یہ مقام و مرتبے والے، یہ بڑی بڑی دستار والے، جن کے خود لاکھوں مریدین ہیں، یہ جب اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے روضے کی طرف نظر کرتے ہیں۔ جب یہ مدینے کی بات کرتے ہیں تو ان کا رنگ ہی کچھ اور ہو جاتا، ان کا انداز ہی کچھ اور ہو جاتا۔ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی سفر مدینہ میں دیدار نصیب ہوا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جلوہ نصیب ہوا، واقعہ طویل ہے۔ آپ نے نبی پاک صلی

1 ...ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص 201۔

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں کو گویا پکڑ کر پیارے آقا سے التجائیں کی۔[1] پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

اَج سِک مِتراں دی وَدھیری اے | کیوں دِلڑی اُداس گھنیری اے
لُوں لُوں وِچ شوق چنگیری اے | اَج نَیناں لائیاں کیوں جھڑیاں

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد میں وہ آنسو ہی بہایا کرتے کیونکہ بار بار وہ جلوہ نظر آتا، جھوم کر لکھتے ہیں :

سُبْحٰنَ اللہ! مَا اَجْمَلَکَ
مَا اَحْسَنَکَ مَا اَکْمَلَکَ

کِتّھے مِہر علی کِتّھے تیری ثنا | گستاخ اکھیں کِتّھے جا اڑیاں

پیارے اسلامی بھائیو! اب ذرا غور کیجئے! یہ وہ بزرگ ہیں جن کے سینے میں علم کا سمندر موجزن ہے، ان کی بڑی ریاضتیں بھی ہیں، ان کے مریدین کا تانتا ہے مگر دربارِ رسالت میں ایک دیوانے کی حیثیت سے ہیں۔ اے کاش! مجھے اور آپ کو وہ دیوانگی کی رمق نصیب ہو جائے۔

دعوت اسلامی مدینہ کا فیضان ہے

الحمدللہ! ہماری بھی خوش نصیبی ہے، ہم جس تحریک سے وابستہ ہیں، جس شیخ کے مرید ہیں، ہم جس شخصیت کے پیچھے چلنے والے ہیں۔ اللہ اکبر! آج کے اس دور میں، اس صدی

1 ... عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص150۔

کے اندر ایسا عاشق رسول، ایسا عاشق مدینہ ہم نے تو نہیں دیکھا، جس نے کروڑوں لوگوں کو عشق رسول کا ایسا جام پلایا کہ بچہ بچہ مدینے کی یاد میں تڑپ رہا ہے۔ کیا اسلامی بھائی، کیا اسلامی بہنیں، کیا طلبہ، کیا دعوت اسلامی والے سب کو مدینہ مدینہ کرنے پر لگا دیا۔

دعوت اسلامی تو ایسا مدینے کا عشق اور محبت تقسیم کر رہی ہے کہ پوری دعوت اسلامی کا اسٹرکچر ہی ذکر مدینہ پر قائم نظر آتا ہے۔ ہمارا دارالعلوم ہو تو جامعۃ المدینہ، ہمارا مکتبہ ہو تو مکتبۃ المدینہ، ہمارا مدرسہ ہو تو مدرسۃ المدینہ، ہمارا اسکول ہو تو دارالمدینہ، ہمارا چینل ہو تو مدنی چینل تاکہ آپ کے مریدین، آپ سے محبت کرنے والے، دعوت اسلامی والوں کی زبان پر ہر وقت ذکر مدینہ رہے، یادِ مدینہ میں ترستے رہیں مگر یاد رکھئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بعض اوقات اپنی مصروفیات میں، اپنے معاملات میں، کبھی بھی زندگی میں ہم اس ذکر مدینہ سے، اس عشق مدینہ سے، اس دیوانگی سے دور ہو جائیں۔ اللہ پاک مجھے اور آپ کو ایسی زندگی نصیب فرمائے کہ

کروں دم بدم میں ثنائے مدینہ | لگاتا رہے دل صدائے مدینہ

اے کاش! ذکرِ مدینہ میں زندگی گزرے۔ اے کاش! حرمین کی یاد میں زندگی گزرے۔ اے کاش! یہی کیفیت ہر وقت رہے۔ اے کاش! ہمیں مدینے میں مرنا نصیب ہو جائے، جی ہاں! مدینے میں موت کی تمنا فقط ہماری نہیں، بڑے بڑے اسلاف، بڑے بڑے علماء کی زندگی خواہش ہوا کرتی، یہ تمنا ہوا کرتی، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تو خاص یہ دعا مانگا کرتے: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی شَھَادَۃً فِی سَبِیلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِی فِی بَلَدِ رَسُولِكَ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اے اللہ !تو مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور اپنے رسول کے شہر میں موت عطا کر۔[1]

محدث اعظم پاکستان اور محبت مدینہ

محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کو کون نہیں جانتا۔ملک و بیرون ملک میں بڑے بڑے مفتیان کرام آپ کے شاگرد ہیں۔ ان کی مدینے سے محبت کیسی تھی، ایک بار آپ رحمۃ اللہ علیہ دورہ حدیث کا درجہ پڑھا رہے تھے،ایک حاجی صاحب تشریف لائے اور مدینے کی کھجوریں پیش کیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے طلبہ میں کھجوریں تقسیم کیں اور ایک کھجور داڑھ کے نیچے رکھ لی، فرماتے ہیں: اب منہ میں کھجورِ مدینہ رکھ لی ہے جب تک گھل کر اندر جاتی رہے گی ایمان تازہ ہوتا رہے گا۔[2] ہمارے اسلاف رحمۃ اللہ علیہم کا عالم یہ تھا۔

کچھ ٹکڑے مدینے میں دفن

خود محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب مدینے سے واپسی کا وقت تھا کچھ بال اور ناخن میں نے وہاں دفن کر دیئے ہیں اور بارگاہِ رسالت میں یہ عرض کی ہے : یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! مدینہ پاک میں مرنا تو میرے اختیار میں نہیں تھا، اپنے جسم کے کچھ اجزاء وہیں دفن کرکے آیا ہوں۔ ہم غریبوں کے لئے یہی غنیمت

1 ...بخاری، 1/622، حدیث:1890۔
2 ...حیات محدث اعظم، ص155۔

ہیں۔[1] اے کاش! یہ کیفیت بن جائے کہ سب کچھ مدینے پہنچ جائے۔ اعلیٰ حضرت کہتے ہیں:

جان و دل ہوش و خِرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا

اللہ پاک مجھے اور آپ کو حرمین سے ایسی محبت عطا کرے کہ اگر مجھے کوئی نیند سے اُٹھا کر پوچھے، کبھی بھی مجھ سے کوئی میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوچھے کہ بتاؤ کیا چاہتے ہو؟ تمہیں کس چیز کی تمنا ہے؟ تو دل سے، زبان سے، دماغ سے ایک ہی صدا نکلے کہ غلام کو آقا کے در پر پہنچادو۔ ارے آقا سے دور رہ کر زندگی اچھی نہیں ہے۔

مزہ کیا خاک آئے ایسے دور رہ کر جینے میں
کہ پروانہ یہاں تڑپے جلے شمع مدینے میں

غلام آقا کے در پر جانے کو نہ ترسے تو کدھر جائے۔ میرے آقا نے کیسی حوصلہ افزائی، کیسی ترغیب، کیسی **Encouragement** فرمائی ہے۔ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خود فرماتے ہیں: مَنْ زَارَ قَبْرِی وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِی[2] جس نے میرے روضے کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پاس کچھ نہیں ہے، کوئی عمل نہیں ہے، اے کاش! ہم گنہگاروں کو آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے در پر بلالیں۔ کاش! اللہ کریم ایسا

---

1 ...حیاتِ محدثِ اعظم، ص155۔
2 ...دار قطنی، 2/351، حدیث:2669۔

کرم کرے، ہمیں حج کی سعادت مل جائے۔ عرفات جائیں، گناہ معاف ہو جائیں، مزدلفہ جائیں، حقوق العباد معاف ہوں اور پھر ان گناہوں سے پاک ہو کر روضہ رسول پر جائیں تو شفاعت کی خیرات مل جائے۔

حاضریٔ دربارِ مصطفٰی کے آداب

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے بہار شریعت لکھی ہے، آپ نے حاضری دربارِ مصطفٰی کے چند آداب لکھے ہیں۔ اتنے پیارے آداب ہیں، یقیناً! ہم مدینہ سے دور ہیں لیکن! یہ ذرا آداب تو سنیئے ان شاء اللہ ذوق بڑھے گا اور ہم یہ نیت کرتے ہیں: جب بھی مدینے جائیں گے ان شاء اللہ ان آداب کا خیال رکھیں گے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ❁ حاضری میں خالص زیارتِ اقدس کی نیت کیجئے۔ حج اگر فرض ہے تو حج کر کے مدینۂ طیبہ حاضر ہو۔ ❁ راستے بھر ذکر و درود میں مشغول رہیے۔ ❁ جب حرم مدینہ آئے تو بہتر یہ ہے کہ روتے، سر جھکائے، آنکھیں نیچی کئے درود شریف کی کثرت کرتے ہوئے اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلیئے۔ ❁ مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو کر پہلے صلوٰۃ والسلام عرض کیجئے ❁ پھر تھوڑا ٹھہرو جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے حاضری کی اجازت مانگتے ہو۔ ❁ نہایت خشوع و خضوع سے روضۂ اقدس پر حاضری دیجئے۔ ❁ رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت بنا لیجئے۔ ❁ قبلہ کو پیٹھ کیجئے ❁ کم از کم چار ہاتھ یعنی دو گز دور نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ انور کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہوں ❁ اس دوران دل پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی کی طرف متوجہ رکھنے کی کوشش کیجئے۔ ❁ جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب

ہوا ایک سانس بھی بیکار نہ جائے۔ ضروریات کے سوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت حاضر رہیے۔ نماز، تلاوت اور درود میں وقت گزاریئے۔ دنیا کی بات تو کسی بھی مسجد میں نہ چاہئے نہ کے مسجد نبوی شریف میں۔ مدینہ طیبہ میں روزہ نصیب ہو خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدۂ شفاعت ہے۔

سنیں!! سنیں!! یہاں ایک نیکی 50 ہزار لکھی جاتی ہے لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش کیجئے۔ کھانے پینے کی کمی ضرور کیجئے اور جہاں تک ہو سکے صدقہ کیجئے، شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں بھی گنبد خضریٰ پر نظر پڑے فوراً دست بستہ ہاتھ باندھ کر اُدھر منہ کر کے صلوٰۃ والسلام عرض کیجئے اس کے بغیر ہر گز نہ گزریئے کہ خلاف ادب ہے۔ قبر کریم کو ہر گز پیٹھ نہ کی جائے اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہوں کہ پیٹھ کرنی پڑے۔[1]

یہ عشق والوں کے انداز ہیں اللہ مجھے اور آپ کو باذوق اور باشوق حاضری عطا فرمائے۔ کیا خوبصورت بات شاعر لکھتے ہیں ناں:

اک روز ہو گا جانا سرکار کی گلی میں	ہو گا کبھی ٹھکانہ سرکار کی گلی میں
گو پاس کچھ نہیں ہے لیکن یہ دیکھ لے گا	اک دن مجھے زمانہ سرکار کی گلی میں
دل میں نبی کی یادیں لب پر نبی کی نعتیں	جانا تو ایسے جانا سرکار کی گلی میں

1 ... بہار شریعت، 1/1222، حصہ:6۔

سمجھیں گے ہم نیازیٔ ان کی کرم نوازی | جس دن ہوئے روانہ سرکار کی گلی میں

سچا عشق مدینہ مل جائے

اللہ کریم آج کے اس اجتماع کی برکت سے مجھے اور آپ کو سچا عشق مدینہ عطا فرمائے، حاضری مدینہ کی سچی پکی تڑپ نصیب فرمائے۔ جو حج پر جارہے ہیں رب کریم ان کا سفر قبول فرمائے، ان کے لئے آسانیاں عطا فرمائے اور جو بیچارے رہ گئے ہیں، تڑپ رہے ہیں، دیکھ کر ترس رہے ہیں اللہ کریم سے دعا ہے کہ جلد ایسی کوئی سبیل ہو، ہم بھی احرام پہنیں، ہم بھی لبیک کی صدائی بلند کریں، ہم بھی اس مغفرت والے سفر کو روانہ ہو جائیں اور وہاں جا کر ہم بھی اپنا دامن پساریں، ہم بھی اللہ کریم کی بارگاہ میں دعائیں کریں۔ اللہ کریم ہم سب کو یہ مبارک سفر بار بار نصیب فرمائے۔

اگر ہم نہ جاسکیں تو تڑپنے کا، مچلنے کا، آنسو بہانے کا سلیقہ نصیب فرمائے۔ اس کا بھی ایک لطف ہے، دنیا میں کوئی چیز بندہ نہ پائے، تڑپے تو طبیعت خراب ہو جاتی ہے، مدینہ وہ جگہ ہے، مکہ وہ شہر ہے کہ نہ جانے کی وجہ سے جب تڑپتا ہے، انسان آنسو بہاتا ہے، اس کا بھی لطف ہے، اس کا بھی سرور ہے، اللہ یہ سرور ہمیں عطا کرے، یہ درد نصیب فرمائے۔

بریلی کے تاجدار امام اہلسنّت لکھتے ہیں:

جان ہے عشقِ مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا

اللہ کرے یہ درد بڑھتا ہی رہے یہ درد کم نہ ہو

جان ہے عشقِ مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

یہ کونسا درد ہے جس میں مزہ ہے، درد میں تو تکلیف ہوتی ہے۔ سیکھئے خاندانِ اعلیٰ حضرت سے۔ برادر اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

مرے دل کو دردِ اُلفت وہ سکون دے الٰہی

ایک طرف درد کی بات کرتے ہیں اور اس درد کو سکون بھی کہہ رہے ہیں

مرے دل کو دردِ اُلفت وہ سکون دے الٰہی
میری بے قراریوں کو نہ کبھی قرار آئے

جب یاد آگئے سب غم بھلا دیئے

اللہ پاک مجھے اور آپ کو ایسی بے قراری، ایسا درد نصیب کردے، رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکر چھڑ جائے تو جی چاہتا ہے کہ بات ہوتی رہے، ذکر ہوتا رہے، محبوب کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بات ہوتی رہے مگر سچ بتایئے جو اس وقت میرے ساتھ اس بیان میں واقعی موجود ہیں، میں آپ سب سے ایک سوال کرتا ہوں شاید تھوڑی دیر پہلے آپ کو کوئی اپنی پریشانی یاد ہوگی، تھوڑی دیر پہلے آپ کو اپنا کوئی دکھ یاد تھا۔ آپ کسی پریشانی میں مبتلا ہیں مگر یہ طے ہے جب آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد آجائے تو پھر کوئی درد یاد نہیں رہتا پھر کوئی غم یاد نہیں رہتا اور یہ بات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔ اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی جب یاد آتی ہے ناں تو پھر کوئی اور غم یاد نہیں رہتا۔ اللہ پاک یہی غم نصیب کرے۔ یہی فکر اور یہی سوچ نصیب کرے تو پھر زندگی بہت اچھی گزرے گی۔ اللہ پاک مجھے اور آپ کو ہم سب کو سچا عاشق رسول بنائے۔ بارگاہ رسالت میں حاضری کی تڑپ موجود ہو اور راتوں میں آنسو بہانا بھی نصیب ہو۔ اللہ کرے کہ ایسی تنہائی والی راتیں بھی ملیں جب میں ہوں اور یاد رسول ہو۔ آقا کی یاد میں رونا نصیب ہو۔ پھر دیکھیں:

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب اَنجمن آرائی ہو

اللہ پاک یہ کیفیات نصیب فرمائے۔

دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہیئے، مدنی چینل دیکھتے رہیئے، یہ آپ کی دعوت اسلامی ہے، جو یہ چاہتی ہے ہم سب کے دلوں میں عشق رسول بڑھتا رہے اور اگر آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت مل گئی تو انسان زندگی بہت اچھے انداز میں سنتوں کے مطابق، شریعت کے تقاضوں کے مطابق گزارتا ہے۔

ایک بات طے ہے کہ جب بندہ اچھا مسلمان بن جائے تو وہ اچھا کاروباری بھی بن جاتا ہے۔ وہ اچھا فیملی ممبر بھی بن جاتا ہے۔ وہ اچھا شہری بھی بن جاتا ہے، وہ اچھا پڑوسی بھی بن جاتا ہے کیونکہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتوں میں یہ تمام تعلیمات موجود ہیں۔ تو اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہمارا معاشرہ درست ہو جائے تو ہم سب کو سچا، پکا مسلمان بننا

ہو گا۔ سب چیزیں بہتر ہونا شروع ہو جائیں گی۔ دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہیے۔ مدنی چینل دیکھتے رہے، اللہ کریم ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔


2اپریل2010

سیالکوٹ، پاکستان

مدینے سے محبت

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- مدینے جیسا شہر نہیں
- خاکِ مدینہ باعثِ شفا
- دل کی سنی جاتی ہے
- اٹھا دو پردہ دکھا دو جلوہ
- غمخواری امت پہ لاکھوں سلام
- کیا جواب دیں گے؟

Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔



Scan کیجئے۔



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ باکمال ہے: زَیِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّكُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ[1] تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر آراستہ کیا کرو کہ تمہارا مجھ پر درودِ پاک پڑھنا کل بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ کثرت کے ساتھ درودِ پاک پڑھنا اپنا معمول بنالیں۔ علمائے کرام فرماتے ہیں: جو کوئی روزانہ کم از کم 313 بار درودِ پاک پڑھتا ہے، اسے کثرت کے ساتھ درودِ پاک پڑھنے والوں میں لکھ لیا جاتا ہے نیز کثرت سے درودِ پاک پڑھنے والے کو بے شمار برکتیں ملتی ہیں تو آج ہم سب یہاں موجود ہیں۔ سب نیت کر لیں ان شاء اللہ! روزانہ کم از کم 313 مرتبہ درودِ پاک پڑھیں گے۔ ایک بار پھر محبت کے ساتھ جھوم جھوم کر آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات والا تبار پر با آوازِ بلند درودِ پاک پڑھیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... جامع صغیر، ص280، حدیث: 4580۔

مدینے جیسا شہر نہیں

مدینہ طیبہ ایک ایسا شہر ہے کہ اس کا ذکر آتے ہی عاشقانِ مصطفیٰ کے چہروں پر مسکراہٹ آجاتی ہے، دل جھوم اٹھتا ہے، تڑپ جاتا ہے، دنیا میں کوئی ایسا شہر ہو تو بتا دیجئے کہ جس کو دیکھنے کے لئے کروڑوں آنکھیں تڑپتی ہوں، کوئی ایسا شہر ہو تو بتا دیجئے کہ جس کی یاد میں کروڑوں دل دھڑکتے ہوں، کوئی ایسا شہر ہو تو بتا دیجئے کہ جس کی شان میں دنیا کی کثیر زبانوں میں قصیدے لکھے گئے ہوں، کوئی ایسا شہر ہو تو بتا دیجئے کہ جس کو جانے والا اگر کوئی مل جائے تو لوگ اس سے مل کر اشکباری کرتے ہیں، کوئی ایسا شہر ہو تو اس کی مثال دے دیجئے کہ جس کی مٹی سرمہ بنا کر لگانا لوگ اپنے لئے سعادت سمجھتے ہوں۔

دنیا میں لوگ گھومنے پھرنے جاتے ہیں، سفر کرتے ہیں، بھئی! کوئی پیرس ایفل ٹاور دیکھنے جاتا ہے، کوئی جناب لندن کے پارکس اور وہاں کی خوبصورتی دیکھنے جاتا ہے، کوئی جناب جاپان ترقی دیکھنے جاتا ہے، کوئی یورپ جاتا ہے تو وہاں کے آثار قدیمہ اور ماڈرنائز زندگی کو دیکھنے جاتا ہے مگر مدینے کی تو کیا بات ہے کہ مدینے جانے والا وہاں کے پھولوں پر بھی قربان اور مدینے کے کانٹوں پر بھی قربان ہو جاتا ہے۔ مدینے کی چھاؤں پر بھی قربان اور مدینے کی دھوپ پر بھی قربان ہو جاتا ہے۔ مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں | دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

اور میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری لکھتے ہیں:

چھاؤں تو ہر جگہ کی ٹھنڈی ہے | کَیف آوَر ہے موسمِ سرما

ہم مدینہ منورہ کی کیا بات کریں، سچ تو یہ ہے کہ نہ ہماری وہ اوقات ہے، نہ ہمارے پاس وہ

الفاظ ہیں کہ ہم سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے شہر کا تذکرہ کریں۔ اُس جگہ کی بات کریں جہاں آج بھی مدینے کے والی موجود ہیں۔ آج بھی سبز گنبد سے بڑھ کر بھی دنیا میں کوئی حسین عمارت ہے؟ دنیا کی ساری خوبصورتیاں، ساری رعنائیاں، ساری برکتیں مدینے کی دھول پر قربان، خدا کی قسم! دنیا میں کوئی ایسی عمارت نہیں ہے جو سبز گنبد سے زیادہ حسین ہو۔ ایک شاعر کیا خوب لکھتا ہے:

اعزاز یہ حاصل ہے تو حاصل ہے زمیں کو | افلاک پہ تو گنبد خضرا نہیں کوئی

اب ہو سکتا ہے کسی کی ذہن میں یہ سوال آئے کہ دعوتِ اسلامی والے جب دیکھو مدینہ مدینہ کہتے رہتے ہیں۔ مدینے سے اتنی محبت کرتے ہیں، مدینے سے اتنا پیار کرتے ہیں، ان کا مرکز بھی ہوتا ہے تو وہ فیضانِ مدینہ ہوتا ہے۔ مکتبہ کھولتے ہیں تو وہ مکتبۃ المدینہ ہوتا ہے، جامعہ کھولتے ہیں تو وہ جامعۃ المدینہ ہوتا ہے، مدرسہ کھولتے ہیں تو وہ مدرسۃ المدینہ ہوتا ہے، اسلامی بھائی عالم بن جائے اس کو مدنی اسلامی بھائی کہتے ہیں، تو بھائی مدینے سے اتنا پیار کیوں کرتے ہو؟ ارے مجھے بتایئے تو سہی! پیار اگر کرنا ہے تو مدینے سے نہیں کریں گے تو کس سے کریں گے؟

سوال یہ ہے کہ مدینے سے پیار کیوں ہے؟ بندہ سوچے کہ ہم مدینے سے کیوں پیار کرتے ہیں؟ اس لئے نہیں کہ مدینے میں بہت خوبصورت درخت ہیں، اس لئے نہیں کہ مدینے میں ریال چلتا ہے، اس لیے نہیں کہ جناب وہاں پر جا کر بہت ساری چیزیں مل جاتی ہیں۔ مدینے سے پیار اس لئے ہے امیر اہلسنّت لکھتے ہیں:

مدینہ اس لیے عطارؔ جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مرے آقا مرے سرور مدینے میں

پیارے اسلامی بھائیو! تو پتہ چلا کہ مدینے سے پیار اس لئے ہے کہ ہمارے آقا وہاں پر ہیں۔ عشق مصطفیٰ تو مومن کی روح کی جان ہے۔

چلو چوکھٹ پہ اُن کی رکھ کے سر قربان ہو جائیں
حیات جاودانی پائیں گے مر کر مدینے میں

محبت مدینہ اور سرکار کا انداز

یہ عشق و محبت کی بات تھی۔ اب احادیث کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینے سے کتنا پیار فرماتے تھے؟ میرے آقا کس طرح مدینے کے فضائل بیان فرماتے؟ توجہ کے ساتھ سماعت کیجئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ طیبہ کے در و دیوار کو دیکھتے تو اپنی سواری کو تیز فرما دیتے۔ اگر گھوڑے پر ہوتے تو اسے ایڑی لگا دیتے[1] گویا میرے آقا بھی مدینے سے پیار فرماتے ہیں۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو مدینۂ پاک اتنا پیارا تھا کہ ہر سفر سے واپسی میں یُوں تو معمولی رفتار پر جانور چلاتے تھے مگر مدینۂ پاک کو دیکھتے ہی وہاں جلد پہنچ جانے کے لیے سواری تیز فرما دیتے تھے، اسی محبت کا اثر ہے کہ

1 ... بخاری، 1/620، حدیث: 1886۔

مسلمان مدینے پر دل و جان سے فِدا ہیں کیونکہ یہ محبوب کا محبوب ہے۔[1] اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جب مدینے کا سفر اختیار فرماتے ہیں، جب مدینے کی یاد میں تڑپتے ہیں تو کیا لکھتے ہیں:

شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے

اے مدینے کے دیوانو! ان شاء اللہ! آج ہم بھی مدینے کا تذکرہ کرتے رہیں گے۔ اللہ نے چاہا کسی پر تو کرم ہو جائے گا، کسی کی آنکھوں سے پردے اُٹھ جائیں گے کہ آج بھی اگر تڑپ کر کوئی آقا کو یاد کرتا ہے تو کسی کو مدینہ دکھا دیا جاتا ہے اور کسی کو پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار مل جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت کیا لکھتے ہیں:

شکر خدا کہ آج گھڑی اُس سفر کی ہے
جس پر نِثار جان فلاح و ظفر کی ہے
کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نَہضَت کدھر کی ہے

جب صبح کی طرف دھیان گیا تو لکھتے ہیں:

بھینی سُہانی صبح میں ٹھنڈک جِگر کی ہے
کلیاں کِھلیں دِلوں کی ہوا یہ کِدھر کی ہے
ہاں ہاں رہِ مَدینہ ہے غافِل ذرا تو جاگ
اَو پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

---

1 ...مراۃ المناجیح، 4/219۔

اعلیٰ حضرت مدینے جانے والے زائرین کو جھنجوڑتے ہیں، کہتے ہیں: اے زائرو! پتہ ہے کہاں جارہے ہو؟

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو!
کُرسی سے اُونچی کُرسی اسی پاک گھر کی ہے
اللہ اَکْبَر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وَضعِ سر کی ہے

مدینہ منورہ وہ شہر ہے کہ جہاں حاضری کے لئے ملائکہ ترستے ہیں، فرشتے تڑپتے ہیں۔ روایتوں میں آتا ہے کہ ستر ہزار فرشتے صبح کو حاضر ہوتے ہیں، ستر ہزار شام کو حاضر ہوتے ہیں[1] اور یہ زندگی میں ایک ہی بار موقع ملتا ہے۔ فرشتے تڑپتے رہیں پھر ان کو موقع نہیں ملتا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ستّر ہزار صبح ہیں ستّر ہزار شام
یُوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رُخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

اور اے دیوانو! آپ کو مبارک ہو، اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

معصوموں کو ہے عُمر میں صرف ایکبار بار

فرشتے معصوم ہیں مگر ان کو ایک بار باری ملتی ہے اور غلاموں پہ میرے آقا کا کرم دیکھئے:

1 ...مشکوۃ المصابیح، 2/401، حدیث: 5955۔

معصوموں کو ہے عُمر میں صرف ایکبار بار
عاصی پڑے رہیں تو صَلا عمر بھر کی ہے

مدینے کے لئے دعا

مدینے سے کیسا پیار ہے، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینے کے لئے دعا فرماتے ہیں، فرماتے ہیں: یا اللہ! مدینے کی صحت میں برکت دے دے۔ مدینے کے پھلوں میں برکت عطا فرما ہمیں مدینہ پیارا کر دے۔[1] آج دیکھ بھی لیجئے، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یہ دعا کیسی پیاری دعا ہے۔ اعلیٰ حضرت میرے آقا کی دعا کے بارے میں لکھتے ہیں:

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا | دُلہن بن کے نِکلی دُعائے مُحَمَّد
اِجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا | بڑھی ناز سے جب دُعائے مُحَمَّد

میرے آقا نے دعا کر دی، مدینے میں کیسی صحت ہے کہ

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے

اگر کوئی بھی بیمار ہو چاہے کیسا بھی بیمار ہو

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اُٹھا لے جائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے سے

خاکِ مدینہ باعثِ شفا

مدینے میں صحت کیسی ہے کہ مدینے کی مٹی استعمال کر لیں تو اس سے شفا مل جاتی ہے

1 ... مسلم، ص715، حدیث:1374۔

کیونکہ یہ دعائے مصطفٰی ہے۔ مدینے کو پہلے یثرب کہا جاتا تھا کیونکہ وہاں بیماری ہو جایا کرتی، جو جاتا وہ بیمار ہو جاتا مگر جب میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدم لگے تو وہ یثرب مدینہ منورہ ہو گیا۔[1] طابہ ہو گیا، طیبہ ہو گیا، ایسا پاک ہوا کہ آج وہاں کی مٹی میں شفا ہے۔[2] میرے شیخ طریقت، امیر اہل سنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کیا خوب لکھتے ہیں:

خاکِ طیبہ میں رکھی ہے رب نے شِفا | ساری بیماریوں کی ہے اس میں دَوا
اِس کی بَرَکت سے ہر اِک مَرَض دُور ہے | میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے

دل مدینے کی طرف مائل

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض گزار ہیں اے اللہ! ابراہیم تیرے بندے، تیرے خلیل، تیرے نبی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ، تیرا نبی ہوں، انہوں نے مکہ کے لیے دعا کی اور میں مدینے کے لیے ویسے ہی دعا کرتا ہوں جیسی انہوں نے مکہ کے لیے کی۔ اور اتنی ہی اس کے علاوہ۔[3] اب سوچئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لیے کیا دعا کی؟ قرآن پاک کی سورہ ابراہیم آیت نمبر 37 میں یہ دعا ذکر کی گئی:

فَاجْعَلْ اَفْىِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ (پ:13، ابراہیم:37)

ترجمہ کنزُ العِرفان: تو تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ شکر گزار ہو جائیں۔

1 ... مسلم، ص715، حدیث:1374۔
2 ... الترغیب والترھیب، 2/122، حدیث:1885۔
3 ... مسلم، ص311، حدیث:1373۔

اللہ پاک نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا۔ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اللہ پاک کی بارگاہ میں ویسی دعا کی بلکہ اس کے ساتھ کئی گنا اور بھی مانگا۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مدینۂ پاک میں رِزْق کی برکتیں تو آج بھی آنکھوں سے دیکھی جارہی ہیں کہ وہاں ہر طرح کے پھل، فروٹ میسر ہوتے ہیں، وہاں کی آب وہوا ایسی پیاری ہے کہ مکّہ پاک کی ایسی نہیں اور فیصلۂ عشق یہ ہے کہ مکّہ پاک کی عبادات کا ثواب اگرچہ زیادہ ہے کہ وہاں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے (مگر مدینۂ پاک کی عِبَادات میں اللہ پاک کا قُرب زیادہ، اس کا درجہ اعلیٰ ہے۔)[1]

فرشتوں کا پہرہ

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور تو کیجئے کہ مدینہ وہ ہے کہ جس کے فضائل میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بیان فرما رہے ہیں۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایک اور حدیث پاک سنیئے اور جھوم جایئے اور مدینے جانے کی تڑپ کو اور بڑھنے دیجئے۔ اپنے آنسوؤں کو اور بہنے دیجئے کہ مدینہ کیسا پیارا شہر ہے؟ جی ہاں! یہ وہی مقدس شہر ہے جس کے رستوں پر فرشتے پہرے دیتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ کے دروازوں پر فرشتے ہیں۔ یہاں نہ طاعون آسکتی ہے، نہ دجال۔[2]

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت کیا فرماتے

---

1 ...مراٰۃ المناجیح، 4/224۔

2 ...بخاری، ج1/619، حدیث: 1880۔

ہیں، فرماتے ہیں: مدینہ منورہ پر فرشتوں کا یہ پہرہ دائمی ہے کہ اس کے تمام راستوں پر ایسے فرشتے پہرے دے رہے ہیں جن کی وجہ سے وہ جنات مدینہ پاک میں نہیں آسکتے۔ جس کی وجہ سے طاعون پھیلتا ہے۔ آج تک وہاں طاعون نہ پھیلا اور نہ ہی ان شاء اللہ پھیلے گا اور دجال بھی وہاں نہیں پہنچ سکے گا۔[1] جس جگہ میرے آقا پہنچ جائیں اس جگہ کو کیسی برکت مل جاتی ہے، پہلے یہ یثرب تھا مگر میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدم مبارک لگنے کی برکت سے وہ مدینہ بن گیا۔

شفاعت کا ذریعہ

مدینے کے زائرین کو مبارک ہو کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جس شخص نے مدینہ طیبہ کی مشکلات پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔[2] میرے آقا فرماتے ہیں: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ[3] جس نے میرے روضے کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

مدینے میں جائیں تو برکت، مدینے میں رہیں تو برکت، سرکار کے روضے کی زیارت کریں تو برکت، مدینے کی سختیوں پر صبر کریں تو برکت اور مدینے میں مر جائیں تو پھر کیا ہو گا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

طیبہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند

---

1 ...مراۃ المناجیح، 4/240۔
2 ...مشکاۃ المصابیح، 1/512، حدیث: 2755۔
3 ...دار قطنی، 2/351، حدیث: 2669۔

اللہ پاک تربتِ مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ پر کروڑوں انوار و تجلیات کی بارش برسائے۔ آج مدینہ طیبہ میں آرام فرماہیں، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

طیبہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہرِ شفاعت نگر کی ہے

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کیا فرماتے ہیں جھوم جایئے، میرے آقا فرماتے ہیں: تم میں سے جس سے ہو سکے اُسے مدینہ منورہ میں موت آئے تو وہ ایسا ہی کرے کہ جسے مدینہ منورہ میں موت آئے میں اس کی شفاعت کروں گا۔[1]

اللہ پاک ہم سب کو مدینہ پاک میں، سرکار کے قدموں میں، سرکار کے جلوؤں میں ایمان اور عافیت کے ساتھ شہادت کی موت عطا فرمائے۔ جنت البقیع میں مدفن عطا فرمائے۔ کتنے خوش نصیب ہوں وہ لوگ جو آج جنت البقیع میں آرام فرماہیں۔ مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو اس علاقے، اس شہر سے نسبت حاصل ہے میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری لکھتے ہیں:

یارسُول اللہ! مُرشد پر کرم ہوں بے شمار
سوئے ہیں قدموں میں آکر سبز گُنبد دیکھ کر

اور مدینے میں مرنے کے بعد جب قیامت میں اٹھیں گے تو کیا تحفہ ملے گا میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: سب سے پہلے قیامت والے دن میں اُٹھوں گا پھر ابو بکر

1 ...ترمذی، 5/483، حدیث 3943۔

اور پھر عمر پھر میں اہل بقیع کے پاس آؤں گا وہ میرے ساتھ ہوں گے پھر میں مکہ والوں کا انتظار کروں گا۔[1] سبحان اللہ! مدینہ طیبہ میں موت کو گلے لگانے والے کیسی زندگی پاتے ہیں کہ مرتے ہیں تو سرکار کے قدموں میں، سبز گنبد کی چھاؤں میں دفن ہوتے ہیں اور اٹھتے ہیں تو سرکار کے سائے میں اٹھتے ہیں۔

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے | کھلے آنکھ صل علیٰ کہتے کہتے

سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے والہانہ پیار کیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے نسبت رکھنے والی چیزوں سے پیار کیجئے کہ

عشق محمد جس کے سینے میں ہے | کہیں بھی رہے وہ مدینے میں ہے

پیارے اسلامی بھائیو! مدینے سے پیار کیجئے، سرکار سے محبت کیجئے اور جتنا ہو سکے پیارے آقا کے پیار کو اپنے دل میں بڑھنے دیجئے جو جتنا سرکار کا عاشق ہو گا، اتنا اس پر کرم کے دروازیں کھلیں گے اور مدینہ تو وہ ہے، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دربار تو وہ ہے کہ جہاں خوبصورت الفاظ نہیں، خوبصورت چہرہ نہیں، مال و دولت نہیں، دنیا کا مرتبہ نہیں بلکہ دل کی کیفیت دیکھی جاتی ہے، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں کس طرح کرم نوازی ہو جایا کرتی ہے آیئے سنئے اور جھومئے:

دل کی سنی جاتی ہے

ایک بڑھیا کا واقعہ ہے، وہ 85 سال کی بڑھیا تھی، حج پر تشریف لائیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ

1 ...ترمذی، 5/388، حدیث: 3712۔

وسلم کی جالیوں کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے ٹوٹے پھوٹے دیہاتی انداز میں سلام پیش کرنا شروع کیا۔ ابھی وہ سلام پیش کر رہی تھیں کہ اس کے برابر میں ایک اور عورت آ کر کھڑی ہو گئی اور بڑے عمدہ القاب کے ساتھ، بڑے اچھے انداز کے ساتھ وہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھنے لگی۔ اب وہ بڑھیا کا دل ٹوٹ گیا اس نے کہا: میں جاہل، دیہاتی، گوار مجھے تو وہ الفاظ بھی نہیں آتے جو سرکار کے دربار میں پڑھنے چاہئیں۔ وہ بیچاری دلبرداشتہ ہو کر گھر آ گئیں، رات کو جب سوئیں تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خواب میں تشریف لے آئے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں جب اس کی حاضری ہوئی تو اس نے بارگاہ نبوی میں عرض کی: آقا! آپ تو اس کا سلام قبول کرتے ہوں گے جو بہتر انداز میں آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کرتے ہوں گے۔ ظاہر ہے مجھ جاہل کا سلام آپ کو کیسے پسند آئے گا؟ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مایوس کیوں ہوتی ہو ہم نے تمہارا اسلام سب سے پہلے قبول کر لیا۔

تم اس کے مددگار ہو تم اس کے طرفدار
جو تم کو نکمے سے نکما نظر آئے

میرے آقا بہت شفیق، بہت مہربان، گنہگاروں کو سینے سے لگانے والے ہیں۔ ارے امتی تو لو لگائے، ہم تو آگے بڑھیں۔

منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی داتا کی دین تھی

منگتا ہاتھ تو اٹھائے، آقا کے دربار کی طرف لو تو لگائے۔

منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو ہم پر شفیق ہیں، آقا تو کریم ہیں، اب ہم اگر سید عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے دور بھاگیں، پیارے مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں کی طرف نہ لوٹیں تو پھر ہم سے بڑھ کر بد نصیب کون ہو گا۔

حضرت بلال کا عشق رسول

پیارے اسلامی بھائیو! تذکرہ مدینہ ہو رہا ہے، آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ تو سنا ہو گا کہ آپ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کیسا والہانہ پیار فرماتے، آپ کے دل میں کیسا عشق مدینہ تھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ عاشقوں کے امام ہیں۔ آج بھی اگر کسی کو عشق رسول کی خیرات ملتی ہے تو دل میں تمنا رکھتا ہے کہ عشق بلال کی کوئی جھلک مل جائے، سوز بلال کی کوئی بوند مل جائے۔ امیر اہلسنّت لکھتے ہیں:

جاہ و جلال دو نہ ہی مال و ملال دو
سوزِ بلال بس میری جھولی میں ڈال دو

حضرت بلال کا عشق دیکھئے کہ جب عاشق زار حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا، دنیا سے پردہ فرمانے کا وقت قریب آیا تو آپ کی زوجہ کا غم سے دل بھر آیا، انہوں نے عرض کی کہ کیسی غم کی بات ہے کہ آپ دنیا سے جا رہے ہیں، حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غم کی بات نہیں بلکہ خوشی کی بات ہے کہ عنقریب اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار کرنے والا ہوں۔[1]

1 ... احیاء العلوم، 5/231۔

جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے
کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارہ تیرا

عاشق رسول جب دنیا سے جاتا ہے وہ تو بس موت کا انتظار کرتا ہے کیونکہ مرنے کے بعد سرکار کا دیدار نصیب ہوتا ہے مگر جس نے زندگی ہی گناہوں میں گزاری ہو، جس نے زندگی ہی سنتوں سے دور گزاری ہو، جس نے زندگی ہی فیشن پر عمل کرتے ہوئے گزاری ہو، جس نے زندگی ہی نمازیں قضا کرتے ہوئے گزاری ہو، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کیا منہ دکھائے گا!!!

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں عشق رسول کی شمع کو فروزاں کیجئے، اپنے اندر سرکار کے عشق کی شمع کو جلنے دیجئے۔ ہم یہ نعرہ تو لگاتے ہیں:

غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے | جو ہو نہ عشق مصطفی تو زندگی فضول ہے

ہمارا یہ نعرہ ہے اور یہ نعرہ سو فیصد درست ہے مگر کیا ہم اس نعرے کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں؟ آیئے پہلے حضرت بلال حبشی کا عشق رسول سنئے، وہ کیسا عشق رسول تھا، سرکار سے پیار کیسا تھا؟

جب مدنی سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے وصالِ ظاہری فرمایا تو صحابہ کرام پر قیامت قائم ہو گئی، زندگیاں اُجڑ گئیں، غمِ مصطفی میں لوگ بے قرار ہو گئے۔ ان میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ مدینے کی گلیوں میں دیوانہ وار پھرتے اور لوگوں سے پوچھتے: بھائیو! تم نے کہیں رسول اللہ کو دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہے تو مجھے بھی دیدار کروادو۔ مجھے سرکار کا پتہ ہی بتادو، مدینے کی گلیوں میں ہر جگہ محبوب کے قدموں کے نشان ہیں۔ آخر کار

حضرت بلال رضی اللہ عنہ مدینے میں گھومتے، سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد تڑپاتی تو جدائی کی تاب نہ لاکر مدینہ طیبہ سے ہجرت کر کے ملک شام کے شہر حلب تشریف لے گئے۔

غلام حاضر ہے

ایک سال گزرا، حضرت بلال سوئے تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی۔ خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ مدینے والے مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لائے اور فرمارہے ہیں: اے بلال! تم نے ہم سے ملنا کیوں چھوڑ دیا ہے؟ کیا تمہارا دل ہم سے ملنے کو نہیں چاہتا؟ آنکھ کھل گئی اضطراب بڑھ گیا، لبیک یاسیدی! اے آقا! غلام حاضر ہے کہتے ہوئے اٹھے اور راتوں رات اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف چل پڑے۔ رات دن برابر سفر کرتے ہوئے آخر کار مرکز عشاق دیار مدینہ منورہ کی نورانی اور کیف آور فضاؤں میں داخل ہونے لگے۔ دل کی دنیا زیر و زبر ہو رہی تھی، یہ وہی مدینہ ہے جہاں پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھا کرتا تھا، ہاں!! ہاں!! یہ وہی مدینہ ہے جس کی گلیوں میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ میں گھوما پھرا کرتا تھا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اپنی آنکھوں کو بند کر کے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اُس سفر مدینے کا تصور تو جمایئے۔ حضرت بلال کی کیا کیفیات ہوں گی؟ مدینہ جوں جوں قریب آتا جارہا ہے دل کا رنگ بدلا جارہا ہے۔

میرا دل بھی تو اپنے ساتھ لے جا | اکیلا کیوں مدینہ جا رہا ہے

اٹھا دو پردہ دکھا دو جلوہ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ آخر مرکز عشاق دیارِ مدینہ کی نورانی اور پر کیف فضاؤں میں داخل

ہو گئے۔ مدینے میں داخل ہوتے ہی دل کی دنیا زیر و زبر ہو گئی، سیدھے مسجد نبوی میں پہنچے اور وہاں جا کر مدینے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تلاش کیا مگر سرکار نظر نہ آئے پھر حجروں میں تلاش کیا، آہ! وہاں بھی سرکار نہ ملے۔ آخر بے قرار ہو کر مزار پر انوار پر حاضر ہوئے اور روتے ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! حلب سے غلام کو بلایا اور خود پردے میں چھپ گئے۔ دیدار بھی نہ کروایا۔ روتے روتے حضرت بلال رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو کر قبر انور کے قریب گر گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا مدینے میں کیا آنا ہوا پورے مدینے میں شور مچ گیا کہ مؤذن رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں آئے ہیں، ہر طرف سے لوگ مسجد نبوی میں حاضر ہونا شروع ہو گئے۔

پُرسوز اذان کی فرمائش

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو جب ہوش آیا تو انہوں نے دیکھا ہر طرف لوگوں کا ہجوم ہے اب لوگوں نے منت و سماجت شروع کر دی۔ لوگ التجائیں کر رہے ہیں۔ اے بلال! آپ مدینے آئے ہیں، بڑا عرصہ ہو گیا آپ جب دربار رسالت میں ہوتے تھے تو ہمیں وہ پرسوز اذانیں سناتے تھے۔ اے بلال! ایک بار پھر وہ درد بھری اذان سنا دو جو مدنی سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو سناتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہاتھ جوڑ جوڑ کر سب سے معذرت طلب کر رہے ہیں۔ بھائیو! یہ بات میری طاقت سے باہر ہے کیونکہ جب میں اذان دیا کرتا میری خوش بختیوں کی معراج ہوا کرتی، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میرے سامنے منبر پر جلوہ فرما ہوا کرتے۔ جب میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا کرتا تو پیارے آقا کا آنکھوں سے دیدار کر لیا کرتا تھا۔ آہ! اب تو سرکار پردے میں چھپ گئے ہیں اب بتاؤ

اذان میں سرکار کا دیدار کیسے ہو گا؟ مہربانی فرما کر مجھے اس خدمت سے معاف کر دو مجھ میں برداشت کی قوت نہیں ہے۔ لوگوں نے اصرار کیا مگر حضرت بلال رضی اللہ عنہ منع ہی فرماتے رہے۔

آلِ رسول سے عشق

آخر کار صحابہ کرام نے ایک مشورہ کیا اور اس میں یہ رائے پیش ہوئی ایسا کرو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو بلالو شہزادگان آجائیں گے، وہ مؤذن رسول حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمائیں گے، بلال رضی اللہ عنہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آل سے بڑا پیار کرتے ہیں، یہ منع نہیں کریں گے۔ شہزادوں کی بات کو مان جائیں گے۔ جلدی جلدی گئے ننھے منے شہزادوں کو لے آئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب شہزادوں کو دیکھا، انہیں پیار کرنے لگے۔ اب یہ ننھے منے شہزادے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما ارشاد فرمانے لگے۔ اے چچا جان! آج بڑے دنوں بعد مدینے آنا ہوا ہے، ہمیں وہی اذان سنا دو جو ہمارے نانا جان کے وقت میں کہا کرتے تھے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے پیارے امام حسین کو گود میں اٹھالیا اور کہنے لگے تم میرے محبوب کے کلیجے کے ٹکڑے ہو، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے باغ کے پھول ہو، تم جو کہو گے وہی ہو گا۔ شہزادے اگر میں نے انکار کر دیا اور کہیں تم روٹھ گئے تو مزار میں میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی رنجیدہ ہو جائیں گے۔

نورِ باری حجاب میں ہے

اب حضرت بلال نے اذان شروع کر دی۔ مدینے کی فضاؤں میں جب حضرت بلال کی

پرسوز آواز گونجی اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ فضاؤں کے دل دہل گئے۔ مہینوں بعد حضرت بلال کی اذان سن کر لوگوں کی نگاہوں کے سامنے سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دنیاوی حیات کا سماں بن گیا۔جوں جوں اذان آگے بڑھتی جا رہی تھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ لوگ روتے ہوئے بیتابانہ مسجد نبوی کی طرف دوڑ پڑے۔ہر شخص بے قرار ہو کر گھر سے باہر آ گیا۔اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ عورتیں بچے سبھی مضطربانہ گلیوں میں نکل آئے ،لوگ غم مصطفیٰ سے نڈھال ہو رہے تھے، ہچکیاں لے لے کر رو رہے تھے، ننھے ننھے بچے اپنی ماں سے لپٹ کر پوچھ رہے تھے امی جان سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مؤذن بلال تو آ گئے مگر رسول اللہ کب مدینے تشریف لائیں گے ؟پاک بیبیاں چھتوں پہ چڑھ گئیں اور اس منظر نے سب کے کلیجوں کو ہلا دیا۔

فراق رسول میں مدینے کی گلیوں میں آہ و فغاں ہونے لگا، جیسے جیسے اذان آگے بڑھتی جا رہی تھی بیتابانہ چیخیں بلند ہو رہی تھی۔اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اب وہ گھڑیاں آئیں جس کا سب کو انتظار تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عشق میں تڑپتے ہوئے تصور رسول میں اپنی اذان کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، ایک ساتھ ہزار ہاں چیخیں فضا میں بلند ہوئیں۔مرد عورتیں سبھی زارو قطار رو رہے تھے۔ جب حضرت بلال نے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا تو بے ساختہ پرانی عادت کے مطابق آپ کی نظر سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے منبر پر پڑی، آہ! منبر خالی تھا، آہ! دیدار مصطفیٰ نہ ہو سکا، ہجرِ رسول میں بے چین ہو گئے، غم مصطفیٰ میں بے قرار ہو گئے اور بے ہوش ہو کر گر گئے۔ جب بہت دیر بعد ہوش آیا تو اُٹھے اور روتے ہوئے پھر

ملک شام کی طرف روانہ ہو گئے۔[1]

قسمت مجھے مل جائے بلالِ حبشی کی | دم عشقِ محمد میں نکل جائے تو اچھا

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیارے آقا پر کیسے فدا تھے؟ کیسا ان کا عشق تھا؟ کیا تڑپ تھی؟ اپنا گھر بار قربان کر کے بھی کہتے: فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یا رسول اللہ۔ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان۔ اے کاش! ہمیں یہ ایک حقیقی جذبہ مل جائے کہ اپنا سب کچھ آقا پر قربان کرنے والے بن جائیں۔

حضرت زیاد اور عشق رسول

حضرت زیاد رضی اللہ عنہ کا عشق رسول کیسا تھا؟ جنگ احد کی ہل چل اور بد حواسی میں جب مہر رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ہجوم کفار کے دل بادل نے گھیر لیا۔ اور اس وقت سید المحبوبین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ کون مجھ پر جان دیتا ہے۔ تو حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ چند انصاریوں کو لے کر یہ خدمت ادا کرنے کے لئے بڑھے۔ ہر ایک نے جاں بازی سے لڑتے ہوئے اپنی جان فدا کر دی مگر ایک زخم بھی جانِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو لگنے نہ دیا اور زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ زخموں سے چور چور ہو کر دم توڑ رہے تھے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حکم دیا کہ ان کا لاشہ میرے قریب لاؤ، لوگ اٹھا کر لائے ابھی کچھ جان باقی تھی آپ نے زمین پر گھسٹ کر اپنا منہ محبوب خدا کے قدموں پر رکھ دیا اور اسی حالت میں آپ رضی اللہ عنہ کی روح پرواز کر گئی۔[2]

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، 3/222، -زلف وزنجیر، ص74-76۔

2 ... اسد الغابہ، 2/321۔

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً ہم سب کی یہ خواہش ہے کہ ہمیں مرتے وقت سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار نصیب ہو جائے۔ یقیناً یہی تمنا ہے کہ مرتے وقت کلمہ طیبہ نصیب ہو جائے، ہماری یہی تمنا ہے کہ مدینہ طیبہ میں موت آ جائے، ہماری یہی تو تمنا ہے بلکہ زندگی کی سب سے بڑی خواہش یہی ہے کہ جنت البقیع میں مدفن مل جائے مگر سوال یہ ہے کیا ہمارے اعمال ایسے ہیں؟ کیا میں ایسی زندگی گزار رہا ہوں کہ مجھے سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار نصیب ہو گا؟ کیا یہ آنکھیں اس قابل ہیں کہ وہ دیدار کر سکیں؟ حالانکہ ان آنکھوں نے تو بڑے گناہ کئے ہیں، ان آنکھوں نے تو بُرے مناظر دیکھے ہیں، ان آنکھوں نے تو بد نگاہی کی ہے۔ فلمیں، ڈرامے دیکھنے سے یہ آنکھیں تھکتی نہیں ہیں، مسلمان ایسی جگہ پر جاتا ہے جہاں بد نگاہی ہو، غیر محرم عورتیں نظر آئیں۔

بے وفائی اچھی نہیں

ذرا سوچئے تو سہی! پھر آقا کا دیدار کیسے نصیب ہو گا؟ کیسے مدینہ دیکھیں گے؟ اس سبز گنبد کو کیسے دیکھیں گے؟ یہ آنکھیں تو ہم نے بہت گندی کر لی۔ یہ منہ سرکار کو کیسے دکھائیں گے؟ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو فرمائیں کہ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو، مجوسیوں کی مخالفت کرو۔[1] اس حدیث پاک کو سننے کے بعد بھی اگر ہم چہروں کو سرکار کے دشمنوں جیسا بنائیں اور پھر دعوی غلامی رسول میں موت بھی قبول کا کریں تو یہ کیسی غلامی ہے؟ یہ وفا نہیں ہے، یہ تو بے وفائی ہے۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس

1... مسلم، ص153، حدیث:257۔

امت پر بڑے احسان ہیں۔ ایسے آقا کس امت کو ملے کہ جس کے امتی بننے کی تمنا انبیاء کیا کرتے تھے[1] میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دنیا میں تشریف لائے تو رَبِّ هَبْ لِي أُمَّتِي کی صدائیں بلند فرمارہے ہیں:

رَبِّ هَبْ لِي أُمَّتِي کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا الصَّلٰوۃُ والسَّلام

غمخواری امت پہ لاکھوں سلام

میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم راتوں کو جاگا کرتے، ہم گنہگار تو نرم نرم بستروں پر سوئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس گنہگار امت کے غم میں راتوں کو جاگا کرتے۔ اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اتنا طویل قیام فرماتے کہ آپ کے پیروں میں ورم پڑ جاتا۔[2] یادگاری امت میں آنسو بہاتے، آنسو بہاتے رہتے۔ بتایئے تو سہی! ایسے آقا کس کو ملے؟ ایسے محسن آقا کہ جب معراج کے دن اپنے رب کی زیارت کو تشریف لے گئے، وہاں بھی گنہگار امت کو نہ بھولے، وہاں بھی ہمیں یاد رکھا۔[3] میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے وہاں بھی اپنا سوال نہ کیا، صرف گنہگار امت کے لیے گزارش کرتے رہے۔ شاعر لکھتا ہے:

---

1 ... اللہ والوں کی باتیں، 5/516۔
2 ... مسلم، ص1515، حدیث:2820۔
3 ... بخاری، 4/581، حدیث:7517۔

شاہ نے کی عرض امت گناہگار ہے | بخش دے میرے مولیٰ تو غفار ہے
تجھ کو آساں ہے ہر گز نہ دشوار ہے | فکرِ روزِ جزا آج کی رات ہے
پھر یہ حق نے کہا مہ پارِ نبی | تُو میرا چاند ہے اور تارے نبی
ایسا گھبرانہ اے میرے پیارے نبی | بخش دوں گا قیامت میں امت تیری
تجھ سے وعدہ میرا آج کی رات ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ وہی آقا ہیں کہ جب دنیا سے پردہ فرمالیا، قبرِ منور میں اتارا جارہا ہے، کسی صحابی نے دیکھا کہ لبہائے مبارکہ کو جنبش ہو رہی ہے، کان قریب لے گئے تو رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو ہمیں نہ بھولے مگر ایسا لگتا ہے کہ ہم آقا کو بھول گئے۔

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رضاؔ | یاد اُس کی اپنی عادت کیجیے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں کو کیا ہو گیا ہے؟ آقا کے طریقے کو چھوڑ کر، آقا کے دشمنوں جیسا طریقہ اپنا رہے ہیں۔ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لباس کو چھوڑ کر غیر مسلموں کا لباس پہن رہے ہیں۔ آقا کے چہرے کی سنت کو چھوڑ کر دشمنانِ مصطفیٰ جیسا چہرہ بنا رہے ہیں وہ تو ہمیں نہ بھولے، ہمیں کیا ہو گیا؟ میرے آقا وہ ہیں قبرِ منور میں بھی ہمیں یاد فرما رہے ہیں۔

روایتوں میں آتا ہے، شہنشاہ بنی آدم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جب میری امت کے اچھے اعمال میرے دربار میں پیش کئے جاتے ہیں تو میں اللہ پاک کا

شکر ادا کرتا ہوں اور جب میری امت کے گناہ میرے دربار میں پیش ہوتے ہیں تو میں رب سے ان کے لئے معافی طلب کرتا ہوں۔[1]

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رضاؔ | یاد اُس کی اپنی عادت کیجیے

اے آقا کے غلامو! ہمارے اعمال بتا رہے ہیں کہ ہم بھول گئے مگر یاد رکھئے! جو سنتوں پر عمل کرتے ہوئے دنیا سے جائے گا، مدینے کے عشق میں زندگی گزارتا ہوا جائے گا، سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد میں تڑپتا ہوا قبر میں جائے گا۔ تو اس کا تو بیڑا پار ہے کیونکہ قبر میں ایک امتحان ہونا ہے، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا چہرہ دکھایا جانا ہے، اس وقت سوال ہوگا: مَا كُنتَ تَقُولُ فِي حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ؟ اس نورانی چہرے والی ہستی کے بارے میں دنیا میں کیا کہا کرتے تھے؟ جو سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا غلام، جو سرکار کی یاد ہی میں جی رہا ہوگا تو وہ تو جھوم کر کہے گا کہ

قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں پر گروں
گر فرشتے بھی اٹھائیں تو میں ان سے یوں کہوں
اب تو پائے ناز سے میں اے فرشتو! کیوں اٹھوں
مر کے پہنچا ہوں یہاں اس دِلرُبا کے واسطے

سنتوں بھری زندگی

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد میں تو زندگی گزاری ہے، یہ تو میرے آقا و مولا ہیں، مدینے

1 ...زرقانی علی المواھب، 7/373۔

والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں، انہی کی یاد میں تو عمامہ پہنا کرتا تھا، انہی کے جلووں میں گم ہو کر تو چہرے پر داڑھی سجائی تھی۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فرامین پر عمل کرتے کرتے تو میں نے نمازوں کی پابندی کی تھی۔ مجھے پتہ چلا کہ میرے آقا سفید لباس پسند فرماتے۔ میں تو ساری زندگی سفید لباس پہنتا رہا، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زلفوں کے بارے میں پتہ چلا میں نے تو اپنے سر پر زلفیں سجالیں۔

میں تو نگاہیں نیچے رکھ کے چلنے کی عادت ڈالنے لگ گیا کہ میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایسے چلتے تھے۔ میں تو تین انگلیوں سے کھانے کی کوشش کرتا کہ میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایسے تناول فرماتے تھے۔ میں تو دایاں ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر سیدھی کروٹ سوتا تھا کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایسے سوتے تھے۔ میں تو آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد میں تو زندہ رہا۔ یہ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں، وہ تو قدموں سے لپٹ جائے گا مگر جس نے سرکار کی سنتوں پر عمل نہ کیا ہو گا، جس نے نمازیں چھوڑی ہونگیں جس نے سنتوں سے منہ موڑ کر زندگی گزاری ہو گی، جو فقط دنیا کے پیچھے ہی چلا ہو گا، کیا منہ دکھائیں گے؟ اگر آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس دن منہ موڑ لیا تو قسم خدا کی! ہلاک و برباد ہو جائیں گے۔

کیا جواب دیں گے؟

قیامت کے دن اگر تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ کہہ دیا جاؤ میں تمہاری شفاعت نہیں کرتا۔ کیا تم تک میری حدیث نہ پہنچی کہ جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ میری آنکھوں

کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے[1] اور تم نماز کے وقت سوئے رہتے تھے، نماز کے وقت کاروبار میں مصروف رہتے، کھیل کود میں مصروف رہتے، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرمادیں کیا تم تک میری حدیث نہ پہنچی کہ جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ ہم سے نہیں۔[2] تم تو میرے دشمنوں کے طریقے پر جیتے رہے، جو نیا فیشن آتا وہ فیشن اپناتے، جو نیا ہیئر اسٹائل آتا وہ ہیئر اسٹائل اپناتے، جو نیا غیر مسلموں کا لباس آتا وہ پہنتے، بتایئے یہ دنیا میں تھوڑا سا فیشن کرلینا، انجوائمنٹ حاصل کرلینا یہ اچھا ہے یا قیامت کے دن کی شرمندگی سے بچنا اچھا ہے؟ قیامت والے دن یہ کتنی خطرناک ہوگی کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے منہ موڑ لیا وہ کہیں کا نہ رہے گا۔ میرے آقا ہی ہیں جو شفاعت فرمائیں گے۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی کے اشارے سے جنت میں داخلہ نصیب ہوگا۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج اس اجتماع میں آئے ہیں فقط یہاں آکر اور سن کر واپس چلے جانے کا نام نہ دیجئے آج کچھ لے کر جایئے، اپنی زندگی میں کچھ تبدیلی لایئے، کب تک؟ آخر کب تک رب کو ناراض کرتے رہیں گے؟ آخر کب تک اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قبر منور میں انہیں دکھ پہنچاتے رہیں گے؟ یاد رکھئے! ہم نے مرنا ہے، اپنی قبر میں جانا ہے، اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے، قبر کی تیاری کرلیجئے۔ آج دنیا کی تو پلاننگ ہے، اسکوٹر ہے تو گاڑی ہو جائے، گاڑی ہے تو بڑی گاڑی ہو جائے، چھوٹا مکان ہے تو بڑا مکان ہو جائے، بہت ساری

---

1 ...نسائی، ص644، حدیث:3946۔
2 ...مسلم، ص725، حدیث:1401۔

جائے، بہت ساری تمنائیں ہیں، بڑی پلا ننگز ہیں۔

آخرت کی پلاننگ کیا ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم اسی طرح زندگی گزارتے رہے، پلا ننگز کرتے رہے اور ہمیں اچانک قبر میں جانا پڑ گیا تو وہاں کی کیا پلاننگ ہے؟ آج ہمارے گھر میں لائٹ چلی جائے، لوڈشیڈنگ ہوتی ہے ہم تنگ آجاتے ہیں، قبر میں اُجالا ہو گا کہ نہیں کبھی سوچا ہے؟ قبر میں روشنی ہو گی کہ نہیں کبھی سوچا؟ آج قبرستان میں اکیلے جاتے ہوئے ڈرتے ہیں حالانکہ ہم زمین کے اوپر ہوتے ہیں مگر یہ وہی قبرستان ہے جہاں اندھیری قبر ہو گی کوئی روشنی کا کنارہ بھی نہیں ہو گا ہمیں نہ جانے کب تک رہنا پڑے گا۔ وہ کیسی ہو گی؟ خدارا! ایسے اعمال کیجئے کہ قبر روشن ہو جائے۔

قبر کو روشن کرنے والا ماحول

اپنے دل میں سچا عشقِ رسول پیدا کیجئے، تو اگر ہم نیک بننا چاہتے ہیں اگر ہم واقعی اللہ پاک کے پسندیدہ بندوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں اگر واقعی ہم سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنا چاہتے ہیں اگر واقعی ہم اپنی قبر کو روشن کرنا چاہتے ہیں تو پھر ایسا نہیں ہے کہ ہم بھی کوئی ایسا نیک ماحول اپنا لیں کہ جس کو دیکھوں وہ سنتوں پر عمل کر رہا ہو تو مجھے بھی عمل کرنے کا ذوق مل جائے۔ ایسا نیک ماحول اپنا لوں جہاں نمازیں پڑھی جاتی ہوں تو مجھے بھی نماز پڑھنے کا جذبہ مل جائے۔ ایسا نیک ماحول کوئی ڈھونڈ لوں کہ جہاں لوگ داڑھی والے ہوں، سنتِ رسول سجانے والے ہوں ان کو دیکھ دیکھ کر مجھے بھی

داڑھی رکھنے کا شوق مل جائے۔ ایسا کوئی ماحول ڈھونڈ لوں کہ جس میں لوگ عمامے پہنتے ہوں میں بھی عمامہ پہننے والا بن جاؤں۔ ایسا کوئی ماحول ڈھونڈ لوں جہاں عشق رسول کی باتیں ہوتی ہوں، مدینہ مدینہ کی تکرار ہوتی ہو، یادِ رسول میں آنسو بہائے جاتے ہوں تو میں بھی یادِ رسول میں رونے والا بن جاؤں۔ کیا ایسا کرنا چاہئے؟ ضرور کرنا چاہئے تو پھر ایسا ماحول کونسا ہے؟ بتایئے کونسا ہے؟

ایسا ماحول آپ کی دعوت اسلامی میں ہے جو ہمیں نیک بنا سکتا ہے۔ اب آپ سے سوال ہے، آپ نے طے کرنا ہے اگر نیک بننا ہے؟ اگر واقعی اپنی قبر کو روشن کرنا ہے؟ اگر واقعی سرکار کا سچا غلام بننا ہے تو کوئی اور ماحول ایسا ہے تو بتا دیجئے جس نے گنہگاروں کی تقدیریں بدل دی ہوں، جس نے بے نمازیوں کو نمازی بنا دیا ہو، جس نے شرابی کی شراب چھڑوا دی ہو، جس نے ماں باپ کے نافرمان کو فرمانبردار بنا دیا ہو۔ جس نے ایسے شخص کو جو مسجد میں جمعہ کو نہیں جاتا تھا مسجد کا امام بنا دیا ہو۔ ایسا شخص جس کی زبان پر گانے باجے گالی گلوچ ہو اس کو منبر رسول پر بیٹھ کر حدیثیں سنانے والا بنا دیا ہو۔ کوئی ایسا ماحول ہو تو بتا دیجئے؟

کوئی ایسا ماحول ہو تو بتا دیجئے کہ جس میں بے پردہ خواتین جو بازار میں گھومنا اپنے لئے اعزاز سمجھتی تھیں ان کو مدنی برقعہ پہنا کر، حیا کی چادر عطا کر کے، نیکی کی دعوت دینے والی، دعوت اسلامی کی مبلغہ بنا دیا ہو۔ کوئی ایسا ماحول ہو تو بتا دیجئے کہ جس میں غیر مسلم دعوت اسلامی والوں کو دیکھ کر مسلمان ہو جاتا ہو۔

میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کا فیضان کہاں کہاں

جارہی ہے ؟ دنیا کے کونے کونے میں چلے جائیں، ابھی ہم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا واقعہ سنا، حضرت بلال حبشہ کے تھے، افریقہ کے تھے۔ آج بھی افریقہ کے لوگ جو اردو نہیں سمجھتے مگر دعوت اسلامی کے ماحول میں آکر سر پر عمامہ سجالیتے ہیں، چہرے پر داڑھی رکھ لیتے ہیں، سفید لباس پہن لیتے ہیں، یورپ میں جائیں تو انگریز مسلمان ہو جاتا ہے، عمامہ پہن لیتا ہے، یہ کیا ہے؟ یہ سب اس دور کے ولی کامل کا فیض ہے۔ میرے شیخ طریقت امیر اہل سنت کا ایسا فیضانِ نظر ہے کہ دنیا بھر میں دعوت اسلامی کی دھوم مچی ہوئی ہے، کروڑوں لوگوں کی تقدیریں بدلتی چلی جارہی ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! تو آپ اس دینی ماحول سے کیوں دور ہیں؟ آیئے! اس دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ہر جمعرات دعوت اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کی نیت کر لیجئے۔ نیک بننا چاہتے ہیں تو میں آپ کو ایک نسخہ دیتا ہوں وہ نسخہ ہے ہر مہینے تین دن قافلے میں سفر کی پرزور نیت کر لیجئے۔ سب نیت کر کے جائیں کہ ان شاء اللہ ہر مہینے تین دن کے قافلے میں سفر کریں گے۔

اللہ پاک ہم سب کو دعوت اسلامی کے دینی ماحول پر استقامت نصیب فرمائے۔ اللہ پاک امیر اہلسنّت کی غلامی پر استقامت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔



23جون2022ء | جامع مسجد محمدی گلشن معمار، کراچی

شوقِ مدینہ

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ذکر مدینہ کیجئے
- مجرم بلائے آئے ہیں
- جب کرم ہوتا ہے۔۔۔۔
- شفاعت ہی شفاعت
- شفاعت مصطفیٰ واہ واہ
- شوق مدینہ بڑھایئے

Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔



Scan کیجئے۔



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درودِ پاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، ہم یہاں سے درود پڑھیں۔ یہاں سے سلام بھیجیں، بہت اچھی بات ہے مگر کرم دوبالا تب ہو جاتا ہے جب بندہ مدینے جا کر آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں سلام پیش کرتا ہے۔ مشہور صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسول ہاشمی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِی اِلَّا وَكَّلَ اللّٰہُ بِهَا مَلَكًا یُبَلِّغُنِی وَكَفَی اَمْرَ آخِرَتِهٖ وَدُنْیَاہُ وَكُنْتُ لَهٗ شَهِیدًا وَشَفِیعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ جو میری قبر کے پاس مجھ پر سلام عرض کرے گا، اللہ پاک اس پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا جو مجھ تک اس کا سلام بھی پہنچائے گا، دنیا و آخرت کے کاموں میں اس کی کفایت بھی کرے گا اور قیامت کے دن میں سلام پیش کرنے والا کا گواہ اور اس کا شفیع ہوں گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...شعب الایمان، 2/218، حدیث: 1583۔

پیارے اسلامی بھائیو! بہت ہی عظیم سعادت ہے کہ بندے کو مدینۂ منورہ کی حاضری کا شرف نصیب ہو جائے۔ جس پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ہم کلمہ پڑھتے ہیں۔ جن کی محبت ہم دلوں میں سجائے رکھتے ہیں، جن کی شفاعت کی امید باندھے ہوئے ہیں، ان آقا کریم، رَءُوفٌ رّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے روضۂ پُر نور کی زیارت کا شرف نصیب ہو۔ سنہری جالیاں ہوں، ہاتھ باندھ کر، سر جھکا کر، دل میں یادِ مصطفیٰ سجا کر، آنسو بہا کر، تڑپ تڑپ کر اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں سلامِ عقیدت پیش کر رہے ہوں۔ یقین کیجئے یہ بڑی سعادت اور بہت بڑی برکت ہے نیز اگر کسی خوش نصیب کو زندگی میں ایک بار بھی یہ سعادت مل جائے تو وہ مقدر کا سکندر ہے۔ میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری اپنے کلام میں ایک بڑا پیارا شعر لکھتے ہیں:

وہاں اک سانس مل جائے یہی ہے زِیست کا حاصل

زیست کا مطلب زندگی ہوتا ہے، مدینے میں ایک سانس مل جائے تو زندگی وصول ہو جاتی ہے۔ سب مل کر پڑھئے:

وہاں اک سانس مل جائے یہی ہے زِیست کا حاصل
وہ قسمت کا دھنی ہے جو گیا دم بھر مدینے میں

لیکن! اس پر قربان جایئے جو کسی بھی وجہ سے مدینے نہیں جاسکتا۔ کرم والوں کے کرم محدود نہیں ہوتے ہیں۔ ان کے کرم کے دریا ہر طرف سے بہتے ہیں۔ یقیناً ایک تو بڑی سعادت یہ ہے کہ بندہ مدینے جائے اور وہاں جا کر سلام پیش کرے مگر سبحان اللہ اگر کوئی

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کر دیتا ہے تو فرشتے اس کے لئے اس کے دنیاوی کاموں کی بھی کفایت کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ کریم ہم سب کو نبی پاک کے دربار میں جاکر بھی صلوٰۃ وسلام پڑھنا نصیب فرمائے۔ آمین

پیارے اسلامی بھائیو! درود پاک یہ ایک ایسا وظیفہ ہے جو گویا دربارِ رسالت میں حاضری کا وظیفہ ہے۔ جو مدینے پہنچ گئے وہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ کر سلام پیش کر رہے ہیں اور جو یہاں ہیں انہیں کیا کرنا ہے۔ انہیں کثرت سے درود پاک پڑھنا ہے کیونکہ حدیث پاک میں میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اللہ کریم نے میری قبر منور پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے، دنیا میں جب بھی کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ فرشتہ میری بارگاہ میں اس کا اور اس کے والد کا نام پیش کرتا ہے کہتا ہے: حضور فلاں بن فلاں نے آپ پر سلام بھیجا ہے۔[1]

ذرا بتایئے تو سہی! ایک امتی کے لئے اس سے بڑی اور کیا سعادت ہو سکتی ہے؟ مدینے سے میلوں دور رہتا ہے، مدینے سے بڑی محبت بھی ہے، مدینہ نہیں جا سکتا مگر امتی اِدھر سلام پیش کرے اُدھر فرشتہ ہمارا نام آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا دے۔ تو معلوم ہوا کہ آقا کی بارگاہ میں حاضری لگانے کا طریقہ درود پاک ہے۔ میں بھی نیت کروں اور آپ بھی نیت کریں ان شاء اللہ! کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھیں گے اور یقین کریں کہ کثرت سے درود مدینے پہنچا دیتا ہے۔

---

1 ...الترغیب والترھیب، 2/324، حدیث: 2586۔

دکھوں نے تم کو جو گھیرا ہو تو درود پڑھو
جو حاضری کی تمنا ہو تو درود پڑھو

اس نیت سے اگر کوئی درود پڑھتا ہے کہ میں اس لئے درود کثرت سے پڑھوں گا کہ مدینے جانا ہے یہ درود آپ کو مدینے پہنچا دے گا۔ اس وظیفے کو، اس ورد کو تھام لیجئے، درود پاک کو چھوڑنا نہیں ہے، اللہ پاک مجھے بھی کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھنے والا بنائے، آپ کو بھی بنائے۔ آیئے مل کر محبت کے ساتھ باآواز بلند درود پاک پڑھیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سبحان اللہ! حج کا موسم بھی کیا پُر بہار موسم ہے۔ جیسے جیسے حج کے ایام قریب آرہے ہیں۔ خوش نصیب حج کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ کچھ کی فلائٹس روانہ ہو چکی ہیں۔ اس وقت دھوم مچی ہوئی ہے، صفا و مروہ پر رش بڑھ چکا ہے۔ عنقریب منیٰ کی حاضری ہو گی، میدان عرفات اور مزدلفہ کا قیام ہو گا۔ یہ ساری سعادتیں لوٹنے کے بعد عاشقانِ رسول دلوں میں عشق رسول کی شمع روشن کئے، آنکھوں میں آنسو لئے، تڑپتے، لرزتے، خوشی میں جھومتے ہوئے اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے روضۂ عالی پر حاضری دیں گے۔

یہ کیسے خوش نصیب ہیں جن کو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنا مہمان بنایا ہے۔ ایک دن وہ بھی آئے گا جب ہم گنہگاروں کو بھی یہ سعادت ملے گی۔ مدینے سے بلاوا آئے گا تو ان شاء اللہ! ہم گنہگار بھی وہاں کی حاضری کو روانہ ہو جائیں گے۔ ہم تمنا تو کرتے رہیں، التجا تو کرتے رہیں۔ عرض تو کرتے رہیں، ہماری یادوں میں مدینہ تو ہو، ہماری التجاؤں میں مدینہ تو ہو، ذرا غور کریں کہ ہم روزانہ کتنی بار مدینے کی اور مکہ پاک کی

حاضری کی دعا کرتے ہیں؟ ہم شاید اپنے کاروبار کے لئے، اپنی صحت کے لئے، اپنے اور بہت سارے معاملات کے لئے التجا کرتے ہیں مگر کیا دل کے کسی گوشے میں یہ تمنا ہے کہ مجھے بھی مدینے کا بلاوا آجائے؟ کاش! شب و روز اس یاد میں گزریں۔ کیا خوبصورت شعر شاعر لکھتے ہیں:

حضور ایسا کوئی انتظام ہوجائے | سلام کے لئے حاضر غلام ہوجائے

عاشق مدینہ، امیر اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری اپنے کلام میں کیا خوبصورت التجاء پیش کرتے ہیں۔ یہ التجائیں ہماری زندگی کی بساط ہونی چاہئیں۔ لکھتے ہیں:

بُلا لو پھر مجھے اے شاہِ بحر و بَر مدینے میں
میں پھر روتا ہوا آؤں ترے دَر پر مدینے میں

حاجی جارہے ہیں ناں ان سے کہو کہ

سلامِ شوق کہنا حاجیو! میرا بھی رو رو کر
تمہیں آئے نظر جب روضۂ انور مدینے میں

یقین کیجئے! اللہ کریم ہے، التجاء کرتے رہیں، آرزو کرتے رہیں، آنسو بہاتے رہیں۔ پھر بلاوا آہی جاتا ہے۔ اب آیئے، ذرا یہ بھی سن لیجئے کہ مدینہ کیا ہے؟ آج میرے بیان کا موضوع ہے: **شوقِ مدینہ کیسے بڑھے**؟ شوقِ مدینہ کیوں ہونا چاہئے؟ کچھ لوگوں کو یہ وسوسہ آتا ہوگا کہ یہ دعوت اسلامی والے بہت مدینہ، مدینہ کرتے ہیں، بڑی مدینے کی بات کرتے ہیں۔ آج مجھے یہ بتانا ہے، آج بیان میں یہ عرض کرنا ہے کہ مدینے سے محبت نہ کی جائے تو پھر محبت کس سے کی جائے؟ مدینے جانے کی بات نہ کی جائے تو کدھر جانے کی بات کی

جائے؟ آج میں نے ایسی حدیثیں بیان کرنی ہیں۔ آج ایسی قرآنی آیتیں آپ کے سامنے پیش کرنی ہیں تاکہ ہمارا شوقِ مدینہ بڑھے۔

ذکر مدینہ کیجئے

خدا کی قسم! جس کے دل میں شوقِ مدینہ بڑھ جاتا ہے اس کا ایمان مضبوط ہو جاتا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ سبحان اللہ! ہمارے ایمان کی جان ہی پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کا نام ہے۔ آیئے! آج دنیا کے دیگر ملکوں، دیگر شہروں، دیگر تفریح گاہوں کے خیالات کو ذہن سے نکال دیجئے اور بس! آج ذکر مدینہ کرتے ہیں۔ آج مدینے کی بات کرتے ہیں۔ مدینے والے آقا کا ذکر کرتے ہیں، جہاں ہمارا سب کچھ ہے۔ سنئے! مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

مجرم بلائے آئے ہیں

تاجدار مدینہ، قرار قلب و سینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ابھی دنیا سے پردہ فرمائے ہوئے چند ہی دن گزرے تھے، ایک گاؤں کا رہنے والا نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے روضہ پر آتا ہے اور جب اس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قبر منور کو دیکھا تو مزار مبارک کی پُرنُور خاک اٹھائی اور اپنے سر پر ڈالنے لگا اور کہتا ہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! جو کچھ آپ نے اللہ پاک سے سنا ہے وہ ہم نے آپ سے سنا ہے پھر اس اعرابی نے قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی۔ سنئے رب قرآن میں کیا فرماتا ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا (پ:5، نساء:64)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اس اعرابی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے روضے کے پاس آکر اپنے سر پر خاک ڈالی، کہتا ہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اللہ پاک نے آپ پر جو نازل کیا، ہم نے آپ سے سنا ہے، اس میں یہ آیت بھی ہے، رب نے قرآن میں یہ فرمایا ہے اور اب کہتا ہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں نے اپنے اوپر ظلم کردیا ہے۔ میں نے گناہ کردیئے ہیں، آپ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوگیا ہوں تاکہ اب آپ میرے لیے دعائے مغفرت کردیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ میرے لئے استغفار کردیں، سنئے!! سنئے!! مولا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قبر منور سے آواز آتی ہے: قَدْ غُفِرَ لَكَ اللہ نے تیرے گناہ بخش دیئے۔[1]

اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر کئی بار سنا ہوگا، اعلیٰ حضرت کی شاعری کتنی خوبصورت ہے، کیسے قرآن کی آیتوں کی طرف اشارہ فرماتے ہیں، میرے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

---

1 ... کنز العمال، 1/166، حدیث: 4319۔

مجرم بُلائے آئے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ
پھر رَد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

یہ کون سا جَآءُوْكَ ہے: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ یہ قرآن کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ حضور ہم آئے نہیں ہیں بلکہ ہمیں تو قرآن نے بتایا ہے کہ اپنی جانوں پر ظلم کرو تو محبوب کے در پر چلے جاؤ، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہم تو بلائے گئے ہیں، ہمیں راستہ بتایا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے یہی بات ایک اور شعر میں کہی ہے، فرماتے ہیں:

وہی ربّ ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا

تو اعلیٰ حضرت کہتے ہیں:

مجرم بُلائے آئے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ
پھر رَد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے
بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے

یہ صرف ایک واقعہ نہیں بلکہ یہ کرم نوازی جاری وساری ہے۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے

آنکھ چاہیے، یہ جلوے دیکھنے کے لیے عشق والی آنکھ چاہیے۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے **عیون الحکایات** میں ایک روایت نقل کی: آپ کہتے ہیں: محمد بن حرب ہلالی بیان کرتے ہیں:

مغفرت کی نوید مل گئی

میں ایک مرتبہ روضۂ رسول پر حاضر تھا، میں نے دیکھا کہ ایک گاؤں سے رہنے والا اعرابی آیا، حضور انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ پر اللہ پاک نے سچی کتاب نازل فرمائی ہے اس میں رب یہ فرماتا ہے اس نے یہ آیت پڑھی:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا (پ:5، نساء:64)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

وہ کہتا ہے: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں اپنے گناہوں کی معافی کے لئے آپ کے دربار میں آیا ہوں، آپ کو اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنا شفیع بناتا ہوں، گواہ بناتا ہوں یہ کہہ کر وہ عاشق رسول اعرابی رونے لگا اور اس کی زبان پر جو شعر جاری ہوئے کیا موتیوں کی طرح الفاظ ہیں ذرا شعر سنئے، کہتا ہے:

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ

فَطَابَ مِنْ طِیْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

رُوْحِیْ الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ

فِیْهِ الْعَفَافُ وَفِیْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

ترجمہ: اے وہ بہترین ذات جس کی مُبارَک ہڈیاں زمین میں دفن کی گئیں! تو ان کی عمدگی اور پاکیزگی سے میدان اور ٹیلے پاکیزہ ہو گئے۔ میری جان فدا ہو اس قبرِ انور پر جس میں آپ آرام فرما ہیں! جس میں پاک دامنی، سخاوت اور عفو و کرم کا بیش بہا خزانہ ہے۔

وہ عاشق رسول اعرابی بہت دیر تک روتا رہا، گناہوں کی معافی مانگتا رہا اور اشکبار آنکھوں سے رخصت ہو گیا۔ محمد بن حرب ہلالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں سویا تو خواب میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت سے شرف یاب ہوا، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اس اعرابی سے ملو جو رو رہا تھا، جو آیت پڑھ رہا تھا، جو میرے روضے پر آیا تھا، اسے یہ خوشخبری سنادو کہ اللہ پاک نے میری شفاعت کی برکت سے تیری مغفرت فرمادی ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ کرم آج بھی جاری ہے بس بندے کا وہ تعلق درکار ہے، وہ عشق درکار ہے، شاعر کہتے ہیں:

---

1 ... عیون الحکایات، 2/308۔

سرگزشتِ غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
کس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر
بخشوانا مجھ سے عاصی کا روا ہوگا کسے
کس کے دامن میں چھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر

سبحان اللہ !میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کیسے کریم ہیں جب دنیا میں آئے تو رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِی آپ کی زبان پر تھا۔جب دنیا میں تشریف فرمارہے امت کے غم میں غمگین رہا کرتے جب ظاہری دنیا سے پردہ فرمایا تب بھی رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِی آپ کی زبان پر تھااور اب بھی جب مزار مبارک میں تشریف فرما ہیں تو آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اب بھی کرم فرماتے ہیں، گناہ گاروں کی بخشش کرواتے ہیں، شفاعت بھی فرماتے ہیں، امت کے حالات سے آگاہ بھی ہیں اور بگڑیاں بھی بناتے ہیں۔اعلیٰ حضرت کا ایک شعر سماعت کیجئے، واللہ !میں نے آج اس شعر کو سمجھا تو ایمان تازہ ہو گیا۔کیا خوبصورت شعر ہے، میرے رضا کہتے ہیں:

دُنیا مزار حشر جہاں ہیں غفور ہیں
ہر منزل اپنے چاند کی منزلِ غَفر کی ہے

اب ذرا اس شعر کو سمجھئے: چاند کی کچھ منزلیں ہوتی ہیں، یوں سمجھئے لیجئے کہ کچھ روٹ ہیں۔ان میں سے ایک منزل کا نام غفر ہے، چاند کبھی کبھی جب منزل غفر میں جاتا ہے تو کہتے ہیں بڑا مبارک وقت چل رہا ہے، اعلیٰ حضرت کہتے ہیں: دنیا کا چاند تو کبھی کبھی غفر میں جاتا ہے، کبھی کبھی اس جگہ میں جاتا ہے کہ جب مبارک وقت شروع ہوتا ہے۔

مدینے کا چاند، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم وہ ہیں جن کی ہر منزل ہی غفر کی ہے ہر وقت غفور ہیں۔

دنیا میں تھے ہماری مغفرت کے لیے دعا گو تھے، مزار میں ہیں آج ہمارے لئے فکر مند ہیں اور جب محشر کا دن ہو گا اپنے امتیوں کو تلاش کریں گے اور اس دن بھی شفاعت کر کے مغفرت فرمائیں گے۔ اب ذرا اس شعر کو دوبارہ سنئے کہ آقا کی کیسی منزل ہے، کیسے غفور ہیں، میرے رضا کہتے ہیں:

دُنیا مزار حشر جہاں ہیں غفور ہیں
ہر منزل اپنے چاند کی منزلِ غَفَر کی ہے

بارگاہ نبی میں جانے کا طریقہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں جانے کا قرآن نے حکم دیا ہے مگر جانے کے کچھ آداب بھی سکھائے ہیں کچھ طریقہ بھی بتایا ہے، پہلے اس آیت کی تفسیر سن لیجئے اور اسے سمجھ بھی لیجئے

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ پہلا کام اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں، یعنی آپ مدینے پہنچ جائیں۔

دوسرا کام کیا ہے: فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو پھر اللہ کیا کرے گا لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اب یہ تو فار مولا ہو گیا کہ مدینے پہنچنا ہے، معافی مانگنی ہے، رسول پاک سے عرض کرنا ہے۔ قرآن پاک میں ایک اور آیت ہے۔ سبحان اللہ! کیا شاندار آیت ہے:

وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ (پ:4، ال عمران:133)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔

اللہ اکبر! اعلیٰ حضرت کے والد ماجد مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے کمال کے مدنی پھول عطا فرمائے ہیں، آپ کہتے ہیں: کہ ان دونوں آیتوں کو ملالو، ایک آیت کہتی ہے: گناہ ہو جائیں تو محبوب کے در پر جاؤ، دوسری آیت کہتی ہے: اللہ کی رحمت کی طرف دوڑو۔ اللہ کی بخشش کی طرف دوڑو۔ تو پتہ یہ چلا کہ اللہ کی مغفرت کی طرف جب دوڑنا ہے تو مدینے جانے میں دیر نہیں کرنی ہے۔ جی ہاں! گناہ ہو گئے بس! اب دوڑو مدینے کی طرف، آپ فرماتے ہیں: جلدی پہنچو، وہاں تمہیں مغفرت کی خیرات ملے گی۔[1]

سبحان اللہ! پتہ چلا کہ قرآنی آیات کا مطلوب یہ ہے کہ بندہ مدینہ پاک جانے میں جلدی کرے۔ جتنی جلدی ہو سکے وہاں پہنچنے کی کوشش کرے۔ جنہیں اللہ پاک نے استطاعت دی ہے، جو طاقت رکھتے ہیں، وہاں پہنچ سکتے ہیں تو پھر مدینے جانے میں سستی نہ کریں۔ جب بھی موقع ملے، آقا کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں اور جس کے پاس استطاعت نہیں ہے، جس کے پاس مال و دولت نہیں ہے، ظاہری اسباب نہیں ہیں۔ اُسے کیا کرنا

1 ...جواہر البیان فی اسرار الارکان، ص204۔

ہے؟ حاضریٔ مدینہ کا شوق بڑھائیں، حاضری طیبہ کی تڑپ بڑھائیں، دعا مانگا کریں، رویا کریں، ان شاء اللہ! ان کی بھی حالت سنور جائے گی۔ ان کا بھی بلاوا آجائے گا۔

جب کرم ہوتا ہے۔۔۔

کبھی دل میں یہ خیال مت لائیے گا کہ پیسے نہیں ہیں، پاسپورٹ نہیں ہے، میں مدینے کیسے جاؤں گا؟ یہ دیکھی بھالی اور تجربہ شدہ بات ہے کہ کسی کے پاس اربوں روپے ہوتے ہیں مگر وہ مکہ مدینہ نہیں جاتے، حج فرض ہو چکا ہوتا ہے مگر حج کے لئے نہیں جاتے اگر کوئی ایسا مسلمان ہے جس کے پاس استطاعت ہے اور وہ حج کو نہیں گیا تو حج کو فوراً جائے کیونکہ حج کی تاخیر میں سخت وعیدیں ہیں۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو طاقت رکھنے کے باوجود حج نہ کرے، استطاعت رکھنے کے باوجود حج نہ کرے مجھے کوئی پروا نہیں وہ عیسائی ہو کر مرے یا یہودی ہو کر مرے۔[1]

اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کے ایمان پر خاتمہ نہ ہونے کا خوف ہے۔ اللہ پاک نے آپ کو استطاعت دی ہے پھر بھی حج پر نہیں جارہے، لیکن دوسری طرف یہ بات سمجھ آئی کہ بندہ پیسوں سے مکہ مدینہ نہیں جاتا، جی ہاں! پیسے والے اِدھر ہی رہ جاتے ہیں، ہم نے کئی غریبوں کو مکہ مدینے کی سیر کرتے دیکھا ہے۔ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عرض کیجئے، بلاوا آجاتا ہے، آنسو بہیں تو نصیب کھل جاتے ہیں۔ امیر اہلسنّت کتنی پیاری التجا کرتے ہیں:

---

1 ...ترمذی، 2/219، حدیث: 812۔

آہ! پلّے زَر نہیں رَختِ سفر سَروَر نہیں
تُم بُلالو تُم بُلانے پر ہو قادِر یانبی!

جن کے پاس اسباب نہیں وہ دل سے دعا کریں

آپ ہی اسباب آقا پھر مُہَیّا کیجئے
پھر دِکھا دیجے مدینے کے مَناظِر یانبی

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان سنئے، آپ کا شوق مدینہ مزید بڑھے گا، آپ کا ذوق مدینہ اور پروان چڑھے گا، اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: نبی پاک کے روضہ پرنور کی حاضری وہاں کی خاک کو بوسہ دینے کی سعادت سب مستحبات سے اعظم اور اہم بلکہ قریب بواجب ہے۔[1]

جذب القلوب میں شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں: جب کوئی مسلمان زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ آتا ہے تو فرشتے رحمت کے تحفوں سے اس کا استقبال کرتے ہیں۔[2]

کسی بادشاہ کے پاس جائیں، کسی بڑی دعوت میں جائیں تو گھر کے لوگ باہر کھڑے ہوتے ہیں۔ بادشاہ کے پاس جائیں تو سپاہی باہر کھڑے ہوتے ہیں۔ ارے شہنشاہ کی بارگاہ میں، والی مدینہ کی بارگاہ میں جائیں تو فرشتے استقبال کرتے ہیں۔ تحفہ کیا ہوتا ہے؟ رحمت کے تحفوں سے استقبال کرتے ہیں۔ حدیث پاک سماعت کیجئے:

---

1 ... فتاوی رضویہ، 9/538۔
2 ... جذب القلوب، ص211۔

شفاعت ہی شفاعت

اللہ پاک کے رسول، بی بی آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ[1] جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

اللہ اکبر! گویا نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ کی حاضری شفاعت کا حقدار بنا دیتی ہے پھر کیوں نہ تڑپیں؟ ہمارے پاس تو اور کچھ بھی نہیں، کوئی ایسی نیکی بھی نہیں کہ جو مغفرت کا سبب بنے، آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے وعدہ کیا ہے جو میرے روضے کی زیارت کرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ اللہ اکبر! اللہ پاک علمائے کرام پر کروڑوں رحمتوں کی بارش نازل فرمائے۔ اس حدیث کو جس پیارے انداز میں علماء نے بیان کیا ہے، ذرا غور سے سنئے گا تو ایمان تازہ ہو جائے گا شوقِ مدینہ بڑھ جائے گا۔

ایک سوال پیدا ہوتا ہے: شفاعت تو سارے مسلمانوں کے لیے ہے۔ سارے امتیوں کے لیے ہے کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایک حدیث ہے: شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ[2] میری شفاعت میری امت میں کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے۔ ایک اور جگہ پر نبی پاک فرماتے ہیں: جب تک اپنے ہر امتی کو جہنم سے نہ نکال لوں، جنت میں داخل نہ کر والوں میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا۔[3]

---

1 ... دار قطنی، 1/217، حدیث: 2669۔
2 ... ابو داؤد، 4/311، حدیث: 4739۔
3 ... سبل الہدی والرشاد، 2/272۔

تو شفاعت تو سب کو ملے گی پھر مدینے جانے والوں کا کیا کمال ہے؟ اللہ اکبر! اب سنئے: علماء فرماتے ہیں: جس نے مدینے حاضری نہیں دی، اس کی تو شفاعت ہو گی مگر وہ عمومی شفاعت ہو گی، وہ عام شفاعت ہو گی اور جس نے مدینہ منورہ میں آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے روضے کی زیارت کی اس کی خاص شفاعت ہو گی۔ میدان محشر کی ہولناکیوں سے اس کی حفاظت کی جائے گی، ان کا جنت میں بلا حساب داخلہ ہو گا، جنت میں بلند درجات پائیں گے، اللہ کریم کا خصوصی دیدار نصیب ہو گا۔

ایمان کی ضمانت

والد اعلیٰ حضرت، مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ اس کا ایک اور ایمان افروز جواب دیتے ہیں: شفاعت کس کو ملے گی؟ شفاعت تو مسلمان کو ملے گی، ایک بندہ ساری زندگی شفاعت کی امید پر زندگی گزارے اور نیکیاں بھی کرتا رہا، اللہ نہ کرے ایسی کوئی غلطی ہو جائے کہ مرنے سے پہلے اس کا ایمان ہی چلا جائے کیونکہ گناہوں کے سبب بھی تو ایمان سلب ہو جاتا ہے تو اس کی تو شفاعت نہیں ہو گی کیونکہ شفاعت کے لیے مسلمان ہونا، ایمان والا ہونا شرط ہے۔

مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے شفاعت کا وعدہ کر دیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ روضۂ رسول پر جانے والے کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔[1] اس بات کو سمجھ رہے ہیں؟ کہ شفاعت تو مسلمان کی ہو گی، بھئی! مسلمان

1 ...جواہر البیان فی اسرار الارکان، ص205۔

مرو گے تو شفاعت ہو گی اور آقا صرف یہ نہیں فرمارہے کہ میں اس کی شفاعت کروں گا بلکہ فرمایا: وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ اس پر شفاعت میری واجب ہو گئی۔ جب نبی پاک واجب فرمارہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو روضۂ رسول پر جاتا ہے اس کے ایمان کی نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حفاظت فرمائیں گے، اس کا ایمان پر خاتمہ ہو گا۔

مولانا نقی علی خان مزید فرماتے ہیں: حدیث کا مطلب یہ بنے گا: نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صرف شفاعت کا وعدہ نہیں کر رہے بلکہ میرے آقا ایمان کی حفاظت کا وعدہ بھی فرمارہے ہیں اب حفاظت بھی وہ فرمائیں گے، شفاعت بھی وہ فرمائیں گے۔[1]

شفاعت مصطفیٰ واہ واہ

میدانِ محشر میں بہت سارے لوگ شفاعت کریں گے۔ مگر یاد رکھئے! شفاعتِ کبریٰ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہاتھ میں ہے، جب نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم شفاعت فرمائیں گے اس کے بعد انبیاء بھی شفاعت کریں گے، علماء بھی شفاعت کریں گے، فرشتے بھی شفاعت کریں گے، شہداء بھی شفاعت کریں گے، حاجی بھی شفاعت کرے گا، باعمل حافظ بھی شفاعت کریں گے مگر سنئے آقا نے کیا فرمایا:

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ[2] شَفَاعَتِیْ کا مطلب ہے میری شفاعت واجب ہو گئی اس کا مطلب یہ ہوا کہ زائر مدینہ کی کوئی اور شفاعت نہیں کرے گا خود رسول پاک شفاعت فرمائیں گے، اس کو جو شفاعت ملنی ہے براہ راست رب کے حبیب کی بارگاہ سے

1 ...جواہر البیان فی اسرار الارکان، ص206۔
2 ...دار قطنی، 1/217، حدیث: 2669۔

ملنی ہے کیونکہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنا روضہ دکھایا، مہمان بنایا۔ اب نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس کی شفاعت بھی فرمائیں گے۔[1] اللہ اکبر! بریلی کے تاجدار ایسے ہی نہیں کہتے:

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیز گاری واہ واہ

اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کیا کمال کی بات کہتے ہیں کہ نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ جَاءَنِیْ زَائِرًا لَا تُعْمِلُهٗ حَاجَةٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ كَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَكُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ[2] جو میری بارگاہ میں زیارت کے لئے حاضر ہوا اور اس کے علاوہ کوئی حاجت نہ ہو یعنی نہ تجارت کے لئے آیا، نہ کوئی اور مقصد کے لئے آیا صرف اور صرف میری زیارت کے لئے مدینے پہنچے۔ فرماتے ہیں: كَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَكُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ مجھ پر حق ہے کہ میں روزِ قیامت اس کی شفاعت کروں۔

ایک اور روایت میں فرمایا: كَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ[3] یعنی جو خاص میری زیارت کے لئے مدینہ منورہ پہنچا وہ روزِ قیامت میرے جوار رحمت میں ہو گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج ایمان تازہ کرنے کا دن ہے۔ آج ایمان تازہ کرنے کی

---

1 ... جواہر البیان فی اسرار الارکان، ص205۔
2 ... معجم اوسط، 3/206، حدیث:4546۔
3 ... شُعب الایمان، 3/488، حدیث:4152۔

باتیں ہیں۔حدیث پاک کی شرح سماعت کیجئے،اس حدیث پاک کی شرح میں علماء کہتے ہیں :اس حدیث کا پورا عمل پتہ ہے کب ہو گا ؟جب بندہ مسجد نبوی کی بھی نیت نہ کرے۔جی ہاں! مسجد نبوی کی نمازیں ضمناً مل جائیں گی۔ قباء کی حاضری ضمناً ہو جائے گی۔ فرماتے ہیں:صرف روضہ پُر نُور کی زیارت کرے۔نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ کی حاضری کی نیت کرے، آقا کی زیارت کی نیت فرمائے۔ کہتے ہیں: جب اس طرح زیارت کی نیت سے جائے گا تو ان شاء اللہ ! اس کو **میرے جوار میں ہو گا** کی فضیلت حاصل ہو گی۔ جملہ تو سنئے: آقا کہتے ہیں: جو میری زیارت کے لئے آیا وہ قیامت میں میرے جوار رحمت میں ہو گا،اللہ پاک ہمیں زیارت رسول کی نیت سے نبی پاک کی بارگاہ کی حاضری عطا فرمائے۔بات بڑی باریک ہے مگر بریلی کے تاجدار حدیثوں پر ایسی نظر رکھتے ہیں۔کہتے ہیں:

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا

کدھر جانا ہے؟ بس! آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں،عمرے بھی ہو جائیں گے، حج بھی ہو جائیں گے مگر جارسول پاک کی زیارت کو رہا ہوں ۔ان کے قدموں کی حاضری کو جارہا ہوں،کہتے ہیں:

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نَہْضَت کدھر کی ہے
ان کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے طفیل حج ہوئے، ہمیں کیا پتہ تھا کہ حج فرض ہے؟ ہمیں کیا پتہ مکہ کی فضیلت کیا ہے؟ ہمیں طواف کے بارے میں کس نے بتایا؟ ہمیں صفا و مروہ کی فضیلت کس نے بتائی؟ ہمیں حج فرض ہے یہ کس نے بتایا؟ سب نبی پاک کے صدقے ملا ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

ان کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

ایک اور حدیث سنئے: کمال کی حدیث ہے اور اس کی شرح بھی کمال کی ہے، مدینے کا شوق بڑھائیں، آنکھوں سے آنسو جاری کریں۔ آقا سے عرض کریں کہ ہمیں بھی بلایا جائے۔

ایمان مدینے میں

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا[1] بے شک ایمان مدینے کی طرف سمٹ آتا ہے جیسے سانپ اپنے بِل، سوراخ کی طرف سمٹ جاتا ہے۔

یہ بڑی ایمان افروز حدیث ہے، علماء نے اس کے الگ الگ معنی بیان کئے ایک معنی تو یہ ہے کہ قربِ قیامت میں جب دجال نکلے گا ناں تو پوری دنیا میں ایمان بچانے کے لئے کوئی جگہ نہیں بچے گی اس وقت ایمان مدینہ منورہ میں سمٹ جائے گا۔ مدینے کے علاوہ اہلِ ایمان کہیں اور نہیں ہوں گے لیکن! محدثین کرام نے اس حدیث پاک کا ایک اور

1 ... بخاری، 1/618، حدیث: 1876۔

کمال کا معنی بیان کیا ہے، فرماتے ہیں:

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایمان کے سمٹنے کو سانپ کے ساتھ تشبیہ دی ہے، فرمایا: جیسے سانپ اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے ایسے ہی ایمان مدینے میں چلا جائے گا۔ آپ ذرا غور کریں کہ سانپ جب اپنے بِل سے نکلتا ہے تو اپنی ضروریات کی چیزیں لیتا ہے، کھانا وغیرہ ڈھونڈتا ہے، گھومتے گھومتے سورج کی دھوپ بھی پڑتی ہے جس سے اس کی کھال بھی پرانی ہو جاتی ہے اور کچھ عرصہ وہ سال میں ایسا گزارتا ہے کہ وہ باہر نہیں نکلتا جب وہ اپنا وقت پورا گزارنے کے بعد باہر نکلتا ہے تو اس کی کینچلی بدل چکی ہوتی ہے، پرانی جلد اور کھال کی جگہ نئی جلد آگئی ہوتی ہے، چمکدار ہو جاتا ہے۔ علماء کہتے ہیں: بات یہ ہے کہ انسان جب دنیا میں دیگر شہروں میں رہ رہا ہوتا ہے، دُور دُور، کبھی کسی ملک میں، کبھی کسی شہر میں رہ رہا ہوتا ہے تو اس پر شیطان حملہ کرتا ہے۔ نفس گناہ کرواتا ہے۔ دنیاداری کی طرف دل مائل ہو جاتا ہے۔ ایمان کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اب ایمان کو کیسے تازگی ملے؟ کیسے جلا ملے؟ کیسے قوت ملے؟ علماء کہتے ہیں کہ اب اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ ''ایمان مدینے کی طرف سمٹتا ہے۔''

کہتے ہیں: جب عاشقانِ رسول مختلف علاقوں میں رہنے والے، مختلف ملکوں میں رہنے والے دنیا داری میں پڑ جاتے ہیں، گناہوں میں پڑ جاتے ہیں۔ شیطان سے بھی واسطہ پڑتا ہے۔ شیطان بھی بہکاتا ہے جب مدینے پہنچتے ہیں تو ان کے ایمان کو تازگی مل جاتی ہے۔ ایمان کو طاقت مل جاتی ہے۔ ایمان مدینے میں سمٹتا ہے، کہا: جب دنیا بھر میں گھوم پھر لو، جب لگے کہ ایمان کمزور ہونے لگا ہے۔ بیٹری ویک ہونے لگی ہے۔ مدینے چلے

جاؤ، وہاں تازگی مل جائے گی۔ مدینے چلے جاؤ وہاں ایمان مضبوط ہو جائے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! مدینہ منورہ کے ایسے ایسے واقعات ہیں کہ وقت تو ختم ہو سکتا ہے مگر ہماری باتیں ختم نہیں ہو سکتیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مدینے خود ہی بلایا اور ارشاد فرماتے ہیں: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ[1] جس نے میرے روضے کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہو گئی۔

اب آقا فرماتے ہیں: تم میں سے جس سے ہو سکے وہ مدینے میں مرے کیونکہ جو مدینے میں مرے گا میں اُس کی شَفاعت کروں گا۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ کیسا شہر ہے۔ وہاں جاؤ تو شفاعت ہے، وہاں مر جاؤ تو شفاعت ہے، صرف شفاعت ہی نہیں بلکہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: قیامت کا دن ہو گا، پہلے میں اپنی قبر سے اُٹھوں گا پھر ابو بکر صدیق ہوں گے تو حضرت عمر فاروق ہوں گے اور پھر میں اہل بقیع اور اہل معلی کو اپنے ساتھ لے کر یعنی مدینے اور مکے کے قبرستان والوں کو اپنے ساتھ لے کر میدان محشر میں آؤں گا۔[3] جو مدینے میں مرتا ہے، جس کی تدفین جنت البقیع میں ہوتی ہے اسے قیامت کے دن آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ اُٹھنا نصیب ہو گا۔

---

1 ...دار قطنی، 1/217، حدیث: 2669۔
2 ...ترمذی، 5/483، حدیث: 3943۔
3 ...ترمذی، 5/388، حدیث: 3712۔

محدث اعظم پاکستان اور محبت مدینہ

محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کا عشق رسول دیکھئے، ایک بار مدینے گئے اپنے سر کے بال اور ناخن مدینہ منورہ میں دفن کر دیئے۔ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! مرنا تو ہمارے اختیار میں نہیں ہے، چاہتے تو ہم بھی ہیں کہ مدینے میں مریں مگر اپنے جسم کے چند اجزاء وہ مدینے میں دفن کرکے جارہا ہوں تاکہ جو خیرات، جو برکات مدینے میں مرنے والوں کو ملیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم وہ ہمیں بھی نصیب ہو جائیں۔[1] سیّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہرِ شفاعت نگر کی ہے

مدینہ منورہ کی ایسی برکتیں ہیں تو پھر وہاں جانے کو ہم کیوں نہ ترسیں؟ وہاں جانے کو ہم کیوں نہ تڑپیں؟ لوگ کہتے ہیں: مدینے سے محبت کیوں کرتے ہو؟ مجھے بتایئے مدینے سے محبت نہ کریں تو کس سے کریں؟ جہاں شفاعت کا وعدہ ہو۔ میں غلام اِدھر ہوں اور میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینے میں ہیں۔ امیر اہلسنت نے ایسی بات ارشاد فرمائی کہ جسے پنجابی زبان میں کہتے ہیں: گل ای مکا دی، آپ نے ایسا شاندار جواب دیا کہ مدینے سے کیوں محبت ہے؟ کہتے ہیں:

---

1 ...حیاتِ محدث اعظم پاکستان، ص155۔

مدینہ اس لیے عطارؔ جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مرے آقا مرے سرور مدینے میں

آقا مدینے میں ہیں تو پھر میں مدینے کے لیے کیوں نہ تڑپوں!!!!

مزہ کیا خاک آئے دور رہ کر ایسے جینے میں
کہ پروانہ یہاں تڑپے جلے شمع مدینے میں

خدا کی قسم! آپ کتنی بھی ٹینشن میں ہو، کتنے ہی بھی دکھ میں ہو، مدینے پہنچ جاؤ سکون مل جائے گا۔

زندگی چاہیے تو مدینے چلو | گر خوشی چاہیے تو مدینے چلو
ساری مستی مدینے کی گلیوں میں ہے | کیف سارے کا سارا مدینے میں ہے

خوشبو آج بھی ہے

خدا کی قسم! آج بھی مدینے کی گلیاں بتاتی ہیں، وہ ہوائیں بتاتی ہیں، وہ فضائیں بتاتی ہیں کہ یہ کوئی اور شہر ہے، یہ دنیا کا کوئی عام شہر نہیں بلکہ سچی بات کہوں: کسی عاشق رسول کی آنکھوں پر پٹی باندھ دو، اسے مدینے لے جاؤ، اسے یہ بھی نہیں بتانا کہ تم کہاں ہو؟ اگر ناک عشق والی ہے، دل میں عشق رسول ہے وہ بتادے گا یہ فضائیں اور ہیں، یہ ہوائیں اور ہیں کسی کی خوشبو ہے جو دل و دماغ کو معطر کر رہی ہے۔ شاعر کہتے ہیں:

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے ہیں
اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

آج بھی مدینے کی گلیاں بتاتی ہیں، جی ہاں! فضا مقدس کسے کہتے ہیں؟ کبھی ہوا بھی مقدس

ہوتی ہے؟ مدینہ دیکھ لو تو پتا چل جائے گا۔ شاعر کہتے ہیں:

مدینے جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ

پیارے اسلامی بھائیو! مجھے ایک بات بتایئے، ذکر مدینہ کرتے کرتے کافی دیر ہو گئی ہے، کتنا لطف آرہا ہے، دل کو کتنی ٹھنڈک محسوس ہو رہی ہے ذرا سوچئے تو سہی! جس شہر کے ذکر کا اتنا لطف ہے تو اس کے دیدار کا عالَم کیا ہو گا۔ اس کی حاضری کا عالَم کیا ہو گا، جب مدینے پہنچتے ہیں تو دل کی کیفیت کیا بنتی ہے، ایسا لگتا ہے اپنے ٹھکانے پر آگیا ہوں۔ میں کریم کے دربار میں آگیا ہوں، شفیق کے قدموں میں آگیا ہوں، اب میرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ وہ کہتے ہیں: بندہ اپنے ڈیرے پر پہنچ جائے، اپنے کسی بڑے آدمی کے پاس پہنچ جائے، اب ادھر آگیا ہوں مجھے کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ مدینے پہنچ کر یہ تسلی ہو جاتی ہے:

اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں | مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

شوقِ مدینہ بڑھایئے

آج اس بیان کو کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ شوقِ مدینہ بڑھے۔ یہ لندن، پیرس، سرسبز مقامات، یہ آبشار، یہ پہاڑ، یہ دیکھنے کے جذبے بڑے ہوتے ہیں مگر خدا کی قسم! آپ دنیا کا کوئی بھی خوبصورت مقام ایک دو بار دیکھ سکیں گے پھر بندہ کہتا ہے: کہیں اور چلتے ہیں، وہ تو دیکھ لیا، مری ہو آئے، ناران، کاغان ہو آئے، فلاں ملک دیکھ لیا، کہیں اور چلو یار۔ لیکن! مدینہ وہ ہے ہزار بار دیکھ لیں جی نہیں بھرتا بلکہ سچی بات یہ ہے جتنا دیکھتے ہیں اتنی تڑپ بڑھتی ہے، اتنا شوق بڑھتا ہے۔ اللہ پاک نے مدینہ ایسا بنایا ہے، مدینے کی

شان ہی نرالی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں شوقِ مدینہ بڑھایئے اور یہ ہمارے ایمان کے لیے بھی ضروری ہے کہ جتنی محبت رسول بڑھے گی اتنا ایمان مضبوط ہو گا۔ ان شاء اللہ! پھر ہمیں کوئی بہکا نہیں سکے گا، ہمیں کوئی دائیں بائیں نہیں کر سکے گا۔ لیکن! یہاں ایک اور بات بھی کرنی ہے۔ مدینے جانے کا شوق یقیناً ہونا چاہئے۔ ہم چاہتے بھی ہیں کہ مدینے جائیں مگر مدینے والے کی بات بھی تو ماننی ہے، مدینے والے کے فرامین پر بھی تو عمل کرنا ہے، ہم چاہتے تو ہیں کہ ہمیں آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بلائیں مگر آقا کو ہم پسند آئیں گے تو بلائیں گے۔ اگر نافرمان رہیں گے اگر ان کے فرامین کے مطابق زندگی نہیں گزاریں گے تو پھر کیسے بلاوا آئے گا؟ آپ بھی اپنے گھر کس کو بلاتے ہیں؟ جو آپ کی بات مانتا ہے۔ آپ کا دوست ہوتا ہے، آپ کا قریبی ہوتا ہے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کس سے محبت فرماتے ہیں؟ آقا کس پر شفقت فرمائیں گے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خود فرماتے ہیں: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

زندگی سنتوں والی

پیارے اسلامی بھائیو! سنت پر عمل کرنا ہے، سنت سے محبت کرنی ہے۔ آیئے! آج کچھ

1 ...ترمذی، 4/309، حدیث: 2687۔

نیت کرتے ہیں: سب سے پہلی نیت تو یہ کرلیجئے کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ[1] یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ نیت کرلیں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ ایسے نہیں بلکہ زور سے اور دل سے نعرہ لگایئے۔ کچھ لوگ نماز یہ سوچ کر پڑھتے ہیں کہ اگر نماز نہیں پڑھیں گے تو عذاب ملے گا یہ انداز اور سوچ بھی درست ہے مگر مزہ یہ ہے کہ جو چیز میرے آقا کو، میرے محبوب کو پسند ہے، آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے وہ نماز کیسے قضا ہوسکتی ہے، میرے محبوب ناراض نہ ہوجائیں۔ بس! نیت کریں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔

میں اللہ پاک سے دعا کرتا ہوں: یا اللہ! جو اِدھر پانچ وقت کا نمازی بن گیا یا نمازی ہے اس کو مسجد نبوی میں بھی نمازیں پڑھنا نصیب کردے۔ اس کو مسجد حرام میں بھی نماز پڑھنا نصیب فرما، قباء کی مسجد میں بھی نماز پڑھنا نصیب فرما۔ اِدھر تو نماز پڑھیں، اِدھر پڑھیں تو پھر اُدھر پڑھنے کا موقع دیکھو کیسے ملتا ہے۔

اب مزید بھی نیت کریں کہ ان شاء اللہ! چہرے پر میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنت داڑھی سجائیں گے۔ سر پر عمامہ بھی سجائیں۔ درود پاک کی کثرت کے ساتھ زندگی گزاریں۔ یہ بھی نیت کرلیجئے کہ حرام روزی کے قریب نہیں جانا۔ حرام کمانے والا کس منہ سے آقا کی بارگاہ میں جائے گا؟ کیا حرام روزی سے مدینے جائیں گے؟ حرام پیسوں سے حج کریں گے؟ خدارا! اپنی روزی حلال کیجئے، یاد رکھئے! فرض کا پورا ہونا الگ

---

1 ... معجم کبیر، 20/420، حدیث: 1012۔

بات ہے اور حج کا مقبول ہونا دوسری بات ہے۔ نیت کرلیں کہ آج کے بعد حرام روزی کے قریب بھی نہیں جائیں گے۔ ان شاء اللہ! نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنا ہے۔ ذوق مدینہ بڑھانا ہے۔ شوق مدینہ بڑھانا ہے۔

دعوت اسلامی اور محبت مدینہ

دعوت اسلامی کمال کی تحریک ہے، جو لوگ لندن، پیرس اور تفریحی مقامات کی تمنا رکھتے تھے دعوت اسلامی کے دینی ماحول کی برکت سے اب وہ صرف مدینہ دیکھنا چاہتے ہیں، دعوت اسلامی نے مدینہ دیکھنا سکھایا، دعوت اسلامی نے مدینہ بولنا سکھایا۔ آپ بھی اس ماحول میں آجایئے۔ یقین کریں یہ ماحول پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں سے جوڑ دیتا ہے، یہ ماحول عشق رسول کے جام پلاتا ہے۔ کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ مدینے کا نام لے کر ہم روئیں گے مگر کمال ہے اب جب بندہ روتا بھی ہے تو اسے مزہ آتا ہے کہ رویا بھی ہوں تو دنیا کے پیسوں کے لئے نہیں بلکہ آقا کی یاد میں رویا ہوں۔

یادِ نبی میں روتے روتے کیسی گزری رات نہ پوچھو
کہاں کوئی روتا ہے جنت کی خاطر رلاتی ہے عاشق کو یادِ مدینہ

تو یہ نصیب والوں کا حصہ ہے۔

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں
ذکر محبت عام ہے لیکن سوز محبت عام نہیں

اللہ پاک ہمیں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد میں حقیقی عشق، اخلاص کے ساتھ رونے والی آنکھیں عطا فرمائے۔ اس طرح کی محفل میں ذکر مدینہ ہوا، نعت خوانی ہوئی، آنسو

آ گئے، ٹھیک ہے، اچھی بات ہے مگر مزہ پتہ ہے کیا۔

دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو

کبھی کبھی مدینہ یاد کرکے رویا کریں، کبھی کوئی نعت شریف لگا لی اور اکیلے میں آنسو بہائیں۔ سرکار کی یاد آجائے۔ سرکار کے دیدار کی تمنا ہو جائے اس کا مزہ ہی اور ہے۔ کسی اور کو بتانا بھی نہیں، میں جانوں میرے آقا جانیں، راز و نیاز، محبوب و محب کی باتیں ہوں۔

دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو | پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

اکیلے میں بھی تو رونا سیکھیں، بعض اوقات دعا میں روتے ہیں، اللہ کی بارگاہ میں گناہ یاد آتے ہیں اور روتے ہیں، اچھی بات ہے مگر مزہ یہ ہے تہجد کا وقت ہو، تنہائی ہو، کسی کو پتہ نہ ہو، میں ہوں اور میرا رب ہو اور میں اس سے باتیں کروں، اپنے گناہ کی معافی مانگوں، آنسو بہاؤں، حدیث پاک ہے: قیامت کے دن عرش کا سایہ جن خوش نصیبوں کو ملے گا ان میں ایک خوش نصیب وہ بھی ہے کہ جو اللہ کو اکیلے میں یاد کرے اور اس کی آنکھوں میں آنسو بہہ نکلیں۔[1]

لوگوں کے سامنے بعض اوقات ہم بہت نیک نظر آتے ہیں۔ تنہائی میں، اکیلے میں سجدہ کروں اور آنسو نہ رُکتے ہوں۔ اپنے گناہ یاد آتے ہوں کہ یا اللہ! کیا کیا کر بیٹھا۔ اب تو داڑھی بھی سفید ہو گئی، اب تو جانے کا ٹائم آ گیا۔ اے اللہ! معاف کر دے۔ آقا صلی اللہ

1 ... بخاری، 1/236، حدیث: 660۔

علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد آئے تو آنسو نکلیں، حضور! آپ کے مدینے سے بہت دور ہوں، آپ کا غلام ہوں، محشر کے دن بھول نہ جانا، جنت میں جاتے وقت ہمیں بھی ساتھ لے جانا، یہ جو یادیں ہیں یہ جو تنہائی میں تعلق ہے اس کی بات ہی اور ہے۔ اللہ پاک ایسا اخلاص عطا کردے۔ ایسا رونا نصیب کردے، ایسی خاص عشقِ رسول کی خیرات عطا فرمادے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب نیت کرلیں کہ ان شاء اللہ! مدینے جانا ہے مگر مدینے والے کو راضی کرکے جانا ہے۔ ان شاء اللہ! آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مدینے کی خیرات لینی ہے۔ سنتوں پر عمل کرنا ہے، پکا نمازی بننا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینے بھی بلائیں اور پھر مدینے بلا کر اپنا دیدار بھی کروائیں۔ جی ہاں! اعلیٰ حضرت کو ہوا تھا، جو تڑپ لے کر جاتا ہے پھر وہ لے کر بھی آتا ہے۔

سیّدی اعلیٰ حضرت مدینے گئے تھے تمنا تھی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار کرنا ہے اور دیدار بھی جاگتی آنکھوں سے کرنا ہے۔ سنہری جالیوں پر کھڑے ہوئے ساری رات درود شریف پڑھتے رہے۔ عاشقوں کو آزمایا بھی جاتا ہے۔ آپ روتے رہے، پڑھتے رہے دیدار نہیں ہوا۔ اب اعلیٰ حضرت تو اعلیٰ حضرت ہیں، اللہ پاک نے آپ کو کمال کا قلم عطا فرمایا۔ آپ نے نعت لکھ دی وہ کلام بھی کیسا لکھا آج بھی پڑھیں تو ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ پتہ ہے کونسا کلام لکھا؟ فرماتے ہیں:

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں | تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
ہر چراغِ مزار پر قُدسی | کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں
اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں | مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

ایک شعر میں تو بہت ہی خوبصورت پیغام دیا ہے:

ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں | پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں

اس شعر کا مطلب سمجھے؟ کہ وہ کونسی جگہ ہے جہاں 5 جاتے ہیں اور 4 آتے ہیں؟ 4 کاندھا دیتے ہیں اور ایک کو لے کر جاتے ہیں۔ 5 جارہے ہیں، واپس کتنے آرہے ہیں؟ 4 واپس آرہے ہیں، ایک شعر میں بات سمجھا دی کہ یاد رکھو! جائیں گے 5 مگر تمہیں ڈال کر 4 واپس آئیں گے۔

ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں | پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں

پھر آخری شعر میں تو کمال کر دیا، کہتے ہیں :

کوئی کیوں پُوچھے تیری بات رضاؔ

اے رضا! تجھے دیدار کرنا تھا، تیری اوقات ہی کیا ہے؟ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں تو بڑے بڑے عاشقانِ رسول ہیں، تیری تو اوقات ہی کوئی نہیں ہے

کوئی کیوں پُوچھے تیری بات رضاؔ | تجھ سے کتّے ہزار پھرتے ہیں

آپ زبردست عاشقِ رسول ہیں، جب آپ نے یہ انکساری کی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے عاشق پر کرم فرمایا اور سیّدی اعلیٰ حضرت کو جاگتی آنکھوں سے اپنا دیدار کروا دیا۔ اللہ اکبر! دیدار آج بھی ہوتا ہے کرنے والا چاہئے، تڑپ ہونی چاہئے، پکار ہونی چاہئے، وہ تعلق چاہئے، اللہ پاک ایسا عشق عطا فرمادے۔ ان کا صدقہ عطا فرمائے۔ ایسی مقبول حاضری بھی عطا فرمادے کہ جائیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حاضری کو قبول بھی فرمائیں اور اپنے دیدار سے بھی مشرف فرمائیں۔ شاعر لکھتے ہیں:

میں کرکے ستم اپنی جاں پر قرآن سے جَآءُوْكَ سُن کر

یہ بھی وہی جَآءُوْكَ ہے، قرآن سے جَآءُوْكَ پڑھ کر آیا ہوں

میں کرکے سَتم اپنی جاں پر قرآن سے جَآءُوْكَ سُن کر
آیا ہوں بہت شَرمندہ سا سرکار توجہ فرمائیں

اللہ کرے کہ خاص نگاہِ رحمت ہم پر ہو جائے۔ مدینے جائیں آقا کے روضے پر کھڑے ہو کر ہم بھی عرض کریں کہ حضور

نگاہِ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں

حضور! آپ کے پاس ہزاروں ،لاکھوں زائرین آتے ہیں،میں بھی آیا ہوا ہوں، چھوٹا سا غلام، غلاموں کا بھی غلام، گنہگار

نگاہِ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں
لئے ہوئے تو دلِ بے قرار ہم بھی ہیں
ہمارے دست تمنا کی لاج بھی رکھنا
تیرے فقیروں میں اے شہریار ہم بھی ہیں

اللہ کریم بس یہ سعادتیں، یہ برکتیں ہم سب کو نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔



1 جولائی 2021ء | ٹنڈو محمد خان، سندھ پاکستان

ذکرِ مدینہ

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- حیات طیبہ کی مختصر جھلک
- ہجرت مدینہ کا حکم
- حضور کی مدینے سے محبت
- عاشقوں کا وظیفہ مدینہ مدینہ
- نورانی پہرہ دار
- مدینہ شہر شفاعت ہے

Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔



Scan کیجئے۔



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درودِ پاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں۔ ایک روز نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اِنِّیْ رَاَیْتُ الْبَارِحَۃَ عَجَبًا میں نے گزشتہ رات ایک عجیب منظر دیکھا، وَرَاَیْتُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِیْ یَزْحَفُ عَلَی الصِّرَاطِ مَرَّۃً وَیَحْبُوْ مَرَّۃً میں نے دیکھا کہ میرا ایک امتی پُل صِراط پر کبھی گھٹنوں کے بل اور کبھی پیٹ کے بل رینگ کر چل رہا ہے اور کبھی تو نیچے لٹک جاتا ہے فَجَاءَتْہُ صَلَاتُہٗ عَلَیَّ پس اس کا مجھ پر پڑھا ہوا دُرودِ پاک آیا فَاَخَذَتْہُ بِیَدِہٖ فَاَقَامَتْہُ عَلَی الصِّرَاطِ حَتّٰی جَازَ اور اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے پل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا حتی کہ وہ صحیح وسلامت گزر گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تو پتہ چلا کہ اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھنا یہ کیسا کمال کا وظیفہ ہے کہ دنیا میں بھی ہاتھ پکڑ لیتا ہے، ان شاء اللہ! پل صراط پر بھی ہاتھ پکڑ لے گا۔ شاعر کیا خوبصورت بات لکھتے ہیں:

---

1 ...القول البدیع، ص130۔

مُشکِل جو سَر پر آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مُشکِل کُشا ہے تیرا نام تجھ پر دُرُود اور سَلام

پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ مشکل میں ہیں، پریشانی میں ہیں، زندگی مشکل کے ساتھ ہی گزرتی ہے، پہلے تو یہ سمجھ لیں کہ زندگی کی گاڑی وہ مشکلوں کے پہیے پر ہی چلتی ہے، کوئی کہے کہ مجھے کوئی بھی مشکل نہ آئے، مجھے کوئی بھی پریشانی نہ آئے تو ایسا ہوتا نہیں ہے۔ اچھا کچھ لوگ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم بڑے دکھی ہیں، باقی سارے سکھی ہیں، دوسروں کو دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ یار دیکھو! وہ کتنے مزے میں ہے، میں کتنا پریشانیوں میں ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ سکھی کوئی نہیں ہوتا، سب کے الگ الگ مسئلے ہوتے ہیں، آپ پیسوں کی وجہ سے دکھی ہیں، کسی کے پاس پیسے تو ہوں گے وہ صحت کی وجہ سے دکھی ہوگا۔ پیسے بھی ہیں، صحت بھی ہے مگر بچے پریشان ہیں وہ اس وجہ سے دکھی ہوتا ہے۔

زندگی میں مسائل تو آئیں گے اگر کوئی کہے کہ جناب مسائل ہی نہیں آنے چاہئیں تو ایسا نہیں ہوگا۔ پہلے ذہنی طور پر، **Mentely** طور پر تیار ہونا ہوگا اور سچی بات یہ ہے کہ اگر مسائل پر صبر کرلیں تو یہ آپ کے درجات بلند کرنے کے لئے آتے ہیں۔ گناہ معاف کروانے آتے ہیں، اللہ کریم نے قرآن مجید و فرقانِ حمید میں بڑا واضح اعلان فرمایا ہے: قرآن کہتا ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے۔ اچھا کن چیزوں سے آزمائیں گے وہ لسٹ بھی دے دی، مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ بھوک سے، خوف سے وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ

وَالثَّمَرٰتِ اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے۔ یہ ساری پریشانیاں آئیں گی۔ مگر آگے کیا فرمایا: وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ خوشخبری ہے صبر والوں کے لئے۔ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ جب ان کے اوپر کوئی مصیبت آتی ہے، تکلیف آتی ہے، مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو پھر وہ کیا کہتے ہیں: قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

یعنی وہ اپنے آپ کو رب کی طرف سے آنے والی آزمائشوں پر تیار رکھتے ہیں، وہ تیار رہتے ہیں اور صبر کرتے ہیں تو ہم سب کو دکھ، تکلیف اور پریشانیوں سے متعلق ذہن بنانا ہو گا مگر ہم اللہ پاک سے دعا کرتے ہیں کہ سب کو مشکلوں سے بچائے رکھے۔ اگر ہم چاہتے ہیں ہماری زندگی میں سکھ بھی رہے، چین بھی رہے، تو خود نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس کے اوپر مصیبتیں اور پریشانیاں ہوں تو اس کو چاہئے کہ وہ کثرت سے مجھ پر درود پڑھے کیونکہ درود مصیبتوں اور پریشانیوں کو لے جاتا ہے۔[1] سر سے بوجھ اتر جائے گا، Burden دور ہو جائے گا، پریشانی ختم ہو گی، مشکل دور ہو جائے گی۔ لہٰذا اپنی زندگی میں درود پاک کو شامل کیجئے۔ آیئے! مل کر محبت کے ساتھ باآواز بلند درود پاک پڑھ لیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...بستان الواعظین، ص407۔

آج بات ہو گی اس شہر کی جس کو دیکھنے کے لئے کروڑوں آنکھیں اشکبار ہیں ۔ہر دل بے قرار ہے اور کیوں نہ بے قرار ہو؟ آج اس پر بھی بات ہو گی کہ ہم مدینے سے محبت کیوں کرتے ہیں؟ آخر مدینے سے محبت کرنے کی وجہ کیا ہے؟ آج اس پر بھی کچھ گفتگو کریں گے کہ مدینے سے محبت تو ہمارے ایمان کا تقاضا ہے کیونکہ مدینے سے محبت دراصل مدینے والے سے محبت ہے اور مدینے والے سے محبت نہ ہو تو ایمان مکمل کیسے ہوتا ہے؟

محمد کی محبت دین حق کی شرط اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کے بغیر تو ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا۔

حیات طیبہ کی مختصر جھلک

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک زندگی کو پہلے تھوڑا سا سمجھ لیں، نوجوان موجود ہیں، ہم سب کے ذہنوں میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زندگی کا ایک نقشہ ہونا چاہئے۔ حیات طیبہ کے بارے میں جتنی معلومات ہو گی ان شاء اللہ! اتنا سیکھنا، سمجھنا بڑا آسان ہو جائے گا۔ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس فانی دنیا کو 63 سال اختیار فرمایا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک عمر 63 سال تھی۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے 63 میں سے 53 سال مکہ پاک میں گزارے۔

پہلی وحی اور دعوتِ اسلام

اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر پہلی وحی 40 سال کی عمر میں نازل

ہوئی اور جیسے ہی وحی نازل ہوئی اسلام کا پیغام پھیلانا شروع کیا۔ پہلے 3 سال تو چھپ کر اسلام کی بات کی جاتی تھی۔ اعلانیہ بات نہیں ہوتی تھی۔ 3 سال کے بعد حکم ہوا کہ اب اعلانیہ بات کریں۔ اب کھلے عام لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں تو نبی پاک نے اب اعلانیہ طور پر اسلام کی دعوت دینا شروع کی۔ اب نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک عُمر 43 سال ہوگئی۔

کفار مکہ دشمن بن گئے

جان عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا لوگوں کو اللہ پاک کی طرف بلانا کفر کے ایوان میں لرزا طاری کر گیا، وہ غصے میں بپھر گئے، انہوں نے مسلمانوں پر ظلم کی آندھیاں برپا کر دیں، تھوڑے ہی تو مسلمان تھے، گنتی کے مسلمان تھے۔ کفار مکہ مسلمانوں کے خلاف ہوگئے اور ایسے ایسے مظالم ڈھائے گئے اگر وہ ظلم پہاڑ پر بھی ہوتا تو اپنی جگہ چھوڑ دیتا، ریزہ ریزہ ہو جاتا مگر غلامانِ مصطفیٰ پر ہماری ہزاروں جانیں قربان، کس طرح انہوں نے ظلم و ستم برداشت کیا اور کوئی بھی اسلام سے پیچھے نہ ہٹا۔ شاعر اس وقت کی مشکل صورتحال کا کیا خوبصورت نقشہ کھینچتے ہیں، وہ کہتے ہیں:

مسلسل پھولنے پھلنے لگا اسلام کا پودا
مخالف تھے قریش اب بڑھ چلا کچھ اور بھی سودا
نبی کو اور مسلمانوں کو تکلیفیں لگیں ملنے
وہ تکلیفیں کہ جن سے عرشِ اعظم لگا ہلنے

لٹاتے تھے کسی کو تپتی تپتی ریت کے اُوپر
تو رکھتے تھے کسی کے سینۂ بے کینہ پر پتھر
بِلال و یاسِر و عَمّار و خُبّاب اور سُمَیَّہ
صُہَیب اور بُوفُکَیْہَہ اور لُبَیْنَہ اور نَہْدِیَّہ
زُنَیْرَہ اور عامِر تھے غلام اور لونڈیاں اُن کی
مسلماں ہوگئے بس آگئی آفت میں جاں اُن کی
محمد کی محبت میں ہزاروں ظلم سہتے تھے
خُدا پر تھی نظر ان کی زباں سے کچھ نہ کہتے تھے

ہجرت مدینہ کا حکم

یہ معاملہ 10 سال تک چلتا رہا، ظلم وستم کی آندھیاں رہیں۔ آخر اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ہجرت کا حکم دیا چنانچہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ہجرت کر کے مدینۂ منورہ کی طرف روانہ ہونے لگے اور پھر ایک رات ایسی آئی کہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینے کی طرف روانہ ہوئے۔ اب ہجرت کی رات نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کیفیت کیا تھی ؟ذرا سوچیے!توجہ کیجئے! جس شہر میں آپ کی پیدائش ہو، جس شہر میں آپ کا بچپن گزرا ہو، جس شہر میں آپ کا سب کچھ ہو، رشتے دار ہوں، جس شہر میں کعبہ ہو، جس شہر میں حج ہوتا ہو، جس شہر میں حجرۂ اسود ہو، جہاں آب زم زم ہو۔ اس شہر کے لوگ آپ پر زندگی تنگ کر دیں اور آپ کو وہ شہر چھوڑ کر جانا پڑے، سوچیے ! نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان گلیوں میں بڑے ہوئے تھے اور اب مکہ چھڑوایا

جارہا تھا۔ میرے آقا کی کیفیت کیا تھی؟ مکہ کے ایک مقام حَزْوَرَہ پر نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کعبے کی طرف رُخ کرکے فرمایا:

اے مکہ! اللہ پاک کی قسم! بے شک تو اللہ پاک کی تمام زمین میں میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے ہجرت پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں تجھ سے ہجرت نہ کرتا۔[1] رسول خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بڑی غمزدہ کیفیت میں مکہ کو چھوڑ کر جاتے ہیں۔

رب کا محبوب شہر مدینہ

امام حاکم نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا: جب مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہجرت کا ارادہ فرمایا تو بارگاہِ الٰہی میں دعا کیا کی تھی، ذرا دعا سنئے گا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْ اَحَبِّ الْبِلَادِ اِلَیَّ فَاَسْكِنِّیْ فِیْ اَحَبِّ الْبِلَادِ اِلَیْكَ[2] الٰہی! تو نے مجھے میرے محبوب ترین شہر سے ہجرت کا حکم دیا ہے، اب میرا قیام ایسی جگہ فرما جو تیرے ہاں محبوب کریم ہے۔ اب جو تیرے یہاں پسندیدہ ہے اس جگہ میرا قیام فرما۔

اے عاشقانِ مدینہ! سنیں!! سنیں!! شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث پاک جذب القلوب میں نقل فرمائی اور فرمایا: اِذِ الْحَبِیْبُ لَا یَخْتَارُ لِحَبِیْبِہٖ اِلَّا مَا ھُوَ اَحَبُّ وَ اَكْرَمُ عِنْدَہٗ[3] ایک محبت کرنے والا اپنے محبوب کے لئے وہی پسند کرتا ہے جو اس کے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور عزت والا ہو۔

---

1 ... ابن ماجہ، 3/518، حدیث: 3108

2 ... مستدرک، 3/535، حدیث: 4320۔

3 ... جذب القلوب، ص26۔

محبوب خدا، سیّد الانبیا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہجرت فرمائی اور دعا بھی کی کہ الٰہی! اب اس مقام میں میرا قیام ہو جو مقام تیرے یہاں محبوب ترین ہے، اس دعا کے بعد اللہ پاک نے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے شہر مدینہ کا انتخاب فرمایا۔ سبحان اللہ! اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کریم کے نزدیک سب سے محبوب جگہ مدینہ منورہ ہے۔ پھر جب ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینہ پاک تشریف لے آئے۔ اب بخاری شریف کی حدیث سماعت کیجئے:

حضور کی مدینے سے محبت

سرور کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ[1]

سنیں! جو لوگ کہتے ہیں: مدینے سے کیوں اتنی محبت کرتے ہو؟ مدینہ مدینہ ہی کہتے رہتے ہو؟ ارے مکہ افضل ہے یا مدینہ افضل ہے؟ ہم اس بحث میں نہیں پڑتے۔ سنئے: نبی پاک کیا فرمارہے ہیں، اللہ سے دعا کررہے ہیں: اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اے اللہ! ہمیں مدینہ پاک سے ایسی محبت عطا فرما جیسی محبت مکہ پاک سے ہے۔ آگے کیا فرمایا: اَوْ اَشَدَّ اللہ اس سے بھی زیادہ محبت عطا فرما، مکہ سے بھی زیادہ محبت مدینہ منورہ سے عطا فرما۔ یہ دعا کون کررہا ہے؟ یہ رب کے حبیب کررہے ہیں۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دعا کررہے ہیں۔ اب اس حدیث کے تحت، اس دعا کے تحت مفسر قرآن مفتی

1 ...بخاری، 1/621، حدیث: 1889۔

احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کیا خلاصہ کرتے ہیں :

میرے نبی مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اللہ نے ساری دعائیں قبول فرمائیں کیونکہ ہر مسلمان کو مکے سے زیادہ مدینہ منورہ پیارا ہے۔ مدینہ پاک کی آب وہوا صحت بخش ہے وہاں کی خاک ،خاک شفا کہلاتی ہے۔ وہاں کی روزی میں برکت ہے ۔اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک سے دلیل پکڑتے ہوئے فرماتے ہیں: مدینہ منورہ مکہ پاک سے افضل ہے۔[1]

اے عاشقان رسول ! مدینہ منورہ کی شان وعظمت کا اندازہ لگایئے کہ یہ مبارک، مقدس ،خوشبوؤں والا، مہکا مہکا، حسین وخوبصورت ،نورانی شہر اللہ پاک کا بھی محبوب ترین شہر ہے اور ساتھ ہی ساتھ محبوب خدا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا بھی محبوب اور پسندیدہ شہر ہے۔ مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں :

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے
اُس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو

سبحان اللہ! ذرا غور کیجئے کہ جس شہر سے اللہ کے حبیب پیار کرتے ہوں، اس شہر کی برکتوں کا عالم کیا ہو گا، اس شہر کی رعنائیوں کا عالم کیا ہو گا۔ سبحان اللہ! آج ذکر مدینہ کرنا ہے، آج مدینے کی بات کرنی ہے، اُس شہر کی بات کرنی ہے، جہاں فرشتے جانے کو تڑپتے ہیں، جہاں فرشتے بھی حاضری کو مچل رہے ہیں، وہاں فرشتوں کی حاضری کس انداز سے

1 ...مرآۃ المناجیح، 4/214۔

ہوتی ہے؟ آج اس کی بھی بات کریں گے اور اس نیت سے کرتے ہیں کہ اللہ کرے ذکرِ مدینہ کی برکت سے ہمیں حاضریٔ مدینہ نصیب ہو جائے۔

چلو مِل کے کرتے ہیں ذِکرِ مدینہ | پہنچ جائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ !مدینہ

عاشقوں کا وظیفہ مدینہ مدینہ

سنیں!! سنیں!!مدینہ کیسا ہے؟ ✿الحمدللہ !ذکر مدینہ تو قرآن کریم میں بھی ہے، ✿ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بھی ذکر مدینہ کرنا ثابت ہے۔ ایسی کئی احادیث مبارکہ ہیں جن میں مکی سردار، مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی ذکر مدینہ فرمایا اور مدینہ منورہ کے فضائل بیان فرمائے۔ ✿ذکر مدینہ کرنا عاشقانِ رسول کا طریقہ ہے ✿ذکر مدینہ کرنا علمائے کرام کا، محدثین کا، مفسرین کا طریقہ ہے ✿علمائے کرام نے فضائل مدینہ پر پوری پوری کتابیں لکھیں۔

سنیں!! سنیں! !بخاری شریف حدیث کی کتنی بڑی کتاب ہے، دنیا بھر میں بخاری شریف، قرآن کریم کے بعد سب سے معتبر کتاب مانی جاتی ہے۔ ✿اس میں امام بخاری نے باقاعدہ **کتاب فضائل مدینہ** پر عنوان تحریر فرمایا پھر اس عنوان کے تحت 11 ابواب بخاری شریف میں تحریر فرمائے۔ جن میں مدینہ مبارکہ کے فضائل پر احادیث نقل کی گئیں۔ ✿اسی طرح مسلم شریف حدیث کی کتنی مشہور کتاب ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم شریف میں 13 ابواب ذکر کئے اور ان میں فضائل مدینہ سے متعلق حدیثیں تحریر فرمائیں۔ ✿امام ابو داؤد نے سنن ابو داؤد میں ذکر مدینہ میں 2 ابواب تحریر

کئے۔ ✿ ابن ماجہ، صحیح ابن حبان وغیرہ حدیث کی کتابوں میں باقاعدہ اہتمام کے ساتھ ذکر مدینہ موجود ہے ✿ اس کا مطلب یہ ہوا کہ صدیوں سے ذکر مدینہ جاری ہے۔ عالم دین ہوں، علماء ہوں، مفسرین ہوں، محدثین ہوں، ہر عاشق مدینہ ذکرِ مدینہ کرتا ہے پھر ہم کیوں نہ مل کر کریں۔

چلو مِل کے کرتے ہیں ذِکرِ مدینہ | پہنچ جائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ !مدینہ

آنکھیں بند کرکے

چلو مِل کے کرتے ہیں ذِکرِ مدینہ | پہنچ جائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ !مدینہ

کیا معلوم کس کی آنکھیں بند ہوں اور قسمت جاگ جائے، یہاں بیٹھے بیٹھے بھی دیدارِ مدینہ ہو سکتا ہے۔ آج کا بیان قرآن وحدیث کی روشنی میں ذکر مدینہ پر ہو رہا ہے۔ سرکار کے شہر کی باتیں ہو رہی ہیں۔ ہو سکے تو تصور مدینہ میں ڈوب کر آپ نے یہ بیان سننا ہے۔

مدینے کی بہاریں

✿ مدینہ پاک عاشقوں کی جان ہے ✿ مدینہ طیبہ عاشقوں کی پہچان ہے ✿ مدینہ پاک وہ بستی ہے جہاں دن رات اللہ پاک کی رحمت برستی ہے ✿ مدینہ پاک دارالہجرت بھی ہے ✿ مدینہ پاک دیارِ الفت بھی ہے ✿ مدینہ پاک مرکز عشق ومحبت بھی ہے ✿ مدینہ پاک دارالامن بھی ہے ✿ مدینہ پاک دارالایمان بھی ہے ✿ مدینہ پاک وہ مبارک شہر ہے جس کی ہوا صحت بخش ہے ✿ مدینہ پاک کی روزی برکت والی ہے ✿ مدینہ

پاک وہ مبارک شہر ہے کہ اس کی مٹی بھی خاک شفا کہلاتی ہے ✿ مدینہ پاک میں وہ مسجد ہے جسے مسجد نبوی کہا جاتا ہے ✿ مدینہ پاک میں جنت کی کیاری ہے ہاں!! ہاں!! میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ [1] وہ جگہ جو روضۂ انور و منبر کے درمیان ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی! اگر آج بھی دنیا میں کسی کو جنت کا کوئی نظارہ کرنا ہے تو وہ مدینے چلا جائے، شاعر کہتے ہیں:

جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے

اور وہ جو جنت کی کیاری ہے، اس کا نقشہ بریلی کے تاجدار، امام عشق و محبت، مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کیسا نقشہ کھینچتے ہیں؟ آپ فرماتے ہیں:

اِس طرف رَوضہ کا نور اُس سَمت منبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

اللہ کریم ہمیں جلدی جلدی مدینے کی حاضری عطا فرمائے۔ اللہ کرے آج کے اس بیان کے بعد مزید شوق مدینہ بڑھ جائے، مزید تڑپِ مدینہ بڑھ جائے اور ان شاء اللہ! یہی ذوق، یہی شوق، یہی تڑپ حاضری کا سبب بن جائے گی، یاد رکھئے! مدینے پیسے نہیں لے جاتے، جی ہاں! اگر یہی بات ہوتی تو سارے پیسے والے مدینے جاتے۔ ہم نے ایسے اربوں پتی دیکھے، کروڑ پتی دیکھے، ساری دنیا دیکھی اور مدینہ نہیں دیکھا اور ایسے غریب دیکھے جن کے پاس اپنا گھر نہیں ہے آقا نے انہیں بھی مدینے بلا لیا۔

---

1 ... ترمذی، 5/483، حدیث: 3941۔

کہاں کا منصب کہاں کی دولت قسم خدا کی یہ ہے حقیقت
جنہیں بلایا ہے مصطفیٰ نے وہی مدینے کو جا رہے ہیں

مدینے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے آج یہی تو عرض کرنا ہے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آج آپ کے شہر کا ذکر کر رہے ہیں، آپ کی یاد میں آپ کے عاشق جمع ہیں۔ آج آپ کے شہر کی بات ہو رہی ہے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آج ذکر ہو رہا ہے، دیدار بھی آپ نے کروانا ہے، بلوانا بھی آپ نے ہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ نے نگاہِ کرم کرکے ہماری حاضری کا سبب بنانا ہے، سنیں!! سنیں!! مدینے کی کیا بات ہے؟ کیا خوبصورت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ | کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ
مَلائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی | شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ
رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے | مرا دل بنے یادگارِ مدینہ

اور کیا خوبصورت دعا ہے، مل کر کر لیجئے

مری خاک یارب نہ برباد جائے | پسِ مرگ کردے غبارِ مدینہ

جبریل امین کی حاضریاں

فرشتوں کے سردار، کیوں مدینے سے محبت نہ کریں؟ کیوں آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں میں حاضری کو نہ تڑپیں؟ فرشتوں کے سردار جبریل امین علیہ السلام کے بارے میں بریلی کے تاجدار کیا لکھتے ہیں:

چمنِ طیبہ ہے وہ باغ کہ مُرغِ سدرہ
برسوں چہکے ہیں جہاں بلبلِ شیدا ہو کر

شعر کا مطلب: مدینے کا باغ وہ باغ ہے ،میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دربار وہ دربار ہے کہ برسہا برس جبریل امین علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے گویا ثناخواں ہو کر وہاں نعتیں سناتے رہے۔ نبی پاک کی شان بیان کرتے رہے۔

آپ کو معلوم ہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں جبریل امین علیہ السلام نے کتنی بار حاضری دی؟ جبریل امین علیہ السلام کہاں رہتے تھے ؟جبریل امین علیہ السلام کا گھر کہاں تھا؟سدرۃ المنتہیٰ ، ساتوں آسمان کے اوپر اور میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پہلے مکے میں جلوہ فرماتھے پھر مدینے میں جلوہ افروز ہوئے۔ جبریل امین علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں آتے اگر آپ انبیائے کرام علیہم السلام کی سیرت پڑھیں تو جبریلِ امین علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کے پاس 12 مرتبہ ، حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس 4 مرتبہ ، حضرت نوح علیہ السلام کے پاس 50 مرتبہ ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس 42 مرتبہ ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس 400 مرتبہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس 10 مرتبہ حاضر ہوئے۔[1]

24 ہزار حاضریاں

رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس کتنی بار حاضری ہوئی؟24 ہزار مرتبہ حاضری دی

1 ...اِرشاد الساری، 1/101۔

ہے۔ نبی کریم کی حیات طیبہ میں پہلی بار کب جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے تھے؟ پہلی وحی لے کر آئے میرے آقا کی عمر مبارک کتنی تھی؟ 40 سال، ذرا زور سے بولئے 40 سال۔ جان کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس دنیا کو کتنے سال اختیار فرمایا؟ عمر مبارک کتنی ہے۔ 63 سال۔ 63 میں سے 40 نکال دیں کتنے بچے؟ 23 سال۔ 23 سال کے دن کتنے بنے؟ تھوڑا سا مشکل سوال ہے آسان کر دیتا ہوں۔ اسلامی لحاظ سے ایک سال کے 355 دن ہو گئے۔ 10 سال کے کتنے ہو گئے؟ 3550 دن، 20 سال کے کتنے ہو گئے؟ 7 ہزار 1 سو۔ 3 سال کے مزید دن شامل کر لیجئے، 8165 دن بنتے ہیں۔ پہلی ملاقات سے ظاہری طور پر آخری ملاقات تک 8165 دنوں میں کتنی بار جبریل امین علیہ السلام نے حاضری دی؟ 24 ہزار مرتبہ حاضری دی، اوسطاً یومیہ 3 بار حاضری بنتی ہے۔ ان میں کئی کئی دن ایسے بھی ہیں کہ جبریل امین علیہ السلام نے حاضری نہیں دی تو اس کا مطلب یہ ہوا کئی دن تو ایسے ہوں گے کہ جب 12-12 بار آئے ہوں گے۔ یہ کیا وجہ تھی؟ اتنا دور سے، اتنا لمبا سفر کر کے آتے۔

غلام مصطفیٰ کی تیز رفتاری

آج 2 باتیں کروں گا، جی ہاں! عقیدہ بھی تھوڑا سا پختہ ہو جائے، عقیدہ بھی کلیئر ہو جائے۔ ذرا سوچئے تو سہی! جب جبریل امین علیہ السلام کی رفتار کا یہ عالم ہے تو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رفتار کا عالم کیا ہو گا۔ جبریل امین دن میں 12-12 بار سدرۃ المنتہیٰ سے! کتنا دور، چاند، سورج تو اِدھر ہیں، ارے اوپر، ساتوں آسمان سے اوپر۔ دن میں کئی

کئی بار آجائیں جبکہ جبریل علیہ السلام تو آقا کے در کے غلام ہیں تو پھر میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رفتار کا عالم کیا ہو گا۔

جلوہ یار کے بنا چین نہیں

اب دوسری عشق کی بات ہے: آیئے! اب ذرا عشق کی بات کر لیں، عقیدے کی کچھ بات ہو گئی۔ تھوڑی عشق کی بات کر لیتے ہیں۔ بھئی کیا وجہ تھی؟ اتنی پیاری جگہ، ساتوں آسمان سے اوپر سدرۃ المنتہیٰ، فرشتوں کے بھی آقا ہیں، شاندار مقام ہے۔ وہ چھوڑ کر، بار بار آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں میں آتے تھے، برادر اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے سمجھایا:

بے لقائے یار اُن کو چین آجاتا اگر

پہلے میں اس شعر کو سمجھا دیتا ہوں، پھر سننے کا مزہ آئے گا، یہ شعر آپ نے پہلے بھی سنا ہو گا۔ آج اس کو سننے کا مزہ ہی اور آئے گا، ذرا تصور کیجئے، وجہ کیا تھی؟ ایک دن میں کئی کئی بار آنے کی وجہ کیا تھی؟ مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: مسئلہ یہ تھا کہ جبریل امین علیہ السلام کو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ملے بغیر چین ہی نہیں آتا تھا۔ ایک بار دیکھ کر جاتے تھے پھر اشتیاق بڑھتا، پھر قدموں میں آنے کا جی چاہتا تھا۔ وہ کہتے ہیں:

بے لقائے یار اُن کو چین آجاتا اگر
بار بار آتے نہ یُوں جبریل سِدرہ چھوڑ کر

ارے بار بار اس لئے آتے تھے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں میں حاضری دینی ہوتی، انہیں سدرۃ المنتہٰی پر مزہ ہی نہیں آتا تھا پھر نبی پاک کی زیارت کا شوق بڑھتا۔ ارے سوچئے تو سہی! جن کے قدموں میں حاضری کو جبریل امین علیہ السلام تڑپتے ہوں اگر آج غلام مدینے میں حاضری کو نہ تڑپیں تو کہاں کے لئے تڑپیں؟ اس شعر کو سمجھئے کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں کی حاضری کا مطلب کیا بنتا ہے:

بے لقائے یار اُن کو چین آجاتا اگر
بار بار آتے نہ یُوں جبریل سِدرَہ چھوڑ کر

نورانی پہرہ دار

جبریل امین علیہ السلام تو فرشتوں کے سردار ہیں ناں اور وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ظاہری حیات میں حاضری دیتے تھے۔ اب کیا نظام ہے اللہ اکبر! نبی پاک کے مزار پر 70 ہزار فرشتے صبح حاضری دیتے ہیں، 70 ہزار شام حاضری دیتے ہیں۔ کمال کی بات یہ ہے کہ جو ایک بار حاضری دیتا ہے اسے دوبارہ موقع نہیں ملتا۔ زندگی میں صرف ایک بار حاضری کا موقع ملتا ہے۔ فرشتوں کی یہ حاضری تقریباً 12 گھنٹے کی ہوتی ہے۔ صبح آتے ہیں اور شام چلے جاتے ہیں، شام کو دوسرے 70 ہزار آتے ہیں پھر وہ چلے جاتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار کا عالم سمجھئے، آپ نے کچھ بڑے بڑے ایسے مقامات دیکھے ہوں گے جہاں فوجی، گارڈز لگائے جاتے

ہیں ۔ گورنمنٹ کے کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کی ڈیوٹیاں چینج ہوتی ہیں ۔ صبح کے لوگ الگ ہوتے ہیں ،شام کے الگ ہوتے ہیں، اس جگہ کے اعزاز کے لئے باقاعدہ وہاں ڈیوٹیوں کی تبدیلی ہوتی ہے، یہ دنیا کے بادشاہوں کے دربار ہیں جبکہ اللہ پاک کے نبی کے دربار کا عالم یہ ہے کہ 2-4چار نہیں ،70ہزار فرشتے صبح آتے ہیں،70ہزار پھر شام آتے ہیں،جو صبح آتے ہیں وہ شام چلے جاتے ہیں اور اتنے فرشتے آتے ہیں کہ سب کو زندگی میں ایک ہی بار حاضری ملنی ہے۔دوبارہ حاضری کیوں نہیں ملتی۔ایک بار ہی حاضری کیوں؟فرشتوں کو دوبارہ بھی ملنی چاہئے۔

فرشتوں کی حاضریاں

پیارے اسلامی بھائیو!اعلیٰ حضرت سمجھاتے ہیں کہ وجہ کیا ہے کہ ایک بار زندگی میں حاضری کیوں ملتی ہے؟فرماتے ہیں:

ستّر ہزار صبح ہیں ستّر ہزار شام
یوں بندگی زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے

کہتے ہیں:فرشتوں کی ڈیوٹیاں اس طرح تبدیل ہوتی ہیں

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رُخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

اتنی ہی اجازت ہے،سوال اب بھی موجود ہے کہ ایسا کیوں ؟اللہ اکبر!سنئے:اس سے کیا سیکھنے کو ملے گا؟فرماتے ہیں:

یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروڑوں کی آس جائے
اور بارگاہِ مرحمت عام تر کی ہے

فرمایا: اللہ پاک کے اتنے فرشتے ہیں اگر دوبارہ آنے دیا جاتا تو کروڑوں فرشتے رہ جاتے اور آقا تو سب کے آقا ہیں، ہر فرشتہ چاہتا ہے رسول عظیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں میں حاضری ہو، اس لئے ایسا روسٹر بنا دیا گیا، ایسا پلان کر دیا گیا کہ قیامت تک سب کی حاضری ہو جائے۔ اللہ پاک کے فرشتے اتنے ہیں، کسی کو ڈبل آنے دیا جائے گا تو کچھ ایسے ہوں گے جو رہ جائیں گے کروڑوں بچ جائیں گے۔ اللہ اکبر!

آتا ہے غلاموں پر پیار اتنا

اب ذرا ہم غلاموں پر مہربانی تو دیکھئے! فرشتے تو معصوم ہیں، گناہ بھی نہیں کرتے، ان معصوموں کو تو ایک بار حاضری ملتی ہے، ہم گنہگاروں کے لئے صلا ہے کہ ساری زندگی پڑے رہو۔ جتنے دن کے لئے جانا ہے جاؤ، ارے بار بار آقا بلاتے ہیں، سوچئے ہم پر کتنا بڑا احسان کر دیا۔ بریلی کے تاجدار، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

معصوموں کو ہے عُمر میں صرف ایکبار بار
عاصی پڑے رہیں تو صَلا عمر بھر کی ہے

اربوں، کھربوں فرشتے

یہاں ایک اور حیرت انگیز بات ہے، فرشتے کتنے ہیں؟ کبھی کیلکولیٹر لے کر بیٹھنا۔ ایک دن میں کتنے فرشتے حاضری دیتے ہیں؟ 70 ہزار صبح ہیں، 70 ہزار شام۔ ایک دن میں کتنے

ہوگئے ؟1 لاکھ 40 ہزار، 10 دن میں کتنے ہوگئے 14 لاکھ، مہینے میں کتنے ہوگئے ؟42 لاکھ۔ سال میں کتنے ہوگئے ؟5 کروڑ سے زیادہ۔ ایک سال میں 5 کروڑ سے زیادہ فرشتوں نے حاضری دی۔[1] میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دنیا سے پردہ فرمائے کم و بیش ساڑھے 14 سو سال ہونے والے ہیں یہ سلسلہ ابھی رکا نہیں ہے، قیامت پتہ نہیں کب آنی ہے یعنی اللہ کے فرشتے کتنے ہیں؟ اور آپ کو پتہ ہے یہ سارے فرشتے کر کیا رہے ہیں؟

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پ:22، احزاب:56)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اس قرآنی آیت کے ذریعے ہمیں موقع دیا گیا ہے۔ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیج رہے ہیں، ایمان والو! تم بھی شامل ہو جاؤ، تمہارے بھی بھاگ جاگ جائیں گے۔ تمہارے بھی کام سیدھے ہو جائیں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! سوچئے کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مقام کیا ہے۔ ہمارے اور آپ کے درود کی انہیں حاجت نہیں ہے، وہاں تو لگاتار درود کی برسات ہے، رحمتوں کی برسات ہے۔ فرشتوں کی حاضری ہے، **کوویڈ 19** کے زمانے میں لوگ کہتے تھے: مدینے میں سناٹا ہو گیا۔ لوگ کہتے ہیں: مدینے میں کوئی نہیں جا رہا، بھئی! ہم گنہگاروں کو حاضری نہیں مل رہی تھی، فرشتوں کی تو روز حاضری جاری تھی، وہاں ان

---

1 ... 10 ہجری سے لے کر 1446 ہجری تک تقریباً 72 ارب 37 کروڑ 44 لاکھ فرشتوں نے حاضری دی ہے۔ سگ عطار عبد الحبیب عطاری۔

کے نصیب جاگے ہوئے تھے، وہ برکتیں لوٹ رہے تھے، آقا کے در کی خیرات لینے روز پہنچ رہے تھے۔ مدینے کا مقام سمجھیں، مرتبہ سمجھیں اور خاص جہاں پر روضۂ رسول ہے اس کا مقام کیا ہے۔ وہ کتنی خاص جگہ ہے۔

مدینے پہنچنے میں جلدی

پھر ہم مدینہ پاک سے کیوں نہ محبت کریں؟ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی تو مدینہ سے محبت فرمایا کرتے تھے اور پتہ ہے کیسی محبت کرتے تھے؟ ایک بار نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کسی سفر سے واپس آئے تو نبی پاک نے اپنی سواری کو تیز کر دیا۔[1] مدینہ قریب آتا تو آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینے کی محبت میں اپنی سواری کو تیز فرما دیتے۔

خاک مدینہ باعث شفا

جب گھوڑے دوڑتے ہیں تو مٹی اُڑتی ہے تو کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ پر کپڑا رکھ لیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا: مدینے کے غبار میں شفاء ہے۔[2] مدینے کی مٹی میں شفاء ہے۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دل مدینے میں سکون پاتا تھا۔ ارے آج جس کا دل مدینے میں سکون نہیں پاتا وہ اپنے دل کا علاج کروائے۔ ذکر مدینہ جسے مزہ نہیں دیتا اس کو اپنے دل کا علاج کروانا چاہیئے۔ عاشق کے دل کی تو دوا مدینے میں ہے، ہم مدینے جانے کو

---

1 ...بخاری، 1/620، حدیث: 1886۔
2 ...جامع الاصول للجزری، 9/297، حدیث: 6962۔

کیوں نہ تڑپیں ؟ کیا خوبصورت بات امیر اہلسنّت فرماتے ہیں:

سارے نبیوں کا سرور مدینے میں ہے | سب رسولوں کا افسر مدینے میں ہے
کر کے ہجرت یہاں آگئے مصطفٰے | روشنی آج گھر گھر مدینے میں ہے
سارے دیوانے بیتاب ہیں اِس لئے | شاہ کی قبرِ انور مدینے میں ہے

پیارے اسلامی بھائیو! تاجدار انبیا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینے میں ہیں، اس لئے مدینے کی تڑپ ہے ، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مدینے کو اپنا مسکن بنایا، ذرا سوچئے تو سہی! جن کا کلمہ پڑھا ہے، جن کے صدقے قرآن ملا ہے، جن کے صدقے ایمان ملا ہے، جن کے صدقے رمضان ملا ہے، ہمیں جو ملا ان کے صدقے سے ہی تو ملا ہے اور وہ آقا مدینے میں موجود ہیں۔

مدینہ شہر شفاعت ہے

رسولوں کے سالار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیں مدینہ بلانے کے لئے کیسی ترغیب دلائی ہے، حدیث پاک سماعت کیجئے: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ[1] آقا فرماتے ہیں: جس نے میرے روضے کی زیارت کی اس پر میری شفاعت ہو جائے گی۔

جہاں مغفرت کا وعدہ ہے، شفاعت کا وعدہ ہے، سنئے: صرف زیارت نہیں اگر کوئی مدینے جائے اور مر جائے، وہاں کی زندگی بھی نرالی ہے، وہاں کی موت بھی نرالی ہے۔ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: تم میں سے جس سے ہو سکے، وہ مدینے میں مرے جو

1 ...دار قطنی، 2/351، حدیث: 2669۔

مدینے میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔[1] پھر ہم کیوں نہ مدینے میں جانے کو ترسیں ؟ پھر کیوں نہ مرنے کو تڑپیں؟

مدینہ منورہ کے مختلف نام

پیارے اسلامی بھائیو! مدینہ طیبہ کی شرف اور بزرگی کو سمجھیں، عرب میں ایک طریقہ مشہور ہے کہ جس چیز کے جتنے زیادہ نام ہوں وہ اتنی زیادہ شرف والی، اتنی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ علمائے کرام نے مدینہ منورہ کے 100 کے قریب نام لکھے ہیں[2] اور کچھ نام تو وہ ہیں جو اللہ پاک نے قرآن میں بیان فرمائے ہیں۔

مدینۂ پاک کا معروف نام مَدِیْنَہ بھی قرآنِ کریم میں 4 بار آیا ہے۔ اس کے علاوہ سورہ بنی اسرائیل کی آیت 80 میں مدینہ منورہ کے لئے لفظ مُدْخَلَ صِدْقٍ استعمال کیا گیا یعنی داخِل ہونے کی اچھی اور سچی جگہ۔

مسلم شریف کی حدیث پاک میں ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ سَمَّی الْمَدِیْنَۃَ طَابَۃَ[3] اللہ پاک نے مدینے کا نام طابہ رکھا ہے۔ ایک حدیث پاک میں ہے: اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اُسَمِّیَ الْمَدِیْنَۃَ طَابَۃَ[4] بے شک اللہ پاک نے مجھے حکم دیا ہے کہ مدینے کا نام طابہ رکھو۔

---

1 ...ترمذی، 5/483، حدیث: 3943۔
2 ...جذب القلوب، ص9۔
3 ...مسلم ص513، حدیث: 1385۔
4 ...معجم کبیر، 2/51، حدیث: 1954۔

مدینہ شریف طابہ ، طیبہ ، طیّبہ ہے

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ توریت شریف میں مدینہ پاک کا نام طابہ، طیبہ، طیّبہ ہے ،[1] سبحان اللہ! تینوں نام کتنے پیارے ہیں یہ طیب سے نکلے ہیں طیب کا مطلب ہے لذت بخش جو چیز ظاہری حواس یعنی آنکھ، کان اور ناک اور دل کو لذت بخشے اس کو عربی میں طیب کہا جاتا ہے لہٰذا مدینہ پاک کے ان تینوں ناموں کا مطلب بنے گا: لذت بخش شہر، خوشبو دار شہر، وہ مبارک شہر جسے دیکھ کر آنکھوں کو لذت ملے، وہ مقدس شہر جس کی فضاؤں میں سانسیں مہک جائیں۔ وہ عزت والا شہر جس کی ہواؤں کی مہک سے مشام جاں معطر ہو جائیں اور وہ مبارک شہر کہ جہاں پہنچ کر دل کو سکون ملے، غم بھول جائیں دکھی دل کو چین آجائے۔ اللہ اکبر۔

کبوتروں کی محبت مدینہ

کیا بات ہے مدینے کی۔ مدینے سے صرف انسان نہیں، صرف فرشتے نہیں، جانور اور پرندے بھی محبت کرتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں آج بھی کبوتر ہیں اور پہلے بھی کبوتر ہوتے تھے، حکومت نے ایک بار پلان کیا کہ مدینہ طیبہ سے کبوتروں کو نکال دیا جائے چونکہ اس کی وجہ سے مسائل ہوتے ہیں، اعلان کر دیا گیا کہ اب کوئی دانہ نہ ڈالے تاکہ کبوتر مدینہ چھوڑ کر چلے جائیں۔ اعلان کر دیا گیا مدینے کے لوگوں نے کبوتروں کو دانہ ڈالنا چھوڑ دیا۔

---

1 ... تاریخ المدینہ، 1/163۔

اب کیا ہوا؟ کسی کبوتر نے جانا گوارہ نہ کیا۔ وہاں کے لوگ دیکھتے تھے کہ یہ کبوتر بھوکے ہیں، بھوک سے بیہوش اور پھر مر رہے ہیں مگر مدینہ چھوڑنے کے لئے کوئی تیار نہیں پھر وہاں کے حکام کو درخواست کی گئی کہ ایسا نہ کریں یہ کبوتر مدینہ چھوڑنا نہیں چاہتے ہمیں دانہ ڈالنے کی پھر اجازت دی جائے اور وہ دن آیا کہ پھر آرڈر دیا گیا کہ ٹھیک ہے اگر یہ کبوتر مدینہ چھوڑنا نہیں چاہتے تو ان کو اب دانہ ڈالنے کی پھر اجازت دی جاتی ہے۔ اللہ اکبر!

ایک دلچسپ بات بتاؤں: آپ پاکستان یا یا دنیا بھر میں کہیں بھی چلے جائیں، کسی شہر کو ایک بار دیکھ لیں، بندہ کہتا ہے: یار اب کہیں اور چلتے ہیں وہ تو دیکھ لیا، فلاں شہر تو دیکھ لیا اب کہیں اور چلیں گے۔ مدینہ وہ ہے جس کو ہزار بار دیکھ لیں جی نہیں بھرتا ہے۔ بلکہ سچی بات یہ ہے کہ جو جتنی بار دیکھتا ہے اس کی تڑپ اتنی بڑھ جاتی ہے۔

شربتِ دید نے اور آگ لگا دی دل میں
تپش دِل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا
اب کہاں جائے گا نقشہ تیرا میرے دل سے
تہ میں رکھا ہے اسے دل نے گُمانے نہ دیا

پیارے اسلامی بھائیو! اُس زمانے میں تو آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خوشبوؤں سے مدینے کی گلیاں مہکتی تھیں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے پسینے کی خوشبو سونگھی جبکہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو آج بھی موجود ہیں آپ کو ایک بڑی سچی بات

بتاؤں ۔ آج بھی کسی عاشق رسول کو مدینے لے جائیں، اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دیں، اُسے نہ بتائیں، ہاں بس! عشق والی ناک ہونی چاہئے۔ وہ ہوائیں بتائیں گی کہ یہ جگہ کوئی اور ہے۔ یہ فضائیں کوئی اور ہیں۔ اللہ اکبر! شاعر کیا خوبصورت بات فرماتے ہیں:

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے ہیں
اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

کتنا ٹائم ہوا؟ آج بھی مدینے کی گلیاں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خوشبو بتاتی ہیں بہر حال! جتنی بات کریں اتنی کم ہے۔ اللہ کریم اس لذت بخش، اس پاکیزہ، اس معطر شہر میں ہمیں جلدی جلدی حاضری عطا فرمائے۔ باذوق، بابرکت حاضری عطا فرمائے۔ مقبول حاضری عطا فرمائے اور جب جائیں تو مدینہ منورہ کا خوب ادب بھی نصیب فرمائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں ہمیں کعبے سے، مکے سے، مدینے سے، مدینے والے آقا سے، صحابہ سے، اہل بیت سے، اولیائے کرام سے محبت کے جام بھر بھر کر پلائے جاتے ہیں ۔ آپ نے بھی اس دینی ماحول سے وابستہ رہنا ہے ۔ کوئی لندن کے خواب دیکھتا ہے، کوئی پیرس کے خواب دیکھتا ہے، کوئی امریکا کے خواب دیکھتا ہے۔

کوئی لندن کوئی جاپان چلا مال کمانے | دیوانہ چلا سوئے بیابانِ مدینہ
خدا گر قیامت میں فرمائے مانگو | لگائیں گے دیوانے نعرہ مدینہ

اللہ پاک ایسا شوق دے دے کہ زندگی کا سب سے بڑا شوق ہی سرکار کے قدموں کی حاضری بن جائے ۔ دنیا کے نظاروں کے خواب کیسے دل سے نکلیں اور

یادِ مدینہ میں دن رات کیسے بسر ہوں گے تو اس کے لئے ہمیں دینی ماحول اپنانا ہے۔ دعوت اسلامی کا یہ ماحول کمال کا ماحول ہے جو ہمیں اپنی دنیا اور اپنی آخرت بہتر بنانے کا موقع دیتا ہے اس دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ یقین کریں آج کے پرفتن دور میں جدھر بیٹھو دنیا کی رنگینی کی باتیں ہیں یہی تو وہ ماحول ہے جو ہمیں آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد میں گما دیتا ہے۔ تھوڑی دیر تک جو ہم نے ذکر کیا امید ہے کہ دنیا کی بات یاد نہیں آرہی اور شاید بہت ساری آنکھیں اشکبار بھی ہیں، دل بے قرار بھی ہیں کہ جلدی جلدی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں کی حاضری مل جائے، جلدی نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیں بلا لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ مدینہ دیکھنے سے پہلے مر جائیں۔ اللہ کرے کہ بس مدینے ہی میں موت آئے وہیں آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں میں موت آئے، امیر اہلسنّت کا کتنا کمال کا شعر ہے کیا پیاری تمنا ہے:

موت کے وقت کردو نگاہِ کرم | کاش اِس شان سے یہ نکل جائے دم

اس دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیں دعوت اسلامی کے اجتماعات میں آتے رہیں، قافلوں میں سفر کریں، ان شاء اللہ! گناہوں بھری زندگی سے جان چھوٹ جائے گی۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔

31 جولائی 2022 | عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ، کراچی، پاکستان

حج اور کربلا کا پیغام

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- نامۂ اعمال کی فکر کیجئے
- لالچ صرف نیکیوں کی
- واقعہ کربلا کا پہلا سبب
- حج کے پیغامات
- ایامِ حج کی یادیں
- امام حسین کا آخری خطبہ

Youtube پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔ میرے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَتَانِیْ آتٍ مِنْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ مِنْ اُمَّتِكَ صَلَاةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَرَدَّ عَلَیْهِ مِثْلَهَا میرے پاس میرے رب کریم کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھ سے عرض کی کہ آپ کا جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا، اللہ پاک اس کے لئے 10 نیکیاں لکھے گا اور اس کے 10 گناہ مٹادے گا اور اس کے 10 درجات بلند فرمائے گا اور اس پر اتنی ہی رحمت بھیجے گا۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے یہ حدیث پاک آپ نے پہلے بھی کئی بار سنی ہو اگرچہ اس سے درود پاک کی اہمیت پتہ چلتی ہے مگر آج میں اس حدیث کے تحت درود پاک کا ایک اور شاندار پہلو آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ ہو سکتا ہے آپ میں سے کسی کا حساب و کتاب بہت اچھا ہو یا ویسے بھی ہر انسان چھوٹا موٹا اکاؤنٹنٹ تو ہوتا ہے، وہ اپنی زندگی میں کچھ نہ کچھ حساب کر ہی رہا ہوتا ہے۔ نوکری یا جاب کرنے والا بھی آخر میں گھر

1 ... مسند احمد، 5/509، حدیث: 16452

کا حساب کر رہا ہوتا ہے۔ گھر کا بیلنس چیک کر رہا ہوتا ہے۔ خود اپنا بیلنس چیک کر رہا ہوتا ہے کہ یار سارے خرچے نکال کر میرے پاس اپنی بچت اور سیونگز کتنی ہیں؟ یا تو ذہن میں اس کی بیلنس شیٹ بن رہی ہوتی ہے یا وہ کتاب یا صفحہ پر بیلنس شیٹ بناتا ہی رہتا ہے کہ میرے بینک بیلنس میں اضافہ ہوا کہ نہیں۔

نامۂ اعمال کی فکر کیجئے

عام طور پر جب ہم بیلنس شیٹ بناتے ہیں نقدی ایک طرف کر لیتے ہیں اور ادھار ایک سائیڈ پر کر لیتے ہیں یوں ہمیں ہمارا بیلنس معلوم ہو جاتا ہے کہ ہمارے پاس کتنے پیسے ہیں، زکوۃ کے وقت بھی یہ بیلنس شیٹ بنانی پڑتی ہے تاکہ پتہ تو چلے کہ ہمارے پاس کتنا مال ہے جس کی ہمیں زکوۃ دینی ہے۔ دنیا کی بیلنس شیٹ کسی کی آؤٹ ہو جائے۔ کم ہو جائے، پیسوں میں کمی آجائے تو اس کو پورا کیا جاسکتا ہے، کوئی قرض لے سکتا ہے۔ کسی کی ڈیٹ سائیڈ بڑھ جائے، قرض زیادہ ہو جائے اور اپنے پیسے کم ہو جائیں، مائنس میں چلا جائے تو کوئی طریقہ ہوتا ہے کہ بھئی کوئی دوست یا کوئی جاننے والا مدد کر دے، قرض دے دے تاکہ وہ بیلنس شیٹ بیلنس کر دی جائے تاکہ پھر آہستہ آہستہ جا کر پیسے اتار دیئے جائیں۔

دنیا کی بیلنس شیٹ ان بیلنس ہو جائے تو اس کو بیلنس کرنے کا طریقہ ہے مگر آپ کو پتہ ہے قیامت کے دن بھی ایک بیلنس شیٹ بنے گی اور وہ بڑی حساس بیلنس شیٹ ہو گی۔ آخرت کی بیلنس شیٹ کی دو بڑی حساسیت ہے۔ ایک تو اس میں گنتی نہیں ہو گی بلکہ وزن ہو گا نامۂ اعمال تولے جائیں گے اور قیامت کے دن ترازو لگایا جائے گا اور پھر اسی کی بنیاد پر فیصلہ ہو جائے گا اور اتنا نازک اور حساس معاملہ ہے کہ اگر گناہوں کے پلڑے

سے ایک نیکی بھی زیادہ ہو گئی تو وہ بندہ جنت میں چلا جائے گا اور ایک گناہ بھی زیادہ ہو گیا تو اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اب وہ اللہ کی رحمت ہے معاف کر دے لیکن اس کے اصول یہی بیان ہوئے ہیں، یہی بات رب نے قرآن مجید میں بیان فرمائی سورہ قارعہ میں :

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗۙ(۶) فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ

(پ:30، قارعہ:6-7)

ترجمہ کنزُالعِرفان: تو بہر حال جس کے ترازو بھاری ہوں گے ۔وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہو گا۔

آگے فرمایا:

وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ

(پ:30، قارعہ:8)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور بہر حال جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے۔

وہ کہاں ہوں گے ؟ فرمایا:

فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ

(پ:30، قارعہ:9)

ترجمہ کنزُالعِرفان: تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہو گا

وہاں کوئی کام نہیں آئے گا

اب اس کے تحت حدیثیں ہیں کہ ایسے لوگ ہوں گے جن کی کچھ نیکیاں کم پڑ گئیں ہوں گی یا کچھ گناہ زیادہ ہوں گے۔ وہ اپنی ماں کے پاس جائیں گے۔ اپنے والد کے پاس جائیں گے۔ اپنے دوستوں کے پاس جائیں گے۔ لیکن کوئی ان کی مدد نہیں کرے گا اُدھر کوئی جواب نہیں دے گا۔ حتی کہ ماں بچے کو جواب نہیں دے گی، بیٹا ماں کو جواب نہیں دے گا۔ نفس نفسی کا دور ہو گا تو بتایئے اس دن کی حساسیت زیادہ ہے یا آج کی بیلنس

شیٹ کی اہمیت زیادہ ہے اس دن بیلنس شیٹ آؤٹ ہو گئی تو مارے جائیں گے۔

اچھا تھوڑی دیر کے لئے اس منظر کا تصور کیجئے کہ میزان عمل لگا ہوا ہے۔ اور ایک ایسا بندہ ہے جس کے وزن میں صرف ایک گناہ زیادہ ہے اگر وہ ایک گناہ کم ہو جائے تو وہ جنت میں چلا جائے گا یا ایک نیکی کم ہے وہ اُسے مل جائے تو وہ جنت میں چلا جائے گا۔Try to Understand، اس کی حسرت کو سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ اس کی تکلیف کا عالَم کیا ہو گا اور پھر اس کو کیا کیا یاد آئے گا۔ کاش! وہ گناہ نہ کرتا، کاش! وہ میں حرام نہ دیکھتا، کاش! وہاں جھوٹ نہ بولتا، یا اس کو کتنی نیکیاں یاد آئیں گی کہ تھوڑے درود اور پڑھ لیتا، تھوڑے نفل اور پڑھ لیتا، تھوڑے سجدے اور کر لیتا، دو چار نیکیاں اور بڑھ جاتیں تو میرا جنت میں داخلہ ہو جاتا، یہ دیکھو سب جنت میں جا رہے ہیں اور مجھے روکا ہوا ہے۔

نیکیاں بڑھانے والے اعمال

آیئے! اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اگر بیلنس شیٹ آؤٹ ہو جائے تو اس کو درست کس طرح سے کر سکتے ہیں، ایک طریقہ ہے کہ اگر اس کو دنیا میں اپنا لیں تو بیلنس شیٹ کمال طریقے سے بیلنس ہو سکتی ہے۔ اب حدیث دوبارہ سنئے:

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو ایک بار درود پڑھتا ہے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں، 10 گناہ کم ہوتے ہیں یعنی ہر درود میرے نامۂ اعمال کو، میزانِ عمل کو کس شاندار انداز سے بہتر کر رہا ہے۔ یہ ہم سب کو پتہ ہے: اگر اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے۔ مثال کے طور پر ہم میں سے کسی کا آج انتقال ہو جائے، ہمارے گناہ نیکیوں سے زیادہ ہی ہیں۔ میں

آپ کے بارے میں نہیں کہتا مگر مجھے اپنے بارے میں تو پتہ ہے کہ ہماری نیکیوں کا پہلے تو پتہ ہی نہیں ہے کہ قبول ہوں گی کہ نہیں ہوں گی۔ نیکیاں کرنے میں پتہ نہیں کتنی ملاوٹیں ہیں۔ ریاکاری، دکھلاوا، اخلاص کی کمی، گناہ ہی گناہ ہیں۔ بیلنس شیٹ اگر اس طرح تولی گئی تو پھنس جائیں گے لیکن !درود پاک پڑھتا رہوں تو گناہ کم ہوتے جائیں گے یعنی صغیرہ گناہ کم ہوتے رہیں گے اور نیکیاں بڑھتی جائیں گی۔

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی! یہ کیسا وظیفہ ہے۔ یہ وہ شاندار کمال کا وظیفہ ہے کہ پڑھتے جایئے، ہر درود پر ہماری نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوتا جائے گا گناہوں کا پلڑا ہلکا ہوتا جائے گا اب آپ کی مرضی ہے کتنے درود پڑھنے ہیں لہٰذا چلتے، پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، جتنا ہو سکے کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھا کریں، ساتھ تسبیح رکھا کریں۔ تقریباً لوگ آج کل چہل قدمی (Walk) کرتے ہیں، اچھی بات ہے، Walk صحت کے لئے اچھی ہے اور اچھی نیت سے کریں تو ثواب بھی ملے گا۔ مگر کیا ہی اچھا ہو کہ اگر Walking Time کو ہم درود ٹائم بنا دیں۔ بعض لوگ واک کرنے کے لئے پوری تیاری کرتے ہیں، لباس تبدیل کرتے ہیں، جوتے پہنتے ہیں، کیا ہی اچھا ہو ساتھ تسبیح بھی لے لیں، کوشش کیجئے کہ آپ بغیر تسبیح کے واک نہ کریں، آپ یقین کریں کہ 30-40 منٹ کی واک بھی ہو جائے گی اور ہزار یا 1200 درود پاک بھی پورے ہو جائیں گے اور جس جس راستے سے درود پاک پڑھتے ہوئے جائیں گے زمین کا وہ حصہ بھی گواہ ہو جائے گا۔ تو بتایئے اور پھر کیا چاہئے تو جتنا ہو سکے آپ اپنا ٹائم نکالیں اور درود پاک پڑھیں۔ آیئے! محبت کے ساتھ با آواز بلند درود پاک پڑھیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیغامِ حج اور کربلا

اسلامی مہینے، اسلامی کلینڈر کا آخری مہینہ ذوالحجہ اور پہلا مہینہ محرم الحرام ہے یہ دونوں مہینے ہمیں کیا پیغام دیتے ہیں؟ دونوں کا پیغام قربانی ہے۔ ذوالحجہ میں ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کو ادا کرتے ہوئے قربانی کرتے ہیں اور کربلا والوں کی قربانی ہمیں محرم میں یاد آتی ہے۔ آج میں یہ چاہوں گا کہ عام طور پر ہم بہت ساری اسلامی تاریخ پڑھتے ہیں، History of Islam کو سنتے ہیں لیکن اپنے لئے اس میں سے کیا میسج لیتے ہیں؟ اسے اپنی زندگی میں کیسے نافذ کرتے ہیں؟ ان واقعات کی ہماری زندگی میں Implementation کیسے ہوتی ہے؟ کسی کی زندگی میں 40 بار محرم آچکا ہوگا، 30 بار محرم آیا ہوگا۔ 30-25 بار قربانی کی ہوگی۔ کئی ایسے ہوں گے جنہوں نے حج بھی کیا ہوگا۔ یہ سارے ایونٹ سے میں نے اپنے لئے کیا حاصل کیا تو آج میں ان واقعات کی جھلکیاں، ان اسلامی تاریخ کی Highlights بتاتا جاؤں گا اور آپ غور کرتے جائیں کہ واقعی یہ سارے میسجز ہمارے لئے ہیں مگر ہم اس میں سے کیا لے رہے ہیں؟ سب سے پہلے ہم حج کی بات کریں گے، کئی لاکھ مسلمانوں نے حج کیا، ہر سال کرتے ہیں۔ حج میں کتنے پیغام ہیں؟ حج سے پیغام بھی لیا جاتا ہے اور پیغام کیسے لیا جاتا ہے وہ میں آپ کو چھوٹی سی مثال دے دیتا ہوں:

نصیحت لینے کا انداز

ایک بزرگ عطاء سلمی رحمۃ اللہ علیہ تھے، یوں سمجھ لیجئے کہ وہ کپڑے کے بڑے تاجر تھے اور

کپڑا تیاری میں بڑی اچھی مہارت تھی، انہوں نے کپڑا تیار کیا اور اس کی کاریگری کرنے کے بعد اپنے سے بڑے کاریگر اور ماہر کو انہوں نے پیش کیا کہ یہ دیکھیں اس کی قیمت بتائیں کتنے میں بکے گا؟ اب وہ زیادہ ماہر تھا، زیادہ ایکسپرٹ تھا، زیادہ باریک بین تھا۔ اس نے اس کپڑے کے اندر خامیاں نکالنا شروع کر دیں کہ یہ بھی ہے، تو اس میں یہ بھی ہے تو اس میں یہ بھی پرابلم ہے، وہ بزرگ زار و قطار رونے لگے تو وہ کپڑے کا تاجر کہتا ہے حضرت آپ ناراض نہ ہوں میں اچھی قیمت دے دیتا ہوں، آپ رونے کیوں لگ گئے ہیں؟

حضرت عطاء سلمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس لئے نہیں رویا کہ تم نے میرے کپڑے میں عیب نکالے اور مجھے قیمت کم ملے گی بلکہ میں اس لئے رو رہا ہوں کہ میں نے اپنے طور پر یہ پورا کپڑا بہترین بنایا تھا مگر جب تم جیسے ماہر کی نظروں میں آیا تو تم نے اس میں خرابی نکالنا شروع کر دی۔ میں نے اپنے طور پر نمازیں صحیح پڑھی ہیں۔ میں نے اپنے طور پر عبادتیں ٹھیک کی ہیں لیکن! اگر قیامت کے دن مجھے رب کریم کی طرف سے کہہ دیا گیا کہ تمہارے سجدوں میں اخلاص نہیں ہے۔ تمہاری نمازیں قبول نہیں ہیں، تمہارے صدقے بہتر نہیں ہیں اور وہاں میرے اعمال میں عیب نکلے تو میں کدھر جاؤں گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! کسی بھی واقعے سے میسج لینے کا یہ طریقہ ہوتا ہے، ہمارے اسلاف کسی دنیاوی حادثے، واقعے یا incident میں بھی آخرت کا میسج لے لیتے تھے کہ اس سے آخرت کی کیسی یاد آرہی ہے۔

1 ... فکر مدینہ، ص50۔

اگر جنت سے روک دیا تو

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے، پہلے کے زمانے میں حمام ہوتے تھے تو وہ حمام میں نہانے گئے، حمام والے نے انہیں باہر ہی روک لیا کہ آپ نہیں جاسکتے کیونکہ آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں آپ زارو قطار رونے لگے، حمام والے نے کہا: آپ روئیں نہیں، آپ ویسے ہی چلے جائیں ۔ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں اس لئے نہیں رو رہا کہ تم نے مجھے حمام میں جانے سے روک لیا، حمام تو وہ جگہ ہے جہاں گنہگار اور نیک سب نہاتے ہیں۔ جنت میں تو جاتا ہی اللہ پاک کا مقبول بندہ ہے اگر جنت کے دروازے پر مجھے روک لیا گیا تو میرا کیا حال ہو گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تھا ہمارے اسلاف کا سوچنے کا انداز، دنیا کے کسی معاملے کو لے کر آخرت کی یاد اور اپنی لائف کے لئے میسج لینا ان کا طریقہ تھا مگر آج ہمارا حال کیسا ہے وہ آپ سب جانتے ہیں، تو میں آپ کو اسلامی تاریخ کے عظیم واقعات اور عظیم تہوار کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو ہم سب نے منائے ہیں لیکن ہم نے سیکھا کیا؟

حج کے پیغامات

ہم حج سے شروع کرتے ہیں، یہ اصل میں حج کیا ہے؟ اگر طواف کو دیکھیں تو اللہ پاک کے گھر کا طواف ہے مگر صفا و مروہ یہ کیا ہے؟ دو پہاڑوں کے درمیان دوڑنا ہے!!! لاجک تو یہ کہتی ہے، عقل تو یہ کہتی ہے: ان دو پہاڑوں کے درمیان چلنے سے بہتر ہے کعبے کا طواف کر لو لیکن نہیں، یہ دوڑنا، یہ ایک ماں کی ادا ہے، اس ماں نے اپنے پیاسے بیٹے کے لئے پانی

1 ...خوف خدا، ص117۔

تلاش کیا تھا، ماں کے دوڑنے کی ادا رب کو ایسی پسند آئی کہ اس نے صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا ہر حاجی، ہر عمرہ کرنے والے کے لئے لازمی قرار دے دیا۔

حاجی منیٰ میں خیموں میں، کیمپس میں رہتے ہیں، عرفات کی رات میدان میں رہتے ہیں، مزدلفہ پتھریلی زمین پر سوتے ہیں۔ یہ سب کیوں کرتے ہیں؟ بظاہر دیکھا جائے تو اس میں نہ کوئی تلاوت ہے، بس نماز کے وقت میں نماز پڑھتے ہیں لیکن وہاں کے لئے کوئی اسپیشل یا خاص عبادت نہیں ہے اگر وہاں ٹھہرنا ہے تو یہی کام کعبے میں بھی تو ہو سکتا تھا۔ عرفات تو ہے بھی حدود حرم کے باہر مگر Step by Step یہ اللہ والوں کی یادیں ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہاں ٹھہرے تھے، اللہ والے یہاں ٹھہرے تھے ان کی ادا کو ادا کرنا ہے۔

منیٰ کی راتیں کیمپوں میں گزارنا افضل ہے، چہ جائے کہ کعبے کے قریب گزاریں۔ وہاں نبی پاک نے رات گزاری تھی تو امتی کا کام یہ ہے کہ وہ بھی وہاں رات گزارے اسی طرح جو رمی کی جاتی ہے، جمرات کو پتھر مارے جاتے ہیں، شیطان کو کنکر مارے جاتے ہیں۔ شیطان تو اب وہاں نہیں ہے بس ایک دیوار ہے لاکھوں حاجی مار رہے ہیں باقاعدہ لائن لگا کر اتنا رش!!! لاجک یہ کہتی ہے کہ اس کی بجائے دو طواف ایکسٹرا کروا دو مگر نہیں اللہ پاک کی رضا ہے کہ میرے ابراہیم نے جو کام کیا میرے بندے بھی وہ کام کریں۔ بلکہ میں ایک اور مزے کی بات بتاؤں: دعا کرتا ہوں اللہ پاک آپ کو حج نصیب فرمائے۔ بعض اعمال ایسے ہیں جن کو کرنے سے کبیرہ گناہ کی معافی کا اعلان ہے۔ ہر جمرے کو رمی کرنے پر ایک کبیرہ گناہ معاف ہو جاتا ہے[1] اسی طرح جنازے کو کندھا دینے سے بھی

1 ... مجمع الزوائد، 3/599، حدیث: 5648۔

ہر قدم پر ایک کبیرہ گناہ معاف ہوتا ہے۔[1] ہمارے ہاں تو لوگ کاندھا ہی نہیں دیتے۔

لالچ صرف نیکیوں کی

پیارے اسلامی بھائیو! یقین کریں لالچ ہونی چاہئے کہ جنازہ ہوا ہے چلو جنازہ پڑھوں، کندھا دے کر 40 قدم والی روایت پر عمل کرلوں، ان شاء اللہ! 40 کبیرہ گناہ معاف ہو جائیں گے تو یہ مواقع ہوتے ہیں، میں نے ابھی بتایا کہ بیلنس شیٹ سیٹ کرنی ہے، جی ہاں! یہ کبیرہ گناہ جو معاف کروانے والے اعمال ہیں، اس کو تو ڈھونڈ کے کیا کریں اور آگے بڑھ بڑھ کے کیا کریں۔

بہر حال حج میں یہ تمام چیزیں کیا بتا رہی ہیں؟ صفا و مروہ کی سعی، جمرات کی رمی، منیٰ و عرفات کے معاملات یہ سب بتاتا ہے کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبول یہ ہے کہ اللہ والوں کی یاد منائی جائے۔ اگر کوئی ٹھیک طریقے سے حج کو سمجھ لے تو پھر اس کو یہ بات کبھی بھی کنفیوژ نہیں کرے گی کہ اولیائے کرام کی یاد کیوں مناتے ہیں؟ عرس کیوں مناتے ہیں؟ ان کا ذکر کیوں کرتے ہیں؟ سالانہ عرس کیوں مناتے ہیں؟ خود سوچئے! اگر اللہ والوں کی یاد نہ منانا ہوتا، یہ درست نہ ہوتا تو پھر اتنے سارے حج کے اعمال کیا ہیں؟ سارے کے سارے اللہ والوں کی یاد ہے۔ اللہ پاک کی عبادت تو طواف میں ہو رہی ہے لیکن رب نے اس کو بھی اپنی عبادت قرار دے دیا۔

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِ ۚ (پ2، بقرہ:158)	ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

1 درمختار، 3/158

حج کا پہلا پیغام

اللہ پاک نے صفا و مروہ کو اپنی نشانی قرار دیا ہے کیونکہ بی بی ہاجرہ دوڑیں تھیں، پہلا میسج حج سے یہ ملتا ہے کہ حج اللہ والوں کی یاد ہے اور اللہ والوں کی یاد منانا یہ اللہ پاک کی بارگاہ میں بڑا مقبول عمل ہے۔ پھر آگے چلیں تو یہ جو احرام ہے اللہ کرے آپ کو اور مجھے بار بار پہننا نصیب ہو، یقین کریں اس کی کیفیت ہی اور ہے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: احرام پہنے تو اپنے کفن کو یاد کرے کہ ایک وقت آئے گا سارا لباس اتار کر کفن پہنایا جائے گا، حج کو جائے، سفر پر جائے تو اس سفر کو یاد کرے کہ مجھے گھر میں سے جنازے کی صورت میں لے کر جایا جائے گا، گھر بار، کاروبار، فیملی سب پیچھے اور میں قبر میں چلا جاؤں گا، جس طرح حج کو گیا ہے، احرام پہن کر گیا ہے سمجھ لے ایک دن آئے گا جب کفن پہن کہ گھر سے نکلوں گا۔[1]

ایک اور بات امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: کعبے کا دیدار کرے تو غلاف کعبہ پکڑ کر اپنے آپ کو یہ احساس دلائے آج کعبے سے ملاقات کے لئے آیا ہوں، ایک دن آئے گا جب رب کی ملاقات کے لئے حاضر ہوں گا۔[2]

ولادتِ اسماعیل

حج ایسی عبادت ہے کہ اس کی ہر عبادت میں ہمارے لئے پیغام ہوتا ہے، ہم سے کئی لوگوں نے حج نہیں کیا لیکن! ہم میں سے بہت سوں نے قربانی کی ہوگی یا کہیں نہ کہیں

1 ...احیاء العلوم مترجم، 1/808۔
2 ...احیاء العلوم مترجم، 1/813۔

اس معاملات سے ہمارا تعلق رہا ہو گا، اب قربانی کو سمجھئے کہ یہ قربانی دراصل کیا ہے؟ کبھی اس کو سمجھنے کی کوشش کی؟ یہ کوئی چھوٹی قربانی نہیں تھی، لوگ سمجھتے ہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے چلے اگر اس کی پوری گہرائی میں جائیں، اس واقعے کی Depth میں جائیں تو میں کہتا ہوں: رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ سب سے پہلے یہ سمجھئے کہ حضرت ابراہیم علیہ لسلام کو حضرت اسماعیل علیہ السلام ملے کیسے تھے؟ جی ہاں! آپ مسلسل اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرتے رہے، اور آپ کی دعا پتہ ہے کیا تھی؟ اِسْمَعْ یَا اِیْل، اِسْمَعْ یَا اِیْل، اِسْمَعْ، عربی زبان کا لفظ ہے، اِیْل عبرانی زبان کا لفظ ہے، اِسْمَعْ کے معنی بنتے ہیں سن لے۔ اِیْل کا مطلب ہے اے پروردگار۔ اب اِسْمَعْ یَا اِیْل کا مطلب کیا ہوا: اے میرے مالک! سن لے، مجھے اولاد دے۔ آپ مسلسل دعا کرتے رہے تب جا کر حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوتے ہیں۔[1]

ایام حج کی یادیں

آج بھی کسی کے ہاں 10 سال بعد بیٹا ہو تو وہ بچے کو زمین پر پیر نہیں رکھنے دیتا کہ بڑے سالوں بعد ہوا ہے اور اس کے بعد جب وہ بچہ چند سالوں کا ہو جاتا ہے، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کو قربان کرنا ہے، اللہ کی راہ میں قربان کرنا ہے۔ اب یہاں ایک اور بات وہ بھی آپ کو پتہ ہو گا کہ حضرت ہاجرہ رحمۃ اللہ علیہا جو دوڑیں تھی وہ کن کے لئے دوڑیں تھیں؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے دوڑیں تھی۔ وہ بیٹا جو کئی سالوں بعد پیدا ہوتا ہے اور رب کی طرف سے حکم دیا گیا کہ ان کو کعبے کے قریب چھوڑ کر

1 ... تفسیر نعیمی، 1/688۔

چلے جائیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ماں اور بیٹے کو اس بیابان کے اندر چھوڑ کر چلے گئے، یہ کتنی بڑی قربانی تھی کیونکہ اللہ کا حکم تھا اور پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدموں سے زم زم کا جاری ہونا دیکھیں سب کو معلوم ہے کہ اس زمانے میں بلکہ اب بھی دنیا میں جہاں پانی ہوتا ہے وہیں زندگی ہوتی ہے۔ وہیں آبادی ہوتی ہے۔ زم زم کا شروع ہونا، مکے کی آبادکاری کا سبب ہے اور آہستہ آہستہ مکہ ایسا آباد ہوا کہ پوری دنیا کا مرجع بنا۔

اسماعیل علیہ السلام کا ذبح ہونا

حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام یقین کریں ان ہستیوں کے بہت احسانات ہیں اگر پڑھیں تو انسان کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے اب ذرا سنیئے گا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ کہا گیا کہ بچے کو قربان کرنا ہے، اللہ پاک کی راہ میں ذبح کرنا ہے، آپ ایک دن تو سوچتے رہے کیونکہ خواب میں یہ حکم دیا گیا تھا، دوسرے دن آپ کو یقین آ گیا تیسرے دن آپ نے بچے کو لے کر جانا چاہا لیکن کمال دیکھیں کہ اپنے بچے سے مشورہ بھی کیا اور آپ نے جو مشورہ کیا وہ بھی قرآن میں موجود ہے پہلے آپ نے اپنے بیٹے سے کیا کہا:

قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰى فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰىؕ (پ:23، الصفت:102)

ترجمہ کنزُ العِرفان: تو ابراہیم نے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اب تو دیکھ کہ تیری کیا رائے ہے؟

کسی کو ذبح کرنے کے لئے رائے پوچھیں گے تو وہ کیا رائے دے گا اچھا عمر 7 سال ایک روایت کے مطابق 9 سال اتنی کمسنی ہے مگر تربیت ابراہیمی دیکھیں کہ وہ بیٹا کہتا ہے،

قرآن کے الفاظ ہیں وہ بیٹا کہتا ہے:

قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ (پ:23، الصفت:102)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اے میرے باپ! آپ وہی کریں جس کا آپ کو حکم دیا جارہا ہے۔ اِنْ شَاء اللہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

اللہ اکبر! جب آپ اپنے بیٹے کو لے کر گئے تو شیطان مختلف روپ میں آپ کے سامنے آیا اور آپ نے فرشتوں کے کہنے پر اُسے کنکر مارے یہ وہ رمی ہے جو آج حاجی کرتے ہیں مگر یاد تو کیجئے یہ کیسی رمی تھی؟ یہ کیسا کمال تھا؟

شیطان کا ورغلانا

باپ بیٹے کو ذبح کرنے جارہا ہے اور اس وقت شیطان بیچ میں آکر ورغلانے کی کوشش کررہا ہے اور اس کے بعد وہ بیٹا کیسا فرمانبردار ہے کہ جب ذبح کرنے کا وقت آیا تو بیٹا کہتا ہے: بابا جان! تین کام کیجئے کہ آپ مجھے ذرا اچھی طرح باندھ دیجئے تاکہ میں زور سے ہلوں گا تو ایسا نہ ہو کہ میرے خون سے آپ کے کپڑے خراب ہو جائیں اور بابا جان دوسری بات یہ ہے کہ آپ مجھے الٹا لٹا دیجئے تاکہ مجھے ذبح کرتے وقت آپ میرے چہرے کو نہ دیکھیں آپ کو زیادہ تکلیف ہو گی۔ بابا جان چھری کو زیادہ تیز کر دیجئے گا تاکہ وہ گلے پر جلدی چل جائے۔ مجھے بھی کم تکلیف ہو گی اور مجھے ذبح کرنے کے بعد میرا لباس میری ماں کو دے دیجئے گا تھوڑا اُسے تسلی ہو جائے گی۔[1]

1 ... تفسیر خازن، 4/22۔

پیارے اسلامی بھائیو! کبھی سوچا ہے؟ یہ باتیں کتابوں میں تو ہیں مگر قربانی کتنی بڑی ہے؟ باپ کے دل پر کیا گزری ہو گی؟ بیٹے کا عمل کیسا ہو گا؟ وہ لوگ سوچیں جو آج تھوڑی سی کوئی قربانی دینے کے لئے تیار نہیں ہیں، نہ وقت کی قربانی، نہ مال کی قربانی، آج کسی کو کہو مسجد میں آؤ تو ٹائم نہیں ہے۔ کچھ دین کے لئے دو تین دن دے دیں، نہیں بہت مصروف ہوں، کاروبار ہے۔ جاب ہے، وہ کیسے خاندان تھے کہ اللہ کے حکم پر سب کچھ قربان کر دیا اور پھر اس کے بعد جو کمال ہوا ہے وہ سنئے۔

تکبیر تشریق کی ابتدا

یاد رہے! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا کام کر دیا تھا

وہ تو کر چکے جو کرنی بشر کی ہے

مگر پھر کیا ہوا؟ جبریل امین کو حکم الٰہی ہوتا ہے کہ جنتی مینڈھا لے کر جائیں، اب آپ نے تو اپنے بیٹے کو لٹایا ہوا ہے، چھری بھی ہاتھ میں ہے اور آپ ذبح کر رہے ہیں، جبریل امین آسمانوں سے آرہے تھے آپ نے آواز لگائی: اَللّٰہُ اَکْبَر، اَللّٰہُ اَکْبَر حضرت ابراہیم نے جب آسمانوں کی طرف دیکھا کہ جبریل آرہے ہیں تو آپ سمجھ گئے کہ یہ آزمائش اب ختم ہو گئی ہے۔ حضرت ابراہیم بے ساختہ کہتے ہیں: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَر، حضرت اسماعیل جو لیٹے ہوئے تھے وہ بھی سمجھ گئے کہ لگتا ہے معاملہ اللہ کی طرف سے ہے کوئی دوسرا حکم آگیا ہے اور قربانی قبول کر لی گئی ہے اور فد آگیا ہے۔ انہوں نے بھی بلند آواز سے کہا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْد۔[1]

---

1 ...بنایہ شرح ہدایہ، 3/387۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم عید کے دنوں میں یہ تسبیح ایسے ہی پڑھ رہے ہوتے ہیں، کبھی اس کا پس منظر، کبھی اس کا Scenario تو سمجھئے کہ اس سے زیادہ مقبول تسبیح کون سی ہو گی کہ جس کے ابتدائی کلمات حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہے، درمیانی الفاظ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہے اور آخری الفاظ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ادا کئے ہیں۔ یہ تسبیح بھی قربانی کی کیسی عظیم داستان کو بیان کرتی ہے کہ کیسے موقع پر ملی کہ جب باپ بیٹے پر چھری چلا رہا ہے اور اللہ پاک کی راہ میں قربان کر رہا ہے اور جنتی مینڈھا آرہا ہے۔ اس منظر کو یاد کر کے جب اس تسبیح کو پڑھتے ہیں تو ایمان تازہ ہو جاتا ہے کہ سبحان اللہ! یہ کیا عظیم قربانی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم پر رب کا احسان تو دیکھیں، ہمیں کہا: بکرا، بکری، دنبہ، گائے، اونٹ ذبح کر دو، تمہاری قربانی ہو جائے گی۔ ہمیں یہ نہیں کہا کہ اپنا بچہ قربان کرو، ہمیں نہیں کہا کہ اپنا ایک ہاتھ کاٹ کے قربان کر دو، اللہ پاک نے ہم پر کتنی بڑی آسانی کی ہے، قربانی بھی اس پر ہے جس کے پاس مال ہے، مال نہیں یعنی صاحب نصاب نہیں تو قربانی بھی نہیں ہے۔ اتنی آسانیاں ہیں مگر اصل قربانی وہ تھی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دی، آپ نے پہلے بھی کئی بار تسبیح پڑھی ہو گی مگر آج اس تصور میں یہ تسبیح پڑھیں تو ایمان تازہ ہو گا۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ

اللہ پاک اس عظیم قربانی کے صدقے ہم سب کی بھی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور

ہمیں دین متین کی خاطر قربانی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کربلا کا پیغام

اب آیئے! یوم عاشور، واقعہ کربلا کی طرف، جب بھی اس واقعے کا ذکر ہوتا ہے تو ساری دنیا لرز جاتی ہے۔ 14 سو سال ہو گئے مگر جب بھی پڑھتے ہیں جب بھی سنتے ہیں دل پر ایک غم کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اب تھوڑا سا میں چاہوں گا کہ جھلکیوں کے طور پر، Highlights کے طور پر آپ کو سمجھاتا جاؤں کہ واقعہ کربلا میں ہمارے لئے کیا کیا پیغام ہیں؟

واقعہ کربلا کا پہلا سبب

سب سے پہلے یہ کہ واقعہ کربلا ہوا کیوں؟ آخر اس واقعے کی وجہ کیا تھی، What is the Reason Behind This، امام حسین رضی اللہ عنہ تو مدینہ پاک میں تھے پھر کربلا کیوں گئے؟ اور یہ معاملہ کیوں ہوا؟ اب وجہ سماعت کیجئے: معاملہ یہ ہوا کہ جنتی صحابی، کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد یزید پلید نے خود ہی اپنے ہی طور پر تخت خلافت پر قبضہ کر لیا اور اس نے کوشش کی کہ سب سے پہلے امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیعت لے لوں، امام حسین بیعت کر لیں گے تو باقی ساری دنیا بھی بیعت کر لے گی کیونکہ آپ نواسہ رسول جو ٹھہرے مگر جب آپ سے بات کی گئی، آپ کو یزید پلید کا پیغام پہنچایا گیا تو آپ نے انکار کر دیا کیونکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو پتہ تھا کہ وہ شرابی، کبابی، بے حیائی کرنے والا، اس کے بہت سارے الٹے کام تھے اس کو کیسے امیر

المومنین مان لیں؟ اس کو کیسے مسلمانوں کا خلیفہ مان لیں؟ اب وہاں سے معاملہ بگڑنا شروع ہوا۔[1]

واقعہ کربلا اور پہلا سبق

امام حسین رضی اللہ عنہ کو بڑی آفرز تھیں کہ آپ قبول کرلیں پھر آپ کے وظائف باندھ دیئے جائیں گے، آپ عیش و عشرت میں رہیں گے۔ آپ نے کسی چیز کو قبول نہ کیا اور باطل کے آگے سر نہیں جھکایا، کوئی سمجھوتہ نہیں کیا، اگر آپ سمجھوتہ کرلیتے کمپرومائز کرلیتے تو ساری دنیا کے لئے ایک مثال بن جاتی کہ جناب جب بھی مشکل آئے تو سمجھوتہ کرلو، امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی تو کیا تھا۔ بلکہ آپ نے سر تو کٹادیا مگر سمجھوتہ نہیں کیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہم تمام لوگوں کے لئے میسج ہے اور ان کے لئے بھی ہے جو کہتے ہیں کہ آفس کا ماحول ایسا ہے وہاں تو نماز نہیں پڑھ سکتا، ہمارا دوستوں کا ماحول ایسا ہے کہ مجھے ایسا ہی لباس پہننا پڑتا ہے۔ ارے جناب میں یہاں پر سنت پر عمل نہیں کرسکتا۔ فلاں ملک میں جاتا ہوں تو وہاں اُس برائی سے نہیں بچ سکتا۔ ارے آپ ماحول کی وجہ سے اپنے اعمال، اپنے دین، اپنے عقائد پر کمپرومائز کرلیتے ہیں، نواسہ رسول سے سیکھئے کہ کس طرح جان قربان کردی مگر باطل سے کمپرومائز نہیں کیا، یہ رہتی دنیا کے لئے میسج ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے عظیم قربانی اس لئے دی کہ نانا کے دین کے پرچم کو بلند کردیں۔ کیا خوبصورت شعر ہے:

---

1 ... سوانح کربلا، ص115۔

قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید ہے | اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

واقعہ کربلا کا دوسرا سبب

کسی کے ذہن میں یہ سوال آسکتا ہے کہ جب آپ نے بیعت نہیں کی تو پھر مدینہ چھوڑ کر کربلا کیوں گئے؟ کیونکہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے محسوس کرلیا تھا کہ اگر اب میں مدینے میں رہوں گا تو یزید پلید کے سپاہی جنگ وجدال کریں گے اور آپ کے دل نے گوارا نہ کیا کہ مدینے میں تلواریں چلیں۔ مدینہ منورہ کا امن وسکون برباد ہو تو آپ نے سوچا کہ میں مکے چلا جاتا ہوں، یوں آپ مکہ پاک کے لئے روانہ ہوگئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی! نواسہ رسول جن کی پیدائش مدینے میں ہوئی، پورا خاندان مدینے میں ہے۔ ساری زندگی یہاں گزری ہے اور اب انہیں مدینہ چھوڑنا پڑ رہا ہے۔ تاریخ میں یہ واقعات ملتے ہیں کہ امام حسین نے کس طرح روتے ہوئے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے روضے پر حاضری دی۔ وہ رات کیسی آہ و فغاں میں گزری تھی، نانا جان کو کس طرح الوداع کہا گیا کہ نانا حضور! اب ہم سے مدینہ چھڑوایا جارہا ہے۔

اللہ اکبر! یہ وہ ہستی ہیں جن کو میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جنتی نوجوانوں کا سردار فرمایا کرتے، میرے آقا انہیں جنتی پھول فرمایا کرتے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم انہیں چوما کرتے، یہ نبی پاک کے کاندھوں پر سواری کرتے۔ نبی پاک سے ایسا تعلق، ایسا انٹریکشن تھا مگر ان ظالموں نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے مدینہ چھڑوایا۔ آپ روتے

1 ... سوانح کربلا، ص115۔

ہوئے عشق بار آنکھوں سے مدینہ پاک سے مکہ پاک آ گئے۔

بیعت کے پیغامات ملنا

کوفہ سے مسلسل آپ کو پیغام آتے رہے کہ حضور! ہم آپ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں، ہم یزید کی بیعت نہیں کرنا چاہتے۔ آپ آیئے اور ہمیں اس کے ظلم و ستم سے بچایئے اور ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ اکبر! آپ رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ یزید کے لشکر والے بڑے ظالم ہیں مگر جب کوفیوں کے خط آئے، کوفیوں کے مکتوب آئے تو یہ آپ کے منصب کا تقاضا تھا کہ کیسے انکار کر دیتے؟ کیسے نظر انداز اور انکار کر سکتے تھے۔[1]

امام حسین رضی اللہ عنہ اسلام کے بہت بڑے داعی تھے، حق کی بات کرنے والے تھے، عظیم مبلغ اسلام تھے۔ آپ نے فرمایا: اگر میں کوفہ نہ گیا اور قیامت کے دن اگر بارگاہِ الٰہی میں کوفے والے کھڑے ہو گئے کہ یا اللہ! ہم تو امام کی بیعت کرنا چاہتے تھے، ہم بدکار یزید کی بیعت نہیں کرنا چاہتے تھے مگر امام ہمارے پاس نہیں آئے تو میں اللہ کی بارگاہ میں کیا جواب دوں گا؟ امام حسین رضی اللہ عنہ کی دین کی خاطر قربانی کا جذبہ دیکھئے کہ جان کی پروانہ کی اور آپ نے کہا: میں سفر کروں گا، بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو روکا، منع کیا یہ آپ کو دھوکا دیں گے۔ انہوں نے پہلے بھی لوگوں کو دھوکا دیا ہے مگر آپ نے کہا: نہیں! میرے پاس ان کے خط آئے ہیں، میرا منصب مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ مسلمان پریشان ہوں، مجھے پکار رہے ہوں اور میں ان کی مدد کو نہ جاؤں اور میں دین کی بات کرنے نہ جاؤں۔

---

1 ... سوانح کربلا، ص116۔

شہادت کی خوشخبریاں

اللہ اکبر! ایک بات ذہن میں رہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کی پیدائش کے وقت سے شہادت کی خبر مشہور تھی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پہلے ہی صحابہ کو بتادیا تھا کہ حسین کو شہید کیا جائے گا بلکہ مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کو تو یہ بھی معلوم تھا کہ کربلا کے میدان میں شہید ہوں گے۔[1] نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں فرشتے کربلا کی مٹی لے کر آئے، کربلا کی مٹی دکھائی گئی[2] آپ رضی اللہ عنہ کو یہ سب معلوم تھا مگر پھر بھی کربلا کا سفر ہو رہا ہے۔ پھر بھی کوفہ کا سفر ہو رہا ہے، حالانکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس لوگ اپنی حاجات پوری کروانے آتے تھے، لوگ آکر دعا کرواتے اپنے کام کروالیتے تھے۔ صحابہ کو بارش چاہئے ہوتی تو آقا ہاتھ اُٹھاتے بارش برستی۔ صحابہ کہتے بارش رکوایئے آقا ہاتھ اُٹھاتے بارش رک جاتی، جو نبی چاند کو اشارہ کرکے دو ٹکڑے کردے۔ وہ نبی کیا اپنے نواسے سے یہ آفت ٹل جائے اس کی دعا نہیں کرسکتے تھے۔

بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کہہ دیتیں: بابا جان آپ کو حسین سے اتنا پیار ہے آپ دعا کیجئے کہ اس کو شہید نہ کیا جائے۔ اس پر ظلم نہ کیا جائے، یہ آفت ٹل جائے، مولا علی عرض کردیتے حالانکہ یہ سارا خاندان وہ ہے کہ جو سارے جہان کے لئے دعائیں کرنے والا ہے مگر اپنے بیٹے کے لئے دعا نہ کی، اس سب کی وجہ کیا تھی؟ علماء نے لکھا کہ یہ سب اس امتحان

---

1 ... سوانح کربلا، ص107۔
2 ... معجم کبیر، 3/107، حدیث:2814۔

کے لئے تیار تھے، سب اپنے بچے کو گویا خونِ جگر پلا رہے تھے، امام حسین رضی اللہ عنہ کی تربیت ہو رہی تھی کہ آگے جا کر تم نے دین پر قربان ہونا ہے۔ پتہ تھا پھر بھی صبر تھا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارا حال کیا ہے؟ یہ بہت کمال کا میسج ہے اگر ہم سمجھیں کہ انہیں معلوم تھا کہ اتنی بڑی آزمائش ہونے والی ہے۔ پھر بھی شکوہ نہیں ہے۔ پھر بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں کوئی شکایت نہیں ہے۔

زباں پر شکوہ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

اس میں تو بہت سارے پیغام ملتے ہیں، لوگ آج کل عجیب عجیب باتیں کرتے ہیں: میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں، صدقہ بھی دیتا ہوں میرے مسئلے ہی حل نہیں ہوتے۔ میری پریشانی دور نہیں ہوتی، پتہ نہیں میرا کیا قصور ہے؟ اللہ کے بندو! اول تو یہ کہنا نہیں چاہئے کہ میرا کیا قصور ہے؟ کیونکہ ہم تو ہیں قصور وار، لیکن! اگر کسی نیک شخصیت پر واقعی آزمائش آرہی ہے تو مجھے بتایئے تو سہی! کربلا والوں سے زیادہ نیک کون تھا؟ انہیں بھی تو امتحان آیا اور وہ امتحان میں کامیاب بھی ہوئے۔

آج ہم چھوٹی سی آزمائش پر شکوے شکایات شروع کر دیتے ہیں، خدارا! ایسا مت کریں۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری بڑا پیارا میسج دیتے ہیں:

پیارے مبلغ معمولی سی مشکل پر گھبراتا ہے
دیکھ حسین نے دین کی خاطر سارا گھر قربان کیا

امام حسین نے تصدیق چاہی

امام حسین رضی اللہ عنہ مدینے سے مکہ آگئے اور آپ نے مزید تصدیق کے لئے حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو بھیجا، وہ وہاں گئے تو کوفے والوں نے ہزاروں کی تعداد میں آپ کی بیعت کرلی۔ اور امام حسین کو خط لکھ دیا، حضور! یہاں تو معاملات بہت اچھے ہیں۔ ہزاروں لوگ میرے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں، آپ آیئے حضور! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔[1]

3 ذوالحجہ کو امام عالی مقام، امام عرش مقام رضی اللہ عنہ مکہ سے کوفہ کے لئے روانہ ہوتے ہیں، ذرا سوچیئے یہ کون سے دن ہوتے ہیں۔ 03 ذوالحجہ اور 09 ذوالحجہ میں کتنا فرق ہے۔ پانچ، چھ دن کا فرق ہے، ساری دنیا حج کے لئے مکے آرہی ہے مگر امام حسین رضی اللہ عنہ کوفہ جارہے ہیں کہ دین پھیلانا ہے۔ امام حسین نے کتنی قربانیاں دیں؟ پہلے مدینہ چھوڑا پھر مکہ چھوڑا اور اب آپ جب جانے لگے تو وہاں حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔[2] امام حسین رضی اللہ عنہ کو راستے میں یہ پتہ چل گیا تھا کہ حضرت مسلم بن عقیل شہید ہو گئے ہیں۔ آپ نے اور آپ کے رفقاء نے مشورہ کیا کہ اب نہیں جانا چاہئے حالات عجیب و غریب ہیں مگر حضرت مسلم بن عقیل کے خاندان والوں نے کہا کہ ہم تو جائیں گے۔ ہم یا تو بدلہ لیں گے یا خود بھی شہید ہو جائیں گے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: جب تم نے جانے کا سوچا ہے تو میرا بھی واپس مڑنا درست

---

1 ... سوانح کربلا، ص127۔
2 ... سوانح کربلا، ص125۔

نہیں ہے۔ جب ساتھ ہی سفر اختیار کیا ہے تو ساتھ ہی سفر کریں گے۔ اپنے قافلے والوں کی دل جوئی، ان کی حوصلہ افزائی کے لئے آپ نے بھی سفر اختیار کیا۔[1]

اب جب آپ کربلا کے قریب پہنچتے ہیں تو حضرت حُر رحمۃ اللہ علیہ جو اس وقت یزیدی فوج میں تھے انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو روکا اور اس کے بعد ابن زیاد اور اس کے کارندے آگئے، ان تمام لوگوں نے گھیرا ڈالا تو قریب گاؤں سے لوگ آگئے اور انہوں نے کہا: جب تک ہم زندہ ہیں ہم اہل بیت اطہار کے کسی بندے کو شہید ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتے۔ پہلے ہم قربانی دیں گے۔ سارے گاؤں کے لوگ یزیدی فوج سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔[2]

دولہا شہید ہو گیا

بنی کلب کا ایک دولہا تھا، اس کی 17 دن کی شادی تھی، اس کی ماں روتے روتے آتی ہے اور کہتی ہے: بیٹا! میری زندگی کی تمنا ہے، قریب ہی نواسہ رسول اپنے قافلے کے ساتھ موجود ہیں۔ سامنے 22 ہزار کا لشکر ہے، اے میرے بیٹے! کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم بھی اپنی جوانی امام حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں پر قربان کر دو۔ وہ نیا نیا دولہا امام حسین کے قافلے میں جاملتا ہے اور وہ نوجوان لڑتے لڑتے شہید ہوتا ہے، جب اس کا سر دلہن کی گود میں ڈالا جاتا ہے تو وہ بھی روتے روتے دنیا سے چلی جاتی ہے۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچیے تو سہی! یہ کیسی قربانی کی داستانیں ہیں؟ یہ کیسے

---

1 ...سوانح کربلا، ص130۔
2 ...سوانح کربلا، ص141۔
3 ...سوانح کربلا، ص141۔

لوگ تھے کہ ایک طرف جن کو باقاعدہ کوئی رسول پاک اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی صحبت میسر نہیں تھی، کوئی تعلق نہیں تھا، کوئی انٹریکشن نہیں تھا مگر محبت آل رسول میں آکر وہ اپنے سر کٹا رہے ہیں اور دوسری طرف یزیدی ہیں، 22 ہزار کا لشکر ہے اور وہ کسی طریقے سے بھی پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے انہیں کئی بار کہا کہ میں لڑنے نہیں آیا۔ کیا کوئی لڑنے جاتا ہے تو بچوں کو لے کر جاتا ہے؟ فیملی کو لے کر جاتا ہے؟ آپ تو اپنے بچوں کو لے کر گئے تھے کہ مجھے تو کوفے والے بلا رہے ہیں، ویلکم کرنے کے لئے بلا رہے ہیں۔

امام حسین کا آخری خطبہ

امام حسین رضی اللہ عنہ تو دین کی دعوت دینے کے لئے گئے تھے، اسی لئے فیملی ساتھ لے کر آئے تھے، حالانکہ آپ نے کئی بار کہا: اگر مجھے آگے نہیں جانے دینا تو مجھے واپس بھیج دو مگر ان ظالموں نے کچھ اور ٹھانی ہوئی تھی۔ تین دن بھوکا پیاسا رکھا گیا۔ پانی بند کر دیا گیا، کھانا بند کر دیا گیا۔ جب ایک دو دن کوئی بھوکا رہتا ہے تو نڈھال ہو جاتا ہے، ان ظالموں نے تین دن بھوکا پیاسا رکھنے کے بعد جنگ شروع کی۔ مگر اس سے پہلے میرے امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس وقت بھی اتمام حجت کے لئے کربلا کے میدان میں ایک عظیم خطبہ دیا کہ دیکھ لو، پہچانو میں کون ہوں؟ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نواسہ ہوں، میں فاطمہ کا بیٹا ہوں، میں مولا علی کا شہزادہ ہوں، تمہیں یاد ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے میرے بارے میں کیا کیا فرمایا ہے، میں جنتی نوجوانوں کا سردار ہوں، ذرا سوچو مجھ پر ظلم

کرو گے تو پھر قیامت کے دن کیا منہ دکھاؤ گے ؟ کیسے تم میرے قتل سے بری ہو سکو گے ؟ آپ نے ایک بار پھر انہیں سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ ظالم نہ سمجھے لیکن جس کے نصیب میں تھا۔

یوں نکلتے ہیں جہنم سے خدا والے

حضرت حر رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہمارے لئے ایک شاندار میسج ہے۔ ہمارے لئے ایک شاندار پیغام ہے، امام حسین رضی اللہ عنہ کا خطبہ سن کر آپ کانپنے لگے، لرزنے لگے، آپ کا بھائی آپ سے کہتا ہے: اے حُر! میں نے تمہیں بڑے بڑے مقابلوں میں دیکھا ہے تم تو بڑے بہادر ہو، تم بڑے شجاعت والے ہو، یہ آج تمہیں کیا ہو گیا ہے اتنا چھوٹا سا لشکر ہے، اتنا چھوٹا سا میدان ہے اور تم کانپ رہے ہو؟

اللہ اکبر! حضرت حُر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایسا لگتا ہے کہ میں جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا ہوں، دنیا مجھے جہنم کی طرف کھینچ رہی ہے مگر سامنے مجھے نواسۂ رسول کے قدموں میں جنت نظر آرہی ہے۔ میں ان دونوں کے درمیان لرز رہا ہوں کہ کہیں میری زندگی تباہ و برباد نہ ہو جائے۔ میں نواسۂ رسول سے کیسے لڑائی کر سکتا ہوں؟ ایمان کی رمک دل میں موجود تھی، اُدھر امام حسین رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کون ہے جو ہمارے نام پر اپنی جان قربان کرے؟ بس! یہ سننا تھا کہ حضرت حُر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا گھوڑا دوڑایا۔ یزیدی فوج سے نکلے اور پھر آپ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں پر لڑتے لڑتے اپنی جان قربان کی۔[1]

---

1 ... سوانح کربلا، ص149۔

ہمیشہ حق کا انتخاب کیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ایک لمحے کا فیصلہ، انتہائی مشکل فیصلہ یہ ہمیں بہت کچھ بتاتا ہے۔ آج ہم حضرت حُر کا نام لیتے ہیں تو ساتھ رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، ہم یزیدی نہیں کہتے حالانکہ آپ آخر تک یزیدی لشکر میں تھے۔ امام حسین کو روکنے والوں میں تھے مگر ان کی سیرت سے پیغام کیا ملا کہ وقت پر صحیح فیصلہ لینا ہوتا ہے، حق اور باطل میں فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ شعر کتنا پیارا ہے:

یہ نعرہ حُر کا تھا جس وقت فوج شام سے نکلا
کہ دیکھو یوں نکلتے ہیں جہنم سے خدا والے

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت حر کی سیرت سے ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں، ہم بھی زندگی میں سوچتے رہ جاتے ہیں کہ کام تو غلط کر رہا ہوں، کما تو ٹھیک نہیں رہا، مجھ میں یہ عادت اچھی نہیں ہے، یہ جو میں باتیں کرتا ہوں یہ درست نہیں ہے، یہ جو میں دیکھتا ہوں یہ ٹھیک نہیں ہے۔ ہاں! میرا یہ کام غلط ہے مگر اُدھر شیطان مشورہ دیتا ہے کہ نہیں یار یہ چھوڑے گا تو پھر یہ نقصان ہو جائے گا۔ یہ معاملہ ہو جائے گا۔ بندہ بس سوچتا رہ جاتا ہے، خوش نصیب وہ ہوتا ہے جو فیصلہ کرتا ہے، باطل کو چھوڑتا ہے اور حق کی طرف آجاتا ہے۔

رب کو راضی کر لیجئے

آیئے! آج کربلا کے اس واقعے سے یہ پیغام لیجئے کہ کب تک اللہ پاک کو ناراض کرتے رہیں گے؟ کب تک یہ سوچتے ہی رہ جائیں گے کہ جناب حرام چھوڑنا ہے؟ ہر اسلامی بھائی کو

معلوم ہے جتنے یہاں بیٹھے ہیں مجھے کسی کو بتانے کی حاجت نہیں ہے۔ جو جھوٹ بولتا ہے، جو حرام دیکھتا ہے۔ جو حرام سنتا ہے، جو حرام کماتا ہے، جو حرام فعل میں مبتلا ہے اُسے معلوم ہے۔ مگر وہ ڈبل مائنڈڈ ہوتا ہے، وہ سوچتا رہ جاتا ہے وہ عمل نہیں کرتا، اس لمحے اگر حضرت حُر رحمۃ اللہ علیہ بھی سوچتے رہ جاتے تو شاید ان کا دنیا میں نام لینے والا نہ ہوتا مگر آج حضرت حُر کا مزار ہے، لوگ ان کے مزار کی زیارت کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے کربلا والوں اور امام عالی مقام کے قدموں پر اپنی جان قربان کر دی۔

واقعہ کربلا کا تیسرا سبق

کربلا والے 72 تھے جبکہ 22 ہزار یزیدی تھے۔ کلمہ وہ بھی پڑھتے تھے، جی ہاں! نماز دونوں کی ہوتی تھی مگر الگ الگ جماعت ہوتی تھی، بتایئے! کونسی جماعت مقبول تھی؟ ظاہر ہے 72 والی جماعت مقبول تھی۔ اس واقعے سے یہ پیغام لے لیجئے، میسج لے لیجئے، ہر بڑی جماعت درست ہو یہ ضروری نہیں ہے۔ حق کا معیار، حق کا پیمانہ عشق رسول ہے، خوف خدا ہے، اہل بیت کی محبت ہے، چاہے وہ جماعت چھوٹی ہو مگر اللہ پاک کی بارگاہ میں وہ مقبول ہوتی ہے۔

بعض اوقات کہتے ہیں جو کام ساری دنیا کر رہی ہے اگر ہم نہیں کریں گے تو ہم پیچھے رہ جائیں گے، ہماری تعداد کم ہو جائے گی، کربلا والے 72 ہی تھے اور یزیدی 22 ہزار، آج 72، 22 ہزار والوں سے زیادہ مقبول ہیں، وہ 72 کامیاب ٹھہرے۔ وہ اللہ پاک کی بارگاہ کے پسندیدہ ٹھہرے۔ مجھے بتایئے ان کی اس قربانی نے ہمیں کتنا بڑا درس دیا ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے اس پورے قافلے میں ایک شخص امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

بچے تھے باقی تو سارے شہید ہو گئے۔ 22 ہزار کے لشکر میں ہزاروں یزیدی واپس گئے۔

میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں کسی یزیدی لشکر کے ایک بندے کا نام بتادیں۔ دو چار جو کمانڈر تھے اس کے علاوہ کسی کو بھی نام نہیں پتہ، کیوں نہیں پتہ؟ ان کے نام و نشان مٹ گئے مگر کمال دیکھئے! 14 سو سال گزر گئے شہدائے کربلا کے نام لوگ تعویذ کی طرح اپنے پاس رکھتے ہیں۔ ان کے نام زندہ جاوید ہیں بتایئے! دنیا میں کوئی ایک بندہ جو کہے میں یزید سے محبت کرتا ہوں۔ میں یزیدیوں سے محبت کرتا ہوں ۔ دنیا کے کونے کونے میں چلے جائیں، آپ کو امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ اور کربلا والوں کے چاہنے والے ملیں گے۔ انہوں نے قربانی دی اور اللہ پاک نے ان کے نام باقی رکھے۔ ان کی عزتیں بڑھ گئیں۔ ارے وہ حکومت کیا کرتے، امام حسین رضی اللہ عنہ نے کروڑوں، اربوں مسلمانوں کے دلوں پر آج بھی راج کیا ہوا ہے۔ اصل حکومت تو یہ ہے ناں ہم بعض اوقات کیلکولیٹر پر چل رہے ہوتے ہیں، اتنا نہیں ملا، یہ چھوڑ گیا، یہ چلا گیا۔ ہر چیز حساب و کتاب سے نہیں ہوتی ہے کچھ فیصلے عشق کے بھی ہوتے ہیں۔

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں | عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کا تو واقعہ ہے کہ جب آگ میں ڈالا جارہا تھا کتنی بڑی آگ تھی کہ پرندہ نہیں گزر سکتا تھا مگر آپ اس آگ میں اللہ پاک کے بھروسے کیوں چلے گئے؟ لیکن پھر آگ کیا ہو گئی؟ گلزار ہو گئی، شاعر کیا لکھتے ہیں

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

عقل تو سوچ ہی رہی تھی مگر عشق نے اپنا کام کر دیا۔

عقل والوں کے نصیبوں میں کہاں ذوقِ جنوں
عشق والے ہیں جو ہر چیز لٹا دیتے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک وہ جذبہ عطا فرمائے، دین کے لئے قربانی کا جذبہ عطا فرمائے اور جب اللہ کی راہ میں چلیں، جب دین کی طرف آئیں اور کوئی مشکل آئے تو اللہ پاک صبر بھی عطا فرمائے کہ کوئی بات نہیں یہ رکاوٹ آئی ہے۔ میں نے دین نہیں چھوڑنا ہے۔ تھوڑی سی تکلیف آتی ہے، پریشانی آتی ہے تو کہتے ہیں کہ نہیں بھئی نماز نہیں پڑھنی، نماز پڑھتا ہوں لوگ باتیں کرتے ہیں، نہیں بھئی! میں نے دین کی طرف نہیں جانا، کیا کروں کولیگز تنگ کرتے ہیں، کوئی حوصلہ ہی نہیں بڑھاتا۔ امام حسین کو دیکھئے! سب کچھ قربان کر دیا مگر دین کے پرچم کو سربلند کیا۔

جواب کی تیاری کر لیجئے

اب میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں، ہم سب چاہتے ہیں، ہم سب کی تمنا ہے کہ قیامت کے دن ہماری ملاقات امام حسین رضی اللہ عنہ سے ہو، اہل بیت اطہار کے قدموں میں ہمارا حشر ہو مگر بتایئے جب قیامت کے دن امام حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں میں حاضر ہوں گے اور امام حسین نے اگر ہم سے ایک سوال کر لیا کہ میں نے تو اپنے نانا کے دین کو سربلند کرنے کے لئے پورے گھر کو لٹا دیا، بتاؤ! تم نے دین اسلام کی کیا خدمت کی ہے؟ کیا ہمارے پاس کوئی جواب ہو گا؟ بس! اس دن کی تیاری کریں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تیاری کریں کہ جب حاضر ہوں گا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نواسے کی

بارگاہ میں عرض کروں گا حضور! اپنے حصے کا چراغ میں بھی جلا کر آیا ہوں۔ اپنے حصے کی کوشش میں بھی کر کے آیا ہوں۔

خدارا! کچھ تو کر کے جایئے، کیا یہ جواب دیں گے کہ بڑی پروفیشنل لائف تھی؟ بہت مصروف زندگی تھی؟ کاروبار تھا؟ جاب تھی؟ فیملی تھی؟ دین کے لئے کوئی ٹائم نہیں تھا۔ نہیں جناب! ہم سب کو امام حسین رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دین کی خدمت کرنی ہے۔ ہم سب اسی لئے تو اجتماع میں آئے ہیں کہ ہم نے کچھ سیکھ کر جانا ہے، ہم نے بھی جذبہ لے کر جانا ہے۔ ہم سب چاہتے ہیں حسینی طریقے پر چلیں، کوئی ایسا نہیں بیٹھا ہو گا جو اپنی زندگی یزیدی طریقے پر گزارے مگر کبھی اس کو غور کیا کہ حسینی طریقہ کیا ہے اور یزیدی طریقہ کیا ہے؟

پہلے نمازی بعد میں نیازی

امام حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا کے میدان میں بھی نماز پڑھی تھی، تلواروں کے سائے میں بھی سجدے کئے تھے۔ بتایئے تو سہی وہ تلواروں کے سائے میں سجدے کریں اور پنجتن کا غلام کہلانے والا فرض نمازیں چھوڑ دے۔ مسجدوں میں پنکھے لگے ہوتے ہیں، کارپیٹ بچھے ہوتے ہیں پھر بھی نماز قضا ہو جاتی ہے تو یاد رکھئے! امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت صرف کھچڑ ابنانے، نیاز کھانے میں نہیں ہے، یقیناً! نیاز کرنی ہے۔ جی ہاں! نیاز کرنا اچھی بات ہے، ایصالِ ثواب کرنا چاہئے مگر ہم نمازی پہلے ہیں نیازی بعد میں ہیں۔

حسینی طریقہ اپنایئے

آیئے! آج کربلا کا یہ پیغام بھی لے کر جائیں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔

زور دار نعرہ لگائیں۔ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔ ان شاء اللہ، ہم روزانہ کچھ نہ کچھ تلاوت قرآن کریں گے ان شاء اللہ! حسینی طریقہ کیا ہے؟ کربلا کی رات، شب عاشور، حسینی قافلے میں، حسینی خیمے میں تلاوت ہو رہی تھی، دعائیں ہو رہی تھیں۔ نمازیں ہو رہی تھیں جبکہ یزیدی کیمپ میں کیا ہو رہا تھا۔ رقص و سرور کی محفلیں، شراب، موسیقی بے حیائی اور طوفان بد تمیزی۔

اب غور کر لیں کہ ہماری راتیں نمازوں میں ہیں، تلاوت میں ہیں، دعاؤں میں ہیں یا معاذ اللہ! کہیں ایسا تو نہیں کہ ہماری راتیں موسیقی میں ہیں، گانے باجوں میں ہیں، بے حیائی میں ہیں یہی تو یزیدی طریقہ ہے، ہمیں یزید کے ساتھ نہیں ہمیں امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ محشر میں جمع ہونا ہے۔ تو حسینی طریقے کو اپنا لیجئے۔

الحمد اللہ! دعوت اسلامی کا دینی ماحول یہ کمال کا ماحول ہے جو ہمیں حسینی طریقے پر زندگی گزارنے کا طریقہ بتاتا ہے اور سبحان اللہ! امیر اہلسنّت اور دعوت اسلامی والوں کو کربلا والوں سے کتنی محبت ہے، کربلا والے تعداد میں کتنے تھے؟ 72 تھے، آپ کو پتہ ہے دعوت اسلامی کے شعبہ اصلاح اعمال کی جانب سے اسلامی بھائیوں کے لئے نیک اعمال کا رسالہ دیا گیا ہے اس میں 72 سوال ہیں، یہ 72 کیوں ہیں؟ کربلا والوں کی یاد میں ہیں، ہمارا 3 دن کا قافلہ ہوتا ہے اس قافلے کے گھنٹے کتنے بنتے ہیں۔ 72 گھنٹے بنتے ہیں، ہمارا قافلہ 72 گھنٹے کا ہوتا ہے۔ 72 نیک اعمال تھام لیجئے، ان شاء اللہ! 72 کربلا والوں کے پیچھے پیچھے جنت میں جائیں گے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مطبوعہ
قرآنِ پاک	مکتبۃ المدینہ
ترجمہ کنز العرفان	مکتبۃ المدینہ
تفسیر کبیر	دار احیاء التراث العربی، بیروت 1420ھ
تفسیر خازن	اکوڑہ خٹک نوشہرہ
در منثور	دار الکتب العلمیۃ 1419ھ
تفسیر ابن حاتم	مکتبہ نزار مصطفیٰ، 1417ھ
تفسیر عزیزی	باب المدینہ کراچی
روح المعانی	دار احیاء التراث بیروت 1420ھ
تفسیر قرطبی	دار الفکر بیروت، 1420ھ
تفسیر صاوی	مطبوعہ دار الفکر بیروت
تفسیر خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ
تفسیر نعیمی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تفسیر صراط الجنان	مکتبۃ المدینہ
بخاری	دار الکتب العلمیۃ 1419ھ
ترمذی	دار الفکر بیروت 1414ھ
ابو داود	دار احیاء التراث العربی 1421ھ
ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت 1420ھ
مسند احمد	دار الفکر بیروت 1414ھ
معجم کبیر	دار احیاء التراث العربی 1422ھ

معجم اوسط	دارالکتب العلمیۃ1420ھ
جامع صغیر	دار الکتب العلمیہ، بیروت1425ھ
مسند ابی یعلی	دار الکتب العلمیہ، بیروت1418ھ
کنز العمال	دار الکتب العلمیہ، بیروت1419ھ
جمع الجوامع	دارالکتب العلمیہ بیروت1421ھ
جامع صغیر	دار الکتب العلمیہ، بیروت1425ھ
سنن کبری	دارالکتب العلمیۃ بیروت
سنن دارمی	باب المدینہ کراچی
مسند بزار	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ1424ھ
کنز العمال	دار الکتب العلمیۃ بیروت
صحیح ابن خزیمہ	المکتب الاسلامی بیروت
مشکاۃ المصابیح	دار الکتب العلمیہ بیروت1421ھ
دار قطنی	مکتبہ نشر السنۃ پاکستان
مستدرک	دار المعرفہ بیروت
مجمع الزوائد	دار الفکر، بیروت1420ھ
نسائی	دار الکتب العلمیہ بیروت
موطاامام مالک	دارالمعرفۃ بیروت
شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ، بیروت1421ھ
کشف الخفاء	دارالکتب العلمیۃ1422ھ
حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیۃ1418ھ
الترغیب والترہیب	دارالفکر بیروت1418ھ
اِرشاد الساری	دارالفکر بیروت، 1421ھ

اشعۃ اللمعات	المکتبۃ الرشیدیۃ کوئٹہ
مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر بیروت 1414ھ
اخبارِ مکہ للازرقی	دار خضر بیروت لبنان 1419ھ
جامع الاصول للجزری	دار الکتب العلمیہ 1418ھ
زرقانی علی المواھب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
اسد الغابہ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1417ھ
بستان الواعظین	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تاریخ الاسلام	دار الکتاب العربی بیروت
جذب القلوب	نوری بک ڈپو مرکز الاولیاء لاہور
تذکرۃ الاولیاء	انتشارات گنجینہ
الحاوی للفتاوی	دار الفکر بیروت
در مختار	دار المعرفہ بیروت 1420ھ
بنایہ شرح ہدایہ	مدینۃ الاولیاء ملتان
سُبل الہدیٰ	دار الکتب العلمیۃ 1428ھ
شرح حدیث لبیک اللھم لبیک	دار عالم الفوائد 1417ھ
طبقات الکبری	دار الکتب العلمیہ بیروت 1418ھ
عیون الحکایات	مکتبۃ المدینہ کراچی
سیر اعلام النبلاء	دار الفکر بیروت
سبع سنابل	مکتبہ قادریہ، لاہور
جواہر البیان فی اسرار الارکان	مکتبہ مہریہ رضویہ، سیالکوٹ
احیاء العلوم	دار الکتب العلمیۃ 1429ھ
القول البدیع	مؤسسۃ الریان بیروت 1422ھ

مواہب اللدنیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
فتاوی رضویہ	رضافاؤنڈیشن لاہور
مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
حکایتیں اور نصیحتیں	مکتبۃ المدینہ کراچی
فکر مدینہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
احیاء العلوم (مترجم)	مکتبۃ المدینہ کراچی
ملفوظات اعلی حضرت	مکتبۃ المدینہ کراچی
اللہ والوں کی باتیں	مکتبۃ المدینہ کراچی
فکر مدینہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فتاوٰی امجدیہ	مکتبہ رضویہ آرام باغ
عجائبُ القرآن مع غرائبِ القرآن	مکتبۃ المدینہ کراچی
عاشقان رسول کی 130 حکایات	مکتبۃ المدینہ کراچی
سوانح کربلا	مکتبۃ المدینہ کراچی
خوف خدا	مکتبۃ المدینہ کراچی
حکایتیں اور نصیحتیں	مکتبۃ المدینہ کراچی
بہار شریعت	مکتبۃ المدینہ کراچی
ابلق گھوڑے سوار	مکتبۃ المدینہ کراچی
زلف وزنجیر	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور
حیاتِ محدث اعظم پاکستان	رضافاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے لیے عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن قافلے میں سَفَر کیجئے ❁ روزانہ اپنے اَعْمال کا جائزہ لے کر **"نیک اَعْمال"** کا رِسالہ پُر کرکے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے شعبۂ اِصلاحِ اَعْمال کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مَقْصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"

اِنْ شَآءَاللّٰہ الکریم۔ اپنی اِصلاح کے لیے رسالہ: نیک اَعْمال کے مُطابِق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے **"قافلوں"** میں سَفَر کرنا ہے، اِنْ شَآءَاللّٰہ الکریم۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net